TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222388
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ش ن ۸۹۱۵۴۳۱۶ Accession No. ۱۲۵۵۱

Author شوق - محمد ظہیر احسن صاحب

Title نظم سحر ساز ۱۳۲۶ھ

This book should be returned on or before the date last marked below.

إن من الشعر لحكمة وإن من البيان لسحرا

الحمد للہ والمنة کہ این مجموعۂ اشعار سرمایۂ ازدنیاز دیوان نکتہ پرداز موسوم باسم تاریخی

نظم سحر طراز

۱۳۲۶ھ

معروف بہ

دیوان شوق

تصنیف لطیف علامۂ زمن محقق کامل الفن سخنور شیریں سخن صاحب آثار السنن جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی

در مطبع سعیدی واقع محلہ گورہٹہ پٹنہ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

Checked 1969

ہے مرے دیوان پر گنبد جو بسم اللہ کا
سایۂ رحمت ہے ہر اک شعر پر اللہ کا

جب قلم نے حمد مین لکھا الف اللہ کا
ہو گیا دل کو عصا دستِ کلیم اللہ کا

ٹکڑے ٹکڑے کیون نہو دل کافر گمراہ کا
ہے صریر کلک نعرہ ضرب الا اللہ کا

ہر بشر کے جامۂ تن سے ہے وحدت آشکار
قامتِ انسان سراپا ہے الف اللہ کا

کاتبِ صنعت کی قدرت کے بھی کیا نیرنگ ہین
ہے عیان پانچ انگلیوں سے نام پاک اللہ کا

غرق دریاے فنا کردیگی موج لا الٰہ
تار اگر ٹوٹا ذرا بھی ذکر الا اللہ کا

حمد حق مین کر رہی ہے عالم بالا کی سیر
عرش اعظم ہے مقام اب فکر رفعت خواہ کا

ہو گیا گم جو کوئی دریاے وحدت مین پڑا
بحر بے پایان مین ملتا ہے پتہ کب کاہ کا

کھل گیا بابِ حقیقت جب لطائف طے ہوئے
دل نے جاری رات دن رہتا ہے ذکر اللہ کا

کب ان آنکھونکو ہی تاب جلوۂ دیدار حق
طور پر دیکھا نہین عالم کلیم اللہ کا

ایک ہی ہین باب وحدت مین وجود و شہود
ہی یہی مسلک جناب شیخ حق آگاہ کا

سر جھکا کر جب نظر کی کعبۂ دل کی طرف
ہو گیا عین الیقین حق کی تجلی گاہ کا

اپنی کشتی دم مین پہونچی ساحل لاہوت تک
جب ہوا دل ناخدا بحر فنا فی اللہ کا

سنگ اسود ہی سویدا باب کعبہ زخم عشق
میرے دل مین صاف عالم ہی بیت اللہ کا

دیدۂ باطن سے دیکھا عالم ایجاد کو
جلوۂ قدرت ہی آگے نام ہی اللہ کا

جلگیا ہی آتش حسن حقیقت سے جو دل
سائبان محشر مین ہوگا میرے دود آہ کا

کان مین جبتک نہ آئیگی صدای مغفرت
سر نہ اُٹھے گا لحد سے بندۂ درگاہ کا

نالۂ دل کا مرے جھنڈا گڑے گا حشر مین
اوج پر ہوگا پھرہرا میری مدِّ آہ کا

اور کوئی کیا تری کنہ حقیقت پا سکے
ما عرفنا قول ہی جب خود رسول اللہ کا

کچھ مجھے حور و قصور و خلد کی خواہش نہین
آرزو ہی قرب حاصل ہو تری درگاہ کا

خانۂ دل مین ہی شمع داغ عشق مصطفے
راتدن ہی نور سے معمور گھر اللہ کا

مصطفے کا انبیا پر یون بڑھایا ہی شرف
جس طرح رتبہ صحائف پر کلام اللہ کا

عاصیونکو رحمت حق بخشدیگی حشر مین
دیکھکر منہ اپنی امت کے شفاعتخواہ کا

مین ہون خالی ہاتھ کر مجکو عطا داغ جگر
ساتھ توشہ چاہیے ملک عدم کی راہ کا

شوق کو اس نظم رنگین کے صلے مین یا خدا
نزع مین دیدار حاصل ہو رسول اللہ کا

دل مین ہی یاد تیری آنکھون مین نور تیرا — جس گھر مین جا کے دیکھا پایا ظہور تیرا
یہ شان کبریائی موسیٰ بھی کھا گئے غش — پر تو پڑا ذرا سا بالائے طور تیرا
جلوا ترا عیان ہی پست و بلند سب مین — پھولون مین بو ہی تیری تارون مین نور تیرا
یہ سر ترے قدم پر یونہین پڑا رہیگا — جبتک نہ تو کہے گا بخشا قصور تیرا
گردن جھکانے مین بھی کیا سر بلندیان ہین — پایا مراقبے مین اکثر حضور تیرا
مشتاق دید تیرے کب سے ترس رہے ہین — کبتک چھپا رہیگا پردے مین نور تیرا
کہتا ہون صدق دل سے دونونکو خوشنما ہین — مجکو تو عجز میرا تجکو غرور تیرا
جو کوئی چشم دل سے پردہ اُٹھا کے دیکھے — کون و مکان مین پائے جلوہ ظہور تیرا
اپنی رگِ گلو سے پایا قریب تجکو — غفلت یہ تھی کہ رستہ سمجھے تھے دور تیرا
ہی کیف بادہ عشق آنکھین چڑھی ہوئی ہین — پہلو مین اپنے دل ہی جام طہور تیرا

اپنے کرم کے صدقے محشر مین بخشدینا
ہی اک ذلیل بندہ **شوق** اے غفور تیرا

جنون مین ایک دن ڈنکا بجیگا جوش ایمان کا — کہ الا اللہ نعرہ ہی مرے چاکِ گریبان کا
ورق مجکو جو ہاتھ آجائے خورشید درخشان کا — تو لکھون وصف حُسنِ عارضِ محبوب یزدان کا
کوئی پیغام لائی ہی مقرر حور و غلمان کا — نسیم خلد رستا پوچھتی ہی کوئے جانان کا
خیال تن نہ پھر آیا جو نکلی روح قالب سے — رہا ہو کر نہ دیکھا خواب بھی یوسف نے زندان کا
لگی دل کی بھڑک اُٹھی وہین تک شعلے آتے ہین — مرا جو دم ہی رشتہ ہی چراغِ داغ پنہان کا

ہون کیون کر غبار دشت کا ممنون وحشت مین
جہان کپڑے پھٹے اسنے تن عریان وہین ڈھانکا

کسی کا صانع کونین کھینچے گا مگر نقشا
ورق سادہ پڑا ہی آجتک مہر درخشان کا

ہنسی سے زخم جگر نام مداوا اُسنکے سینے مین
دکھائی آنکھ آنسو نے جب آیا ذکر طوفان کا

تجسس کر رہے ہین وہ مجھے کیسی ندامت ہو
کوئی ٹکڑا نکل آئے اگر سینے مین پیکان کا

لبون پر ملکے مسی کیا کروگے مات نیلم کو
کروگے پان کھاکر خون کیا لعل بدخشان کا

وہ محروم مداوا ہون گل صد چاک کی صورت
نہ دیکھا مُنہ کبھی زخم جگر نے میرے درمان کا

گری بجلی غضب کی پرتو رخسار روشن سے
جو وہ پردہ نشین گل روزنِ دیوار سے جھانکا

ہزارون بلبلین کیون دامنِ گلچین سے لپٹی ہین
چُراکر لیچلا ہی کیا کوئی پتا گلستان کا

خیالِ دشت گردی گور مین طرفہ تماشا ہی
کفن شاید ملا ہی مجکو دامان بیابان کا

وہان جوش جنون مین آجکل سرگرم جولان ہون
کہ یہ گردون گردان ہی بگولا جس بیابان کا

بسر کرتا ہون مثل نخل شعلہ باغ عالم مین
نہ بے برگی کا مین شاکی ستایش گر نہ سامان کا

خدا جانے کہان دست جنون نے پھاڑ کر پھینکا
گریبان کا پتہ پایا نشان ابتک نہ دامان کا

کسی پردہ نشین کے عشق مین کپڑے جو پھاڑے ہین
تو چلمن کی طرح عالم ہی ہر چاک گریبان کا

عجب شاداب ہی لاکھون گل زخم اسمین کھلے ہین
نہال دل مرا سینچا ہوا ہی آب پیکان کا

ہزارون غول صحرائی ہین مجھ وحشی کی تربت پر
دکھایا جذبہ وحشت نے اک عالم چراغان کا

برنگ قد شعلہ پیرہن سے عار ہے مجکو
نہ احسان مند دامن ہون نہ شرمندہ گریبان کا

توقع نفع کی بیسود ہی ارباب رفعت سے
ملا ہی کسکو دانہ خرمن ماہ درخشان کا

فروغ اُسکی نہ قسمت مین در صبح اُسکے مقدر مین | مرا روزِ سیہ اختر ہی گویا شام ہجران کا

ہوئے ارباب محفل خوش خدا نے آبرو رکھ لی
کہ تھا **شوق** امتحان اس دم مری طبع دُرافشان کا

ہوش بلبل تھا نہ مین کچھ نکہت برباد کا | پھر بھی کیون محروم لطف گلشن ایجاد تھا
بدلہ سنجی نے مجھے رکھا گرفتار قفس | نالۂ موزون مرا جو تھا وہ نو ایجاد تھا
کردیا ویران تم نے خانۂ دل چھوڑ کر | جن دونون رہتے تھے تم کیسا یہ گھر آباد تھا
واقعی کیونکر تمھارے دل مین پاتا مین جگہ | کیا خیال غیر تھا مین یا عدو کی یاد تھا
بے ترے اور شاک کا دیکھا عجب رنگ چمن | شاخین تلوارین تھین ہر پتا کف جلاد تھا
دھیان آیا تھا جو زلف پرشکن کا وقت شام | صبح تک برہم مزاج خاطر ناشاد تھا
طائرِ فرزانہ تھا دل وہ اسیر دام زلف | کارگر اُس پر مگر جذب دِل صیاد تھا
تھے جو محوِ قدِ موزون درسگاہِ عشق مین | ہر الف اپنی نظر مین قامتِ آزاد تھا
اس طرح مقتل مین پڑتے تھے مرے قاتل کے ہاتھ | ہر دہانِ زخم سے شورِ مبارکباد تھا
کس طرح دم مارتا مین آشنائے بحر عشق | لطمۂ ہر موج مجکو سیلیِ اُستاد تھا

خاک ہو کر چار دیوارِ عناصر اُڑ گئی
جسم خاکی **شوق** کیا ہی قصر بے بنیاد تھا

دھیان ہی مجکو روے روشن کا | کچھ نہین کام شمع مدفن کا
جوش وحشت مین ایک تار نہین | نہ گریبان کا نہ دامن کا

گرم آہون سے لہلہائے داغ / لو سے چمکا ہی رنگ گلشن کا
بیکسی روتی ہوگی بالین پر / یہ پتہ ہے کسی کے مدفن کا
زلف پیچان نے دل پھنسایا ہی / حال کیا پوچھتے ہو اُلجھن کا
جس کو خورشید حشر سمجھے ہین / عکس ہی میرے داغ روشن کا
تیرے بیمار مین رہا کیا اب / رُک گئی سانس ڈھلگیا منکا
دیکھئے کون قتل ہوتا ہے / اور عالم ہے اُن کی چتون کا
مہندی ہاتھون مین وہ جو ملتے ہین / ہے یہ افسوس مرگ دشمن کا
جس کو گلزار خلد کہتے ہین / ایک بوٹا ہے اُسکے گلشن کا

شوق ہر دل مین ہی جگہ جسکی
ہے تخلص ظہیر احسن کا

جو غیرون پر کوئی بیداد کرنا / کسی بھولے ہوئے کو یاد کرنا
کچھ اگلے عہد و پیمان یاد کرنا / پھر اے ظالم کوئی بیداد کرنا
تمھارے ہی تصور کا یہ گھر ہے / سمجھکر دل مرا برباد کرنا
برنگ غنچہ دل ہی لاکھ صدچاک / نہین آتا مگر فریاد کرنا
شبِ ہجر اے خیال یار تو ہی / تسلّی دلِ ناشاد کرنا
رہے کچھ دیر تک دیدار قاتل / کمی اے خنجرِ فولاد کرنا
لبِ نے سیکھ لے ہم دل جلون سے / ہجوم درد مین فریاد کرنا

گلستان مین رہے تو ہم قفس مین — ذرا انصاف او صیاد کرنا
ہمین بھی یاد کر لینا پس مرگ — اگر کوئی ستم ایجاد کرنا
چلے آنا سوے ویرانۂ دل — اگر منظور ہو آباد کرنا

مزاج اُن کا بہت نازک ہی ای شوق
سمجھکر نالۂ و فریاد کرنا

چمن مین لاکھ گل کھایا تری برق تبسم کا — مگر اُف تک نکی غنچون کا مُنہ کب تہا تکلم کا
ہوا جانباز کی میت پر اعجاز مسیحائی — لب معجز نما کا اُنکے کہنا ناز سے قم کا
عجب کیا پھونکدے سوز درون سارا بدن اپنا — کہ عالم استخوان جسم پر تھا خشک ہیزم کا
جناب شیخ میخانے مین جب آپ آج آئے ہین — وضو کر لیجیے مے سے نہین موقع تیمم کا
ہمارا دل وہ شور انگیز دریائے محبت ہی — کہ جس کا قطرہ قطرہ ہی نمونہ بحر قلزم کا
جو شب کو خاک اُڑائی اُنکی افشان کے تصور مین — بنا سرمہ غبار دشت وحشت چشم انجم کا
ہماری چشم گریان سے جو آج آنسو ٹپکتے ہین — جہان مین شور ہی کیا جوش ہی موج و تلاطم کا
طلب کرتے ہین کس شوخی سے پہلے وہ دل عاشق — مگر ہی دیدنی انداز پھر اُن کے تحکم کا
بہت مشکل ہی بیڑا پار ہو بحر محبت سے — قیامت کی ہی آندھی قہر ہی عالم تلاطم کا
مرا دل پیستی ہی آسیاے چرخ گردان کیون — نہ اسکو جو سے کچھ نسبت نہ یہ دانہ ہی گندم کا
ترش روئی مرے حق مین نکیون زہر ہلاہل ہو — کہ چکھا ہی مزا مین نے ترے شہد ترحم کا
نظر آنے لگا کندن کا ڈاک اپنی نگاہون مین — کسی کے لعل لب پر رنگ چمکا جب تبسم کا

کوئی وصفِ دہانِ تنگ مین کیونکر قدم رکھے
گزر اس راہ مین ممکن نہین پیک توہم کا

نہون کیون عشق مین کامل کہ اُستادِ ازل میرا
معلم ہے گلستانِ وفا کے باب پنجم کا

نہ کیون اے غیرتِ گل بجلیان غم کی گرین مجھپر
کہ مین ترسا کرون سرگوشیان تجھسے کرے جھمکا

قبولِ حق نہ کیون مجھ رند مشرب کی عبادت ہو
بنایا ہی مصلّٰی زاہدو خشتِ سرِ خم کا

تمھین اے **شوق** فرشِ بوریائے فقر زیبا ہے
نہ کرنا حوصلہ بھولے سے بھی سنجاب و قاقم کا

مین نے جو دل بتون سے لگایا خدا ملا
کہکر برا بھلا تجھے اے شیخ کیا ملا

دل بھی مجھے ملا تو بڑا بیوفا ملا
کمبخت یہ بھی اُس بتِ ظالم سے جا ملا

غوطے لگائے بحرِ محبت مین چند بار
جب تہ کو پہونچے ہم تو دُرِ مدعا ملا

پہلے گلہ کیا ترے دل کا پتہ نہین
کھولی جو اپنی زلف تو بولے مِلا مِلا

تو دیکھنا کہ شوخیِ رنگ اور ہو گئی
خون شہیدِ ناز حنا مین ذرا ملا

آنکھون سے مثلِ اشک گرانا نہ تھا تمھین
مجکو ملا کے خاک مین بتلاؤ کیا ملا

روئے دلِ شکستہ کو ہم پھوٹ پھوٹ کر
شیشہ جو کوئی راہ مین ٹوٹا پڑا مِلا

سینے مین ہوک اُٹھتی ہی پہلو ہی داغ داغ
دل دیکے آپ کو مجھے اچھا صلا ملا

سرگشتہ صبح و شام تھے جسکی تلاش مین
آخر کو اُسکا گوشۂ دل مین پتا ملا

دل لیچلا ہی منزلِ مقصود کی طرف
کیا اے جنابِ خضر ہمین رہنما ملا

بیچین ہم ادھر ہین اُدھر بیقرار وہ

عاشق مزاج شوق ہمین دلربا ملا

تمھاری بیوفائی سے ہمارا دم نکلنا تھا ۔ پشیمان ہوکے پھر تم کو کفِ افسوس ملنا تھا

کسی کو دیکھکر قابو سے کب ای دل نکلنا تھا ۔ بلا سے چوٹ کھائی تھی سرِ محفل سنبھلنا تھا

کہانتک آنسوؤن کو ضبط کرتے تیری فرقت مین ۔ مقدر مین تو چاہ خشک سے دریا اوبلنا تھا

تمھارا دل بہلتا اور میری روح خوش ہوتی ۔ کبھی تو میری تربت پر تمھین آکر ٹہلنا تھا

مرے آگے نہ کیون وہ گرمجوشی غیر سے کرتے ۔ کہ مجھکو اونکی محفل مین برنگ شمع جلنا تھا

بُرا سمجھین وہ یا اچھا کہون گا سنگدل اُنکو ۔ نہین تو میری آہِ گرم سے آخر پگھلنا تھا

عدو کے سینے پر ہاتھ آپ نے کس پیار سے رکھا ۔ دلِ بیتاب کی قسمت مین دو دو ہاتھ اُچھلنا تھا

حسینون کو عبث تھا ناز اتنا اپنے جوبن پر ۔ اسے جب دو ہی دن مین دوپہر کی طرح ڈھلنا تھا

شب فرقت جو مین نے سرد آہین بھولکر کھینچین ۔ ندامت مجکو ہوتی تھی تمھارا جی دہلتا تھا

نکیون وہ غیر کو ہمراہ لاتے اپنے بالین پر ۔ کسی کی جان جاتی تھی کسیکا دل بہلتا تھا

رقیبون پر بھی ظاہر ہوگیا اے اشک عشق اپنا ۔ تجھے کچھ ضبط کرنا تھا نہ یون مجمع مین ڈھلنا تھا

نکیون دل مین لگاتا آگ عشق کا کلِ پیچان ۔ ہماری آرزوؤن کو دھوان بنکر نکلنا تھا

جنازہ آج نکلا تھا ترے عاشق کا اے ظالم ۔ تجھے مہندی لگانا یا پسِ تابوت چلنا تھا

سرِ محفل کہین ای شوق تم نے راز کی باتین
شراب معرفت پیکر نہ یون تمکو اُبلنا تھا

کشتہ ہون مین تیر نگہ ناز و ادا کا ۔ مارا مجھے قاتل نے ہوا نام قضا کا

ہم ڈھنگ بتاتے ہین تمھین ناز و ادا کا
پردے مین وفا کے یہ ہے کچھ لطف جفا کا

مین ہوش سنبھالون کہ جگر یا دلِ بیتاب
جلوہ نظر آتا ہے کسی ماہ لقا کا

سمجھے کہ نہین سُنکے جسے تم ہوے بیچین
تھا ساز کسی ٹوٹے ہوے دل کی صدا کا

چھوٹا کہین دل اور کہین گر پڑے آنسو
غربت مین چھُٹا مجھسے تعلق رفقا کا

دل تھامے ہوے آتے ہین بیچین اِدھر وہ
ادنیٰ یہ کرشمہ ہے مری آہ رسا کا

دزدیدہ نگاہی نے چُرایا دل عاشق
بدنام مگر نام ہوا دزد حنا کا

بل کھاتی ہے رہ رہ کے کمر آج کسیکی
سایہ مگر اسپر بھی پڑا زلف رسا کا

غصّے مین مٹاتے ہو جو تم تربت عاشق
اُڑ جائے نہ یہ رنگ حنائے کف پا کا

رہ رہ کے بتون نے اسے تبخانہ بنایا
افسوس کبھی کعبۂ دل گھر تھا خدا کا

ایمان جو کھو بیٹھے محبّت مین بتون کی
کچھ دھیان بھی ہے شوق تمھین روز جزا کا

جو یاد آیا رُخ روشن کسیکا
بنا دل وادیِ ایمن کسیکا

اُدھر پوشاک بدلی ہے کسی نے
ادھر ہے چاک پیراہن کسیکا

کسی گُل کی جو دل کو لو لگی ہے
چراغ داغ ہے روشن کسیکا

غبار اُڑ اُڑ کے آنکھون مین پڑیگا
مٹاتے ہو جو تم مدفن کسیکا

مری آنکھون کے پردے نور کے ہین
جو دیکھا ہے رُخِ روشن کسیکا

دل پر داغ کو لوٹا کسی نے
یکایک مٹ گیا گلشن کسیکا

چمن مین تذکره کرتی ہی دن رات — زبانِ حال سے سوسن کسیکا
وه چونک اُٹھتے ہین رو دیتے ہین اکثر — عجب پر درد ہی شیون کسیکا
کسیکا دل کھلونا جانتا ہی — نہین ابتک گیا بچپن کسیکا
مزه جب ہے سر میدان محشر — کسیکا ہاتھ ہو دامن کسیکا

کدھر ہی حضرت شوق آپکا دھیان
نہین وه ای جناب من کسیکا

کسی طرح خم گیسو سے دل نکل نہ سکا — ہزار پیچ کیے کوئی پیچ چل نہ سکا
جو چلمن اُسنے اُٹھائی تو مین سنبھل نہ سکا — گرا تو اُٹھ نہ سکا اور اُٹھا تو چل نہ سکا
مرے خیال سے جسپر تھی مُہر پیر مغان — وه مے اُبل نہ سکی کچھ وه خم اُبل نہ سکا
ذرا بھی نالۂ خاراشکن نہ کام آئے — کسی طرح شب غم کا پہاڑ ٹل نہ سکا
سموم آه نے مرجھا دیا جو روز فراق — مرا نہال دل اک بار پھول پھل نہ سکا
وه لاکھ کوچے سے اپنے مجھے اُٹھاتے رہے — مثال نقش قدم ضعف سے مین ٹل نہ سکا
خیال موے مژه گڑ گیا ہی کچھ ایسا — کہ میرے دل سے یہ کانٹا کبھی نکل نہ سکا
کسی حسین نے کچھ داغ دل کی قدر نہ کی — کسی غریب کا کھوٹا درم تھا چل نہ سکا
لحد مین ایک طرح مین پڑا رہا تا حشر — کمال ضعف سے کروٹ بھی مین بدل نہ سکا
جو دلفریب ہو وه کیا فریب مین آئے — کسی کے سامنے فقره کسی کا چل نہ سکا
خیال یار نے کی نزع مین مسیحائی — کہ موت ٹلگئی بالین سے دم نکل نہ سکا

وہ خاک قبر پر آئیگا فاتحے کو مرے
جو دو قدم بھی جنازے کے ساتھ چل نہ سکا

خدا بچائے تمھاری نشیلی آنکھوں سے
کہ اک نظر جسے دیکھا وہ پھر سنبھل نہ سکا

بھرے ہین حسرت و ارمان یہانتک اس دلمین
کہ درد اُٹھنے کو اُٹھا مگر نکل نہ سکا

کسی کو دیکھتے ہی بے نقاب محشر مین
ہزار دل کو سنبھالا مگر سنبھل نہ سکا

فراق یار مین دل نے جو آہ کی پس مرگ
چراغ گور مرا دو گھڑی بھی جل نہ سکا

وہ دل دیا ہے خدا نے کہ بعد مرگ بھی **شوق**
بغیر یار کے حورون مین بھی بہل نہ سکا

کاہش فرقت سے اتنا اب مین لاغر ہو گیا
ناز اُٹھانا بھی کسیکا مجکو دوبھر ہو گیا

خانۂ دلکی خبر بھی کچھ تمھین ہے یا نہین
جس مین تم رہتے تھے اب وہ یاس کا گھر ہو گیا

عشق ابرو مین مقرر زہر کھایا تیغ نے
ورنہ کیون اس طرح نیلا رنگ جوہر ہو گیا

کعبۂ دل مین جو آیا تیغ ابرو کا خیال
ہر شگاف زخم بیت اللہ کا در ہو گیا

بھولے بھٹکے وہ جو آئے دیدۂ نمناک مین
بول اُٹھے جھنجھلا کے لو دامن مرا تر ہو گیا

ہو گیا بے پردہ عشق سبزۂ خط بعد مرگ
سبزۂ نوخیز جب تربت کی چادر ہو گیا

دعوی الفت تو رکھتے ہو مگر ہے کچھ خبر
ہجر مین کیا حال **شوق** اے بندہ پرور ہو گیا

لباس سرخ وہ پہنا بہا کر خون بسمل کا
کہ منہ چوما دہان زخم نے بھی تیغ قاتل کا

ہماری سخت جانی نے نکالا حوصلہ دل کا
کہ وقت ذبح پہرون تھا گلے پر ہاتھ قاتل کا

گرفتار محبت ہی جو اک زہرہ شمائل کا
یہ دل سینے مین ہی یا کوئی قیدی چاہ بابل کا

نشان انتخاب کاتب قدرت سمجھتے ہین
کنار بیت ابرو انکے اک نقطہ جو ہی تل کا

ہمیشہ جلوہ لیلے رہا پردہ نشین دل مین
گمان قیس نے پیچھا کیا بے سود محمل کا

کھلا گرداب نے گھونٹا تمانچے موج نے مارے
خیال آیا جو بحر عشق مین دامان ساحل کا

تمنّاے شہادت مین گئے مقتل مین ہم لیکن
پڑا بھی اپنی گردن پر تو اوچھا ہاتھ قاتل کا

بنایا رنگ فرط حسن وجوش عشق نے یکسان
مرے دل کے سویدا کا ترے رخسار کے تل کا

پلاکر جام غیرون کو دیا مجکو جو آخر مین
مرے حق مین پیالہ ہوگیا زہر ہلاہل کا

ہجوم رنج وغم نے رہزنی کی دشت غربت مین
ٹھگون نے راستے مین خوب لوٹا قافلہ دل کا

خدا کی شان ہی مجکو وہی اب ذبح کرتے ہین
ہلا دیتا تھا دل جن کا تڑپنا مرغ بسمل کا

جمال شاہد بزم ازل رہتا ہی عکس افگن
بنایا آئینہ مین نے جو اپنے شیشہ دل کا

عدم کے جانیوالو اس طرح بیخود پڑے کیون ہو
دہان گور سے کچھ تو کہو تم حال منزل کا

کسی گل کی جدائی مین چمن مین کیا قدم رکھون
کہ عالم خندہ گل مین بھی ہی آہ عنادل کا

نقاب انکے رخ پرنور سے جبتک نہ اٹھیگی
رہیگا مومن وکافر مین جھگڑا حق وباطل کا

کسی کو جو جلاتا ہی وہ جلجاتا ہے خود آخر
یہی مضمون ہی ہر سطر اشک شمع محفل کا

تمھاری طرح فرقت مین ادھر وہ بھی تڑپتے ہین
اثر پیدا ہوا اے **شوق** آخر عشق کامل کا

وہ پردہ نشین جلوہ گر خانہ دل تھا
آباد کبھی گوشہ ویرانہ دل تھا

دم بھر نہ شب وصل زبان اپنی ہوئی بند — کچھ اپنی کہانی تھی کچھ افسانہ دل تھا
کیونکر نہ اُبلتا مین سر محفل جانان — لبریز مے عشق سے پیمانہ دل تھا
بجھے تھے جیسے شمع شب افروز وہ تم تھے — جو جان سے تھا صدقے وہ پروانہ دل تھا
آنکھون مین بھر آئے کسی بیرحم کے آنسو — پُردرد یہانتک مرا افسانہ دل تھا
جو بات کہی تم نے وہ پتھر سے تھی بھاری — توڑا جسے وہ گوہر یکدانہ دل تھا

کیون چار طرف شوق پریشان رہے تم
مطلوب تو رونق وہ کاشانہ دل تھا

اُدھر رخ سے گھونگھٹ اُٹھانا کسیکا — اِدھر خاک پر تلملانا کسیکا
ستم ہو گیا روٹھ جانا کسیکا — مزہ دیکھیا پھر منانا کسیکا
کہانتک یہ زلف آپ سلجھائیگا — ذرا دیکھئے پیچ کھانا کسیکا
گراتا ہے دل پر قیامت کی بجلی — وہ مُنہ پھیر کر مسکرانا کسیکا
چمن مین جو گلچین نے کچھ پھول توڑے — تو یاد آگیا دل دُکھانا کسیکا
مرے آگے کیا گل کھلائینگے غنچے — مجھے یاد ہے مُسکرانا کسیکا
سر بزم تم اور نیچی نگاہین — اجی کھلگیا دل چُرانا کسیکا
نکر آہ کا قصد گھبراکے اے دل — کچھ اچھا نہین دل دُکھانا کسیکا
وہ بھولی سی صورت لڑکپن کی باتین — ہمین یاد ہے وہ زمانا کسیکا
مرے خانہ دل مین خلوت گزین ہے — کسیکو ملے کیا ٹھکانا کسیکا

تمھین عشق سے شوق سب روکتے تھے
مگر تم نے کہنا نمانا کسیکا

تم نے گھونگھٹ سر محفل جو اُٹھایا ہوتا
شمع کو صورت پروانہ جلایا ہوتا

کچھ اثر نالۂ دل نے جو دکھایا ہوتا
غیر کے گھر سے اُنھین کھینچکے لایا ہوتا

دل وارفتہ ہمارا ہی بلا سے وحشی
دام گیسوین اُسے تم نے پھنسایا ہوتا

آپکے زہد کو جب مانتے اے حضرت شیخ
آپ کا دل بھی کسی شوخ پر آیا ہوتا

جانتا مین کہ نظر غیر کی پڑ جائیگی
راز کی طرح تمھین دل مین چھپایا ہوتا

قدر عشاق تو جب آپکو ہوتی معلوم
کہ کبھی دل کسی ظالم سے لگایا ہوتا

دل مرا چھوڑکے تم رہتے ہو کیون آنکھون مین
ہی یہ اُجڑا ہوا گھر اسکو بسایا ہوتا

نہین معلوم کہ دل تم سے خفا ہی کیون آج
اپنے روٹھے ہوے کو تم نے منایا ہوتا

عرش اعظم جو ہلا یا تو ملا کیا اے آہ
کسی بیرحم کا دل تو نے ہلایا ہوتا

گھیر لیتے کبھی ارمان نجانے دیتے
بھولے بھٹکے مرے دلمین جو وہ آیا ہوتا

شکوۂ جور جو شوق آپ کیا کرتے ہین
اس سے بہتر تو یہ تھا دل نہ لگایا ہوتا

دل نے فرقت مین جو نعرہ کوئی مارا ہوتا
نہین معلوم کہ کیا حال تمھارا ہوتا

نزع مین سبزۂ خط کا جو نظارا ہوتا
ڈوبتے کو ترے تنکے کا سہارا ہوتا

تیرے کوچے مین نرکھتے کبھی بھولے سے قدم
اپنے قابو مین ذرا دل جو ہمارا ہوتا

گل کھلاتے مرے داغ جگر و دل کیا کیا
میرے پہلو مین اگر وہ چمن آرا ہوتا

پی کے آدھا مجھے دو جام کرون مین انکار
زہر بھی تم جو پلاتے تو گوارا ہوتا

میری میت پر اگر کچھ وہ بہاتے آنسو
حور فردوس کی آنکھون کا وہ تارا ہوتا

اپنے پہلو مین جو دل لیکے جگہ تم دیتے
اس مین نقصان ہمارا نہ تمہارا ہوتا

غیر کیا مین بھی سمجھتا کہ یہ چھپّر رکھا
تم نے تنکا مرے سر سے جو اوتارا ہوتا

کبھی پہلو مین بٹھایا کبھی دل مین رکھا
آپکا تیر تھا کیون مجکو نہ پیارا ہوتا

پہلوے غیر سے اُٹھواتے وہ ہوکر بیتاب
اُنکو اے جذبۂ دل کچھ تو اوبھارا ہوتا

کچھ بھی اے **شوق** توجہ جو ادھر ہو جاتی
لاکھ مین ایک ہی دیوان ہمارا ہوتا

دل **شوق** حسینون سے لگانا نہین اچھا
ہو جاؤ گے بدنام زمانا نہین اچھا

ہم صاف کہے دیتے ہین مانو کہ نہ مانو
دل عاشق بیکس کا دکھانا نہین اچھا

رہتے ہو جو دل مین تو جگر کو نہ جلاؤ
ہمسائے کے گھر آگ لگانا نہین اچھا

مُنہ سے نہ کہین آہ جہانسوز نکلجاے
جلتا ہو جو آپ اُسکو جلانا نہین اچھا

دل کوئی چُرا لے تو نہین اسکی شکایت
آنکھین مگر ایجان چُرانا نہین اچھا

کھلجائینگے راز آپکے اس شرم وحیا سے
مُنہ مجھسے سر بزم چھپانا نہین اچھا

دیکھو نہ کہین دلکی لگی اور بھڑکجاے
بالین لحد شمع جلانا نہین اچھا

ہم خوب سمجھتے ہین جہان جاتے ہو جاؤ
ہر روز مگر بُتّے بتانا نہین اچھا

پڑجاؤگے جھگڑے مین کہہ دیتے ہین ابجان
ہر ایک کی آنکھو مین سمانا نہین اچھا

نازک ہین عجب کیا کہ وہ دل تھامکے رہجاین
حال شب غم انکو سنانا نہین اچھا

دامن کبھی جھٹکتے ہین کبھی ملتے ہین وہ ہاتھ
اے **شوق** ابھی ہوش مین آنا نہین اچھا

رہو جو دل مین تو ہو جان جان بہت اچھا
جگہ یہ ہی بہت اچھی مکان بہت اچھا

ذرا سی بات پر اتنا بگڑ گئے تم آج
سنائین تمنے بہت گالیان بہت اچھا

کلیجا تھام لون پہلے تو کچھ مین عرض کرون
چلے ہین آپ عدو کے یہان بہت اچھا

کہا جو مینے کبھی پھر کرم کرینگے آپ
وہ تمکنتکے ناز سے بولے کہ ہان بہت اچھا

ہماری آہ کبھی تو اثر دکھائیگی
ستالے شوق سے ای آسمان بہت اچھا

جو اونکی تیغ ادا کا ہوا اشارا کبھی
تڑپکے دل نے صدا دی کہ ہان بہت اچھا

مجھے بھی عشق کا دعوی ہی اور غیر کو بھی
جو آپ چاہتے ہین امتحان بہت اچھا

چمن کی سیر کرین چلکے آپ ہم دونون
کہ چاندنی ہی سہانی سمان بہت اچھا

فضای کوچۂ جانان کی بات ہی ہی کچھ اور
ہزار ہین چمن اچھے جنان بہت اچھا

یہ قصد نالۂ دل ہی کہ عرش سے بڑھجای
سنا ہی جیسے کہ ہی لامکان بہت اچھا

کلام **شوق** وہ سنکر پھڑک کے بول اٹھے
زبان ہی بہت اچھی بیان بہت اچھا

ردیف باے موحدہ

نیرنگ داغ دل پس مردن ہی آفتاب
مہتاب شمع چادر مدفن ہے آفتاب

رخ سے ترے چمک مرے داغ جگر کی ہے
داغ جگر کے عکس سے روشن ہی آفتاب

پھیلی ہوئی ہے آج قیامت کی روشنی
تم جھانکتے ہو یا پس روزن ہی آفتاب

کیونکر شب وصال دکھاؤن مین داغ دل
روشن یہ ہی کہ رات کا دشمن ہی آفتاب

دعوی برابری کا کسی نوجوان سے
اے پیر آسمان ترا کودن ہی آفتاب

اس تیرہ شب مین شیخ کی یہ چال دیکھئے
مینا ہی جیب مین تہ دامن ہی آفتاب

اللہ رے فروغ ترے خاکسار کا
مرنیکے بعد گنبد مدفن ہی آفتاب

ڈھلجائیگا جب آئیگا حد عروج پر
تیرا فروغ پر جو یہ جوبن ہی آفتاب

دود چراغ داغ سے عالم ہے شام کا
تیرا وہ رنگ ہی نہ وہ روغن ہی آفتاب

جلوہ کسیکے حسن کا کون و مکان مین ہے
دیکھو کہ ذرے ذرے مین روشن ہی آفتاب

چمکی ہوئی ہے **شوق** یہ بزم مشاعرہ
ہر شعر چاند مطلع روشن ہی آفتاب

داغ دل کے آگے کیا ای چرخ اخضر آفتاب
میری آہ پر شرر کا ہی اک اخگر آفتاب

عشق عارض نے اثر اپنا دکھایا بعد مرگ
شامیانہ بنگیا میری لحد پر آفتاب

اس رخ پر نور کی الفت نے بخشا یہ فروغ
بنگیا ہی عکس داغ دل فلک پر آفتاب

روز وحشت اسکے دیوانے کی ہی کچھ اور شان
فرش ہی ریگ بیابان چتر سر پر آفتاب

دن کو کوٹھے پر نجاؤ ورنہ فرط شرم سے
گر پڑیگا منہ کے بھل روی زمین پر آفتاب

میرے داغ دل کا پھاہا ہو اگر دم بھر جدا
منہ چھپائے شرم سے بدلی کے اندر آفتاب

یا خدا ہو سایۂ رحمت مین تیرے جائے شوق
جب سوا نیزے پہ آئے روز محشر آفتاب

ردیف بائے فارسی

چمکی جو تری صبح بناگوش ہوئی دھوپ
ٹاٹکی جو کرن صدقہ پاپوش ہوئی دھوپ

اللہ رے کیا حشر مین پرجوش ہوئی دھوپ
چمکے جو مرے داغ تو روپوش ہوئی دھوپ

اُس مہر کے دھن مین نکل آیا جو سوی دشت
فرش رہِ دیوانۂ مدہوش ہوئی دھوپ

جلوہ وہ کسیکا وہ مری دشت نوردی
سائے مین بھی دم بھر نہ فراموش ہوئی دھوپ

لایا یہ سیہ نامۂ اعمال مرا رنگ
خورشید قیامت کی بھی روپوش ہوئی دھوپ

کیا ہمسری پرتو رخسار کرے گی
سو بار تمھارے تہِ پاپوش ہوئی دھوپ

کچھ سایۂ گیسو ہی تو کچھ عکس رُخِ یار
ہمراہ شبِ تار سر دوش ہوئی دھوپ

آخر کو گری عالم بالا سے زمین پر
نظّارۂ جانان سے جو بیہوش ہوئی دھوپ

کچھ دیر جو ٹھہرے وہ دم صبح سر بام
چلائی نزاکت کہ سر دوش ہوئی دھوپ

جب دفن ہوا عاشق خورشید رُخ یار
کس پیار سے تربت کی ہم آغوش ہوئی دھوپ

سب سوکھ گئے اشک مرے دامن تر کے
اس دشت جنون مین وہ بلانوش ہوئی دھوپ

جلوہ جو ترے چاند سے رُخسار کا چمکا
مِل جُلکے قیامت کی صفا پوش ہوئی دھوپ

بڑھتی گئی عریانیِ تن دشتِ جنون مین
لاکھہ آنکے وحشی کی ردا پوش ہوئی دھوپ

اُٹھا جو دھواندھار مرا دودِ جگر **شوق**
گھنگھور گھٹا چھا گئی روپوش ہوئی دھوپ

دیکھکر مقتل مین آبِ تیغ قاتل کی تڑپ
بڑھ گئی شوق شہادت مین مرے دلکی تڑپ

چین سے بیٹھے ہوے ہین آپ بزم غیر مین
مجکو تڑپاتی ہے کیا کیا حسرت دلکی تڑپ

قتل کرتے ہو تو پہلے تم کلیجا تھام لو
کیا عجب ہے رنگ کوئی لائے بسمل کی تڑپ

بھول جائین ایک دم مین اپنی سب بیتابیان
بجلیان دیکھین اگر دم بھر مرے دل کی تڑپ

اُسنے جب چلمن اوٹھائی بزم مین بجلی گری
رقص بسمل بنگئی ارباب محفل کی تڑپ

پوچھتے ہو کیا دل ناشاد کی بیتابیان
تمنے کیا دیکھی نہین ہے مرغ بسمل کی تڑپ

اس کو پہلو سے نکالو تم کہ راحت ہو نصیب
مار ڈالیگی نہین تو **شوق** اس دل کی تڑپ

ردیف تاے فوقانی

ہون وہ بیکس کہ دیکھکر حسرت
کرتی ہے میرے حال پر حسرت

اپنی ناکامی تمنا سے
ہمہ تن ہین دل و جگر حسرت

ہاے رے میری بیکسی شب غم
پاس کوئی نہین مگر حسرت

خانۂ دل جو ہو گیا ویران
پھر رہی ہے اِدھر اُدھر حسرت

اُف ری پردہ نشینیِ جانان
جاگزین جیسے میرے دل مین ہوئی
مین وہ غم دوست ہون کہ بعد فنا
آرزو کا جو دم نکلتا ہے
کہین سبزہ نہ چادرِ گل ہے
خانۂ دل جو ہو گیا سنسان

دل سے نکلی نہ عمر بھر حسرت
نہ گئی پھر اِدھر اُدھر حسرت
سر تربت ہے نوحہ گر حسرت
غم مین سر پیٹتی ہی ہر حسرت
کیا برستی ہے گور پر حسرت
کھاکے کچھ مرگئی مگر حسرت

ہو چکا عشق مین جو ہونا تھا
صبر کر **شوق** اب نکر حسرت

ہجر کی تھی کچھ ایسی بھاری رات
پوچھتے ہین وہ کس تجاہل سے
ہین یہ نیرنگیان زمانے کی
رُخ و زلف سیہ کے عاشق کو
اِک قیامت ہین ہجر مین دونون
چشم مخمور سے ٹپکتا ہے
دن کٹا آج آہ و نالے مین
رُخ سے کہتی ہے اُنکی زلف سیاہ
رحم کر رحم سخت بھاری ہے

مین نے مر مر کے کاٹی ساری رات
آج کیونکر کٹی تمھاری رات
ایک رات اُنکی اِک ہماری رات
دن بھی پیارا ہی اور پیاری رات
دن ہمارا ہو یا ہماری رات
تھا کہین شغل بادہ خواری رات
رہے آنکھون سے اشک جاری رات
رکھتی ہے وصف پردہ داری رات
ہجر کی لے جناب باری رات

ہے سر شام حال دل کچھ اور | ابھی باقی ہے غم کی ساری رات

ہی تعجب کہ آپ نے اے شوق
کس طرح ہجر کی گزاری رات

کبھی کہین کی کبھی کی یہان وہانکی بات | نکالی حضرت ناصح نے بھی کہان کی بات
ہزار شمع سر بزم رو کے کہتی ہے | کسی کے فہم مین کیا آئے بیزبان کی بات
کبھی تو کوچہ جانان کا ذکر کر واعظ | ہزار مرتبہ ہم سُن چکے جہنان کی بات
تمھاری تیغ بھی ہی غیر بھی ہین ہم بھی ہین | ہزار باتون مین ہی ایک امتحان کی بات
وہ گوش دل سے سُناکرتے ہین فسانۂ غیر | مگر نہ ایک سنی میری داستان کی بات
جناب شیخ کی کوئی تعلیان دیکھے | زمین کی کبھی کہتے ہین آسمان کی بات
نوید آمد جانان مجھی سے اے قاصد | وہ اور آئین مرے گھر مین مہربان کی بات
نکلے دل سے جو نالہ چلا یہی ڈر ہے | اِدھر اُدھر وہ کریگا بیان یہان کی بات
عجب مزہ ہی محبت کی گالیون مین بھی | ہی بڑھ کے قند سے اُس شوخ بدزبانکی بات

جو فکر کرتی ہی میری بلند پروازی
تو شوق جوش مین کہتی ہو لامکانکی بات

ردیف تاے ہندی

کرتے ہو ربط غیر سے انکار جھوٹ موٹ | تم آنکھون پر اُٹھاتے ہو دیوار جھوٹ موٹ

ناصح کی پند ہوتی ہے طومار جھوٹ موٹ
کھاتا ہے میرے سر کو وہ بیکار جھوٹ موٹ

عالم کے قتل کرنے کو کافی ہے تیغ ناز
تمنے کمر مین باندھی ہی تلوار جھوٹ موٹ

فقرے غضب کے ہوتے ہین آفت کی افترا
طوفان باندھتے ہین یہ اغیار جھوٹ موٹ

واعظ کی چکنی چکنی نکیون بات چیت ہو
گڑھتا ہے قصے روز وہ دو چار جھوٹ موٹ

وعدے ہزار مجھسے کیے ہین کسی نے آج
ہین یکقلم غلط سلط اقرار جھوٹ موٹ

کبتک ترا جمال چھپے گا نقاب مین
ہین لنترانیان تری ای یار جھوٹ موٹ

دل مانگتے تو ہو مگر اتنا رہے خیال
مشہور خلق ہی یہ وفادار جھوٹ موٹ

کہدیتے ہین رقیب مرا حال آپ سے
دو ایکبار ٹھیک تو سو بار جھوٹ موٹ

حاصل چمن کی سیر ہے دیدار گل نصیب
کیون چیختی ہی بلبل گلزار جھوٹ موٹ

شکوہ کیا ہی مین نے کسی سے حضور کا
یہ افترا غلط ہی یہ طومار جھوٹ موٹ

اک دن امیدوارون کی حسرت نکالدو
مانا کیا ہی وعدۂ دیدار جھوٹ موٹ

دیکھو کہ مرنے والون کا ہوتا ہی حال کیا
دم بھر ہلا دو تم لب گفتار جھوٹ موٹ

ہم بھی وہی ہین دل بھی وہی تم بھی ہو وہی
پھر کس سبب سے کرتے ہو تکرار جھوٹ موٹ

وہ پیارے زلف پیاری ہی پیارا ہی انکا رخ
ہی اختلاف کافر و دیندار جھوٹ موٹ

مین مرگیا بلا سے ہزارون ہین جان نثار
تم میرے غم مین روتے ہو بیکار جھوٹ موٹ

شوق اک حسین کی بزم مین ہوکر شریک ہم
بدنام خلق ہوگئے بیکار جھوٹ موٹ

ردیف ثائے مثلثہ

آج لب پر ہی دھوان کیا باعث
آہ ہی شعلہ فشان کیا باعث

نگہ ناز نے کیا مارا تیر
دل ہی پہلو مین تپان کیا باعث

خانۂ دل مین تو رہتے ہو تم
پھر ہو نظرون سے نہان کیا باعث

گوش گل ہو گئے کر اے بلبل
سنتے ہی تیری فغان کیا باعث

تم کو اغیار سے کب فرصت تھی
آ گئے آج یہان کیا باعث

جن کو غمخوار سمجھتے تھے ہم
ہو گئے دشمنِ جان کیا باعث

مجکو محروم ہی رکھا ابتک
تو نے اے پیر مغان کیا باعث

آیگا کون کہ اتنی شب تک
ہے کھلی مے کی دکان کیا باعث

آج آکر جو وہ میرے در تک
پھر گئے اپنے یہان کیا باعث

مثل اُس پردہ نشین کے آہین
دل مین رہتی ہی نہان کیا باعث

شوق کیا بات ہی روتے کیون ہو
اشک رہتے ہین روان کیا باعث

ردیف جیم تازی

جسنے جب پوچھا کہ کیسا ہی مزاج
کہدیا اچھا ہون اچھا ہے مزاج

پھر کسی نے کوئی فقرہ جڑ دیا
آجکل پھر اُن کا بگڑا ہے مزاج

دیکھتے بھی ہین کہ حالت غیر ہے
پھر بھی کہتے ہین کہ اچھا ہی مزاج

دل لگی مین بھی بگڑ جاتے ہو تم
طرفہ معجون تمنے پایا ہے مزاج

غیر کے کیون دم مین آجاتے ہو تم
کسقدر واللہ سیدھا ہی مزاج

جسقدر سیدھی طبیعت اُن کی ہی
غیر کا اُتنا ہی ٹیڑھا ہے مزاج

عرش اعظم پر مرا پہونچا دماغ
اُسنے جب پوچھا کہ اچھا ہی مزاج

وہ کبھی رہتے نہین اک رنگ پر
کیا تلوّن خیز پایا ہے مزاج

جلوۂ دیدار سے دل شاد ہی
عرش پر اسوقت اپنا ہی مزاج

آج برہم کچھ نظر آتے ہین آپ
ہی طبیعت کیسی کیسا ہے مزاج

بدمزاجی اہل زر کی شان ہی
شوق ناداروں کا بیجا ہی مزاج

کب ہی ممکن عشق صادق کا علاج
کہتے ہین سب اس مرض کو لاعلاج

جب محبت کا مرض ہی لاعلاج
اُسکی پھر کیسی دوا کیسا علاج

قتل بسمل سب سے ہے اچھا علاج
اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا علاج

تجکو سر کھانے کا سودا ہو گیا
پہلے اے ناصح تو کر اپنا علاج

فکر درمان ہی عبث اے چارہ گر
شربت دیدار ہی میرا علاج

اب شفا ہی شافی مطلق کے ہاتھ
ہو چکا حاذق طبیبون کا علاج

دیکھنے بھی آئے تو غیرون کے ساتھ / واہ تمنے یہ کیا اچھا علاج

شہرۂ آفاق ہین آپ اے مسیح / ہی ہمارے دردِ دل کا کیا علاج

اُٹھگئے بالین سے میرے سب طبیب / کہکے اب انمین ہی کیا اب کیا علاج

ہو شفا کیا مجھ مریضِ عشق کو / اُلٹی پلٹی ہی دوا اُلٹا علاج

شوق جب لکھی ہی مین نے یہ غزل / مجکو استسقا تھا ہوتا تھا علاج

ردیف جیم فارسی

کچھ ایسی اے دلِ آہِ پر اثر کھینچ / چلے ہین غیر کے گھر وہ ادھر کھینچ

مری تصویر اے مانی اگر کھینچ / تو آشفتہ پریشان نوحہ گر کھینچ

کہان ہی اے دعاے صبحگاہی / بڑھا کر ہاتھ دامانِ اثر کھینچ

انھین معراج الفت ہوگی حاصل / خوشی سے عاشقون کو دار پر کھینچ

ابھی کچھ ہو رہی ہین دل سے باتین / ابھی ناوک نہ اے بیداد گر کھینچ

قد جانان نہین دیکھا ہی اے سرو / نہ اپنے آپ کو تو اسقدر کھینچ

مریض عشق کب اچھا ہوا ہے / مرے درمان سے ہاتھ اے چارہ گر کھینچ

رہے کچھ تو نشانِ بادہ خواری / لحد پر سائبان اے ابر تر کھینچ

حسینون سے جو کی ہی تو نے الفت / تو اب خمیازہ اے دل عمر بھر کھینچ

گلون کے کان بلبل جس سے کھلجائین ‌ ‌ ‌ اک ایسی آہ ہنگام سحر کھینچ

بہت نازک مزاج دلربا ہے
سمجھکر شوق آہ پر اثر کھینچ

ردیف حاے حطی

طول مین یہ بھی ہے میری شب فرقت کی طرح ‌ ‌ ‌ اک بلا زلف بھی ہے آپکی قامت کی طرح
کیا زمانہ بھی ہے اُلٹا مری قسمت کی طرح ‌ ‌ ‌ شکر کرتا ہون تو سنتے ہین شکایت کی طرح
جلوہ گر حور کے مانند جو ہے اُن کا خیال ‌ ‌ ‌ ہے ہمارے دل پہ داغ بھی جنت کی طرح
حشر سے تو جو ڈراتا ہے ڈرایون واعظ ‌ ‌ ‌ کہ قیامت بھی ہے اُس شوخ کی قامت کی طرح
فاتحہ پڑھنے کو آیا ہے تصوّر اُن کا ‌ ‌ ‌ دل مرا حسرت مردہ سے ہے تربت کی طرح
حور بھی لاکے بٹھادے کوئی پہلو مین اگر ‌ ‌ ‌ مین بدلنے کا نہین شیخ کی نیت کی طرح
آنکھ مین رہ کے نہ کہلاؤگے تم پردہ نشین ‌ ‌ ‌ خانۂ دل مین رہو صاحب عصمت کی طرح
ناز اُٹھانا بھی حسینون کا ہوا اب دوبھر ‌ ‌ ‌ ہے نقاہت بھی مری اُنکی نزاکت کی طرح
آرزو تیغ تغافل سے ہوئی ہے جو شہید ‌ ‌ ‌ داغ دل کا ہے چراغ سر تربت کی طرح

مین نے مانا کہ نہین عشق کسی کا اے شوق
نظر آتی ہے مگر اور ہی حضرت کی طرح

میری آنکھون مین ہین وہ گھر کی طرح ‌ ‌ ‌ سب سے پوشیدہ ہین نظر کی طرح

دل دے آیا ہی کیا یہ خط کے عوض
اب ہی کچھ اور نامہ بر کی طرح

یاس و حسرت کی خاک اڑتی ہی
بے ترے دل ہی اجڑے گھر کی طرح

سنگ اسود یہان سویدا ہی
دل ہی زاہد خدا کے گھر کی طرح

پارۂ دل نہون جو آہ کے ساتھ
ہے وہ اک نخل بے ثمر کی طرح

کیون نہ وہ محو لن ترانی ہون
چشم عاشق مین ہین نظر کی طرح

کشور عشق مین مرے آنسو
آبرو رکھتے ہین گہر کی طرح

اب نکلتی نہین جو دل سے دعا
ہو گئی کیا خفا اثر کی طرح

ہر گھڑی ہے جو گردش تقدیر
ہے حضر بھی مجھے سفر کی طرح

لاکھ پھولون مین ایک پھول نہین
میرے داغ دل و جگر کی طرح

دیکھکر خلد دل بھر آیا شوق
یاد آئی کسی کے گھر کی طرح

دل سے نکلی ہی جو میری آہ پر تاثیر صبح
دیکھئے کیا رنگ لاتا ہی یہ میرا تیر صبح

ہاے وہ رخصت طلب ہونا دم تکبیر صبح
مدتون مجکو نہ بھولی یار کی تقریر صبح

ہو گئی تیرہ شب مہتاب دود آہ سے
آفتاب داغ دل سے ہو گئی تنویر صبح

کاتب قدرت نے لکھا ہی یہ وصف حسن یار
ہی جو لوح آسمان پر خوشنما تحریر صبح

آفتاب داغ دل اپنا دکھا دونگا اگر
رنگ رخ اڑ جائیگا مٹ جائیگی تصویر صبح

کیون نہ وحشت مین کرون اپنا گریبان چاک چاک
شام فرقت سے ملی ہی آجکل تقدیر صبح

کوئی دم مین وصل کی شب اے فلک کٹجائیگی
حسرتون کا خون کر دیگی تری شمشیر صبح

اُنکے ملنے کی کوئی صورت نہ نکلی آجتک
کن دعاؤن کے لیے مخصوص ہے تاثیر صبح

سیر کو نکلا ہے وہ خورشید رو وقت سحر
واہ قسمت آسمان کی واہ ری تقدیر صبح

دیر مین ہو یا حرم مین ہو انھین کی ہے پکار
شام کا ہو نالہ ناقوس یا تکبیر صبح

شکل آہو یہ بھی کیا وحشی کسیکا ہوگیا
گردن خورشید مین ہے حلقہ زنجیر صبح

چرخ پر کیسی ہے سُرخی یہ لہو کس کا بہا
آج خون آلود ہے کیون دامن شمشیر صبح

آفتاب روے جانان پر جو کی کچھ بدنگاہ
پنجہ خورشید خود نکلا گریبان گیر صبح

سوزن تار شعاعی لاکھ کرتی ہے رفو
چاک چاک ابتک مگر ہے دامن تدبیر صبح

ہم رہین بیتاب شب بھر آپ محو خواب ناز
دل دُکھا دیگی کسی دن آہ پر تاثیر صبح

اُس پریوش کی صباحت پر جو دیوانی ہوئی
ہر شعاع مہر انور بنگئی زنجیر صبح

اس زمین کو شوق نور فکر سے چمکا دیا
یہ غزل لکھی ہے تم نے روکش تحریر صبح

ردیف خاے معجمہ

رات دن مائل جفا ہے وہ شوخ
سخت بیرحم و بیوفا ہے وہ شوخ

لعل بھی ہاتھ پاؤن چومتے ہین
یار کی سُرخی حنا ہے وہ شوخ

دل نادان ترا وہ کیا ہوگا
کب کسی کا کبھی ہوا ہے وہ شوخ

ہی تجاہل سے پوچھنا اُس کا — ورنہ سب حال جانتا ہی وہ شوخ
بجلیان ہین کہ شوخیان اُس کی — کس قیامت کا چلبلا ہی وہ شوخ
دیکھیے ہی وہ کس کی قسمت کا — ایک عالم کا دلربا ہی وہ شوخ
ہی سراپا وہ نور کا ٹکڑا — جلوۂ قدرت خدا ہی وہ شوخ
دیکھکر عاشقون کا عجز و نیاز — اور پہلے سے ہوگیا ہی وہ شوخ

ردیف راے مہملہ

یہ گیسو تیرے گرد رخ ہین محو پیچ و خم کیونکر — تعجب ہی کہ ہندو کرتے ہین طوف حرم کیونکر
گوارا ہو مجھے یہ شرکت غیر اے صنم کیونکر — مرے ہوتے کروگے اور پر مشق ستم کیونکر
نہ سمجھون خانۂ دل کو گزرگاہ صنم کیونکر — سویدا ہوگیا ہی آپکا نقش قدم کیونکر
نہین یاد عدو یا بیوفائی یا غم دشمن — کرین کس طرح گھر دل مین کسی ظالم کے ہم کیونکر
غم و رنج و الم لاکھون بھرے ہین خانۂ دلمین — جو یاد یار آجائے جگہ دین اسکو ہم کیونکر
تماشا ہی سمجھکر دیکھنے کو آپ آجائین — نکلتا ہی کسی بیمار کا رُک رُک کے دم کیونکر
نہایت پاک دامن تھے وہ میرا نام کیون لیتے — کسی کے وعدے پر کھاتے مرے سر کی قسم کیونکر
قلم کاغذ سمجھ جائینگے راز عشق کی باتین — جُدائی مین کرون کچھ حال دل اپنا رقم کیونکر

لحد تک تو عزیز احباب لائے شوق کاندھو پر
یہان سے منزل مقصود کو جائینگے ہم کیونکر

کھل گئے مثل غنچہ ہم رُخ کی بہار دیکھکر
پڑ گئے پیچ مین مگر گیسوے یار دیکھکر

خوش ہی خیال یار آج نقش و نگار دیکھکر
داغ کے پھول دیکھکر دل کی بہار دیکھکر

زاہدِ خشک ہین نہین شیخ زمانہ مین نہین
نیچی نگاہ کیون کرون جلوہ یار دیکھکر

نوک مژہ کی چھیڑ چھاڑ دشت مین یاد آگئی
دل مین کھٹک سی ہوگئی کاوش خار دیکھکر

داغ جگر کسی کے آج آگئے یاد کیا تمھین
روتے ہو زار زار کیون شمع مزار دیکھکر

میری بھی کچھ سنوگے تم کہتے ہو کیا یہ واعظو
خُلد کی آرزو کرون کوچہ یار دیکھکر

کیون نہ ہو میرے دلمین داغ آتی ہی صبا بوے غیر
پھولے سماتے وہ نہین پھولون کے ہار دیکھکر

اور کسیکو حشر مین تاب نظارہ ہوگی کیا
کھا گئے غش کلیم جب جلوہ یار دیکھکر

شوق تیری نگاہ کی خاک نکلتین حسرتین
ہوگئی آپ بیخودی جلوہ یار دیکھکر

ردیف قاف

کیا خوشی مرگ عدو کی جب کسیکا ہی یہ حال
چوڑیان توڑین بڑھایا سوگ مین دشمن کے طوق

عید مین بھی شوق وہ مجھسے گلے ملتا نہین
جی مین ہی اب حوصلہ دل کا نکالون بنکے طوق

ردیف کاف

ٹپکی جو شوخیون کی ادا سر سے پاؤن تک
ڈوبی عرق مین اُن کی حیا سر سے پاؤن تک

کچھ کچھ کسی کی قامتِ موزون کا ہی جواب
سرو چمن کو دیکھ لیا سر سے پاؤن تک

پابوسی حنائے کفِ پا کے شوق مین
آئی ہی اُن کی زلف رسا سر سے پاؤن تک

پروانے سے یہ کہتی ہی رو رو کے شمع آج
سوز درون نے پھونکدیا سر سے پاؤن تک

یہ بھی تھی اک ادا کہ وہ آئے کسی کے پاس
اوڑھے ہوئے ردای حیا سر سے پاؤن تک

رنگ اثر مین بھی مے خون جگر مین بھی
ڈوبا ہوا ہی تیر دعا سر سے پاؤن تک

اب شوخیان بھی لینگی بلائین حضور کی
صدقے تو ہو چکی ہی حیا سر سے پاؤن تک

کس پیچ مین پڑی ہی نزاکت کی جان آج
لپٹی ہوئی ہی زلف دوتا سر سے پاؤن تک

موزون ہی سرو سے بھی تمھارا نہال قد
تار نظر نے ناپ لیا سر سے پاؤن تک

وحشت نے بعد مرگ بگولا بنا دیا
چکر مین ہی غبار مرا سر سے پاؤن تک

روشن اُسی سے ہی یہ ہمارا چراغ دل
ای **شوق** ہی جو نور خدا سر سے پاؤن تک

ردیف کاف فارسی۔

برنگ نکہتِ گُل اوڑ گیا چمن کا رنگ
جما جو نالۂ مرغان نغمہ زن کا رنگ

خزان مین خاک اوڑا کر صبا یہ کہتی ہی
نہ وہ گلون کی ہی رنگت نہ وہ سمن کا رنگ

کہین شفق کہین لالہ کہین گلاب ہوا
اوڑا شہیدِ وفا کے جو کچھ کفن کا رنگ

گلون کا جوش بہار چمن نہ پھر یاد آئے
جو دیکھ لے کہین بلبل ترے بدن کا رنگ

ہزارون رنگ کی کلیان ہین باغِ عالم مین
مگر کچھ اور ہو اُس غنچہ دہن کا رنگ

شبِ فراق مین نکلا جو دل سے دود سیاہ
نظر مین چھا گیا اُس زلفِ پُرشکن کا رنگ

کہان وہ یارون کا غنچہ کہان یہ مجمعِ غیر
بدل گیا کسی گُل کی سب انجمن کا رنگ

جو نغمہ زن ہو مری عندلیبِ فکرِ شوق
چمک گیا ہو گُلِ گلشنِ سخن کا رنگ

ردیف لام

گیا ساتھ اُنکے یون خوش خوش مرا دل
نہ تھا گویا کبھی کا آشنا دل

بتون کا دم بھرا کرتا ہو دن رات
نہ دے کافر کو بھی ایسا خدا دل

جو مین عاشق ہوا ناصح تجھے کیا
خوشی میری مری خواہش مرا دل

ادا و ناز و غمزہ سب ہین آفت
کرے کس کس بلا کا سامنا دل

نہین رہتا ہو دم بھر اک روش پر
مزاجِ یار سے ہے گویا مرا دل

چُرا کر لے گیا دزدِ حنا کیا
ابھی تھا میرے پہلو مین مرا دل

یہ ڈالا تفرقہ الفت نے اے شوق
جدا مین دل سے ہون مجھسے جدا دل

ردیف میم

گریبان آستین دامن سے کیا کام
ترے وحشی کو پیراہن سے کیا کام

ملاؤ گے گلے خنجر کو شاید
تمھین ورنہ رگِ گردن سے کیا کام

وہ میرے دل میں رہتے ہیں شب و روز
مجھے اب وادی ایمن سے کیا کام

تجرد میں ہون مثل نکہت گل
غرض پھولون سے کیا گلشن سے کیا کام

نہین تھے دوست اگر در پردہ ایجان
تمھین پھر ماتم دشمن سے کیا کام

کسیکی نوک مژگان سے ہے صد چاک
جگر کو بخیۂ سوزن سے کیا کام

بتون سے یہ بھی تنگ آئے ہین ورنہ
لب ناقوس کو شیون سے کیا کام

طبیعت جسکی چاہے وہ ستالے
مین اک تصویر ہون شیون سے کیا کام

فروزان داغ دل رہتے ہین ای شوق
ہمین شمع سر مدفن سے کیا کام

زلف مین اب دل جو اولجھاتے ہین ہم
آپ سر پر یہ بلا لاتے ہین ہم

اے خیال یار دل بہلا ذرا
آج تنہائی سے گھبراتے ہین ہم

ان بتون کو گھورنا اچھا نہین
دیکھ ای دل تجکو سمجھاتے ہین ہم

اپنی آہون نے دکھایا یہ اثر
آج کچھ بیتاب اُنھین پاتے ہین ہم

آگ وہ دل مین لگی بجھتی نہین
لاکھ اشک آنکھون سے برساتے ہین ہم

حد سے جب مشق تصور بڑھ گئی
ہردم اپنے پاس اُنھین پاتے ہین ہم

ہائے یہ کہنا کسیکا ناز سے
شوق اب دل تھام لو جاتے ہین ہم

ردیف نون

خبر ہی ڈھونڈھنے والو وہ کس منزل مین رہتے ہین
سراپا آرزو بنکر کسیکے دل مین رہتے ہین

جو پامال اسکو کرتے ہو کرو لیکن سمجھ رکھو
تمھارے ہی تو ارمان آجکل اُس دل مین رہتے ہین

نقاب الٹو کہین جھگڑا چکے گبر و مسلمان کا
کہ اک مدت سے یہ جنگ حق و باطل مین رہتے ہین

دھڑکتا ہی کلیجا بدگمانی بڑھتی جاتی ہی
سنا ہی آجکل وہ غیر کی محفل مین رہتے ہین

اگر کچھ جھوٹ سمجھے ہو شب فرقت کی کیفیت
تم اپنی یاد سے پوچھو کہ کس مشکل مین رہتے ہین

جو رکھتے ہو ارادے وہ چھپینگے کیا چھپانے سے
کہ ہم یادِ عدو بنکر تمھارے دل مین رہتے ہین

شب غم چین آتا ہی نہ اپنا دم نکلتا ہی
تمھارے وعدۂ دیدار سے مشکل مین رہتے ہین

یہ کچھ اچھا نہین اے درد اُٹھنا بیٹھنا تیرا
لحاظ اسکا نہین تجکو کہ وہ اس دل مین رہتے ہین

اگر ایفا نکرنا ہو تو یو نہین جھوٹ سچ کہدو
کہ لاکھون لطف پر بھی وعدۂ باطل مین رہتے ہین

تمنائے شہادت اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی
کہ ہم اکثر لہو بنکر رگ بسمل مین رہتے ہین

جو آنکھون سے ہوا کرتی ہین باتین غیر کیا سمجھین
اشارے میرے اور اُنکے بھری محفل مین رہتے ہین

سمجھتے ہین یہی دل مین جو جلتے ہین یہ پروانے
کہ نورِ شمع کے پردے مین وہ محفل مین رہتے ہین

عبث اے **شوق** تم بے سمجھے بوجھے آہ کر بیٹھے
تمھین دیکھو وہ بیتابی سے کس مشکل مین رہتے ہین

بزم مین ناز سے جسپر وہ نظر کرتے ہین
گردش چشم سے دل زیر و زبر کرتے ہین

نالے کرتے ہین تو پتھر مین اثر کرتے ہین
نام ہی **شوق** دل یار مین گھر کرتے ہین

کس مصیبت سے شب ہجر بسر کرتے ہین
ہائے دل ہائے جگر کہکے سحر کرتے ہین

وہ جو ہر دم نگہ ناز ادھر کرتے ہین
اور ہی تاک مین ہین دل ہین وہ گھر کرتے ہین

عشق صادق ہو تو فریاد بھی دیتی ہی مزا
درد دل مین ہو تو نالے بھی اثر کرتے ہین

شب بھر الجھن سی رہا کرتی ہی دن بھر وحشت
زلف و رخ یاد جو ہم شام و سحر کرتے ہین

دو قدم چلکے دکھا دیجئے محشر کا سمان
فلسفی حشر کا انکار اگر کرتے ہین

سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین جو محفل مین آج
دیکھئے وہ نظر لطف کدھر کرتے ہین

آئینہ دیکھ کے وہ ناز سے بولے ہنسکر
دل عشاق مین بھی ہم یونہین گھر کرتے ہین

ہی وہی دل کی لگی اور وہی سوزش داغ
لاکھ رو رو کے مدد دیدۂ تر کرتے ہین

رشتۂ تار نظر مین انھین الجھائینگے
دیکھئے آج وہ کیا فکر کمر کرتے ہین

تیری تصویر یہ کہتی ہی کہ ہین کچھ بھی نہین
ہم جدھر عالم صورت مین نظر کرتے ہین

نازکی کہتی ہے للہ سنبھالو اس کو
ہار پھولون کے جو وہ زیب کمر کرتے ہین

یہی کہہ کہہ کے بڑھاتا ہون مین دل کی ہمت
اب کوئی دم مین ترے نالے اثر کرتے ہین

تاب نظارہ نہین پھول سے رخسارون کو
ہم انھین چشم تصور سے نظر کرتے ہین

روئین کیا ہم کہ اٹھاتے ہین احبا طوفان
آنسوؤن سے سر مژگان بھی جو تر کرتے ہین

عجب انداز حسینان فسونگر کے ہین
پہلے آنکھون مین تو پھر دل مین یہ گھر کرتے ہین

نالۂ شعلہ فشان کھینچنے کا عزم ہی آج
اے فلک ہم تجھے پہلے سے خبر کرتے ہین

عرش ہلجائے زمین کیا ہی فلک کیا ہی **شوق**
ضبط ہم نالۂ پر درد مگر کرتے ہین

آہ کرنا دل حزین نہ کہین
قہر ڈھا دے گی یہ کہین نہ کہین

کچھ ہنسو بولو اب حیا نکرو
کہ گذر جائے شب یونہین نہ کہین

نہین بیکار طفل اشک مرے
کام آجائین گے کہین نہ کہین

اور ہے دل چرانے والا کون
ہو تری چشم سرگین نہ کہین

کون پہلو مین آہ کرتا ہے
ہو ہمارا دل حزین نہ کہین

شوخیان تم جو کرتے ہو دم قتل
خون مین تر ہو آستین نہ کہین

دل تو حاضر ہے صرف ہے یہ خیال
کہ کرو تم حسینان چنین نہ کہین

حق سے کرتے تو ہین گلہ اُن کا
ٹھہرین مجرم مگر ہمین نہ کہین

جس کو کہتے ہین آنکھ کا تارا
ہو ہمارا وہ مہ جبین نہ کہین

آنکھون مین تم چھپو گے یا دل مین
ڈھونڈ لین گے تمھین کہین نہ کہین

کوئی لوٹا گیا حسینون مین
شوق کا ہو دلِ حزین نہ کہین

وہ رہ رہ کر بگڑتے ہین ہوا سے آج لڑتے ہین
خدا جانے کہ نالے اُن سے کیا کیا جا کے جڑتے ہین

عجب جوبن برستا ہے کسی سے جب وہ لڑتے ہین
ادائین بھی بلائین لیتی ہین جسدم بگڑتے ہین

خرام ناز سے پامال کردو چلکے گلشن مین
بہت سرو وصنوبر اپنی قامت پر اکڑتے ہین

دیا دل جسکو جی چاہا طبیعت اپنی مال اپنا
عبث رہ رہ کے ہم سے حضرت ناصح جھگڑتے ہین

عجب کیا نخل دلپر آفت آئے اپنی آہون سے
ہوا جب تند چلتی ہے تو پیڑ اکثر اُدکھڑتے ہین

چلے ہو کھولکر زلفین کمر کا اب خدا حافظ
سمندِ ناز پر کیا تازیانے آج پڑتے ہین

دلِ دیوانہ اپنی آہ پر جب بل کی لیتا ہی
بگڑ کر اور وہ زنجیر گیسو مین جکڑتے ہین

خزان نے باغ لوٹا پھول توڑے دست گلچین نے
پریشان بوئے گل ہی بلبلون کے گھر اُجڑتے ہین

لگا کر ٹھوکرین کیون تربت عاشق مٹاتے ہو
تمھارے گیسوئے پر پیچ دیکھو پاؤن پڑتے ہین

زمین پر گر پڑے نکلے جو طفلِ اشک آنکھون سے
ہوئی برباد مٹی ایڑیان آخر رگڑتے ہین

کسی شمشاد گلزار سخن کا پڑ گیا سایہ
کہ آج ای **شوق** اپنی نظم موزون پر اکڑتے ہین

شیخ جی بیٹھے ہین کیون آپ بھی کچھ کر دیکھین
اِن بتون مین بھی تو ہی شان خدا مر دیکھین

حضرتِ عشق ہمین تنگ کرینگے کب تک
چھوڑ دین خانۂ دل اور کوئی گھر دیکھین

پردہ کرنے کو تو کرتے ہین ابھی وہ لیکن
کس طرح چھپتے ہین ہم سے سر محشر دیکھین

اپنی آنکھون مین سمایا ہی کوئی اے رضوان
نگہِ شوق سے ہم حور کو کیون کر دیکھین

نزع مین چھوڑ کے وہ اُٹھ گئے بالین سے مرے
نہوئی اتنی بھی توفیق کہ مڑ کر دیکھین

کیا عجب ہی کہ کمی اس کی تڑپ مین ہو جائے
ہاتھ دل پر مرے وہ رکھکے جو دم بھر دیکھین

آپ جب پردہ نشین بنکے رہے ہین دل مین
آپ ہی کہئے کہ ہم آپ کو کیونکر دیکھین

عرصۂ حشر مین ہی **شوق** حزین بھی حاضر
اس طرف آپ ذرا شافع محشر دیکھین

حال اسکا کہین زلفون مین پھنسا کر دیکھین
دل ستاتا ہی ہمین ہم بھی ستا کر دیکھین

امتحان صبر کا میرے وہ ذرا کر دیکھین — اُف کرون گا نہ کبھی خوب جفا کر دیکھین
کس طرح حسرت و ارمان کا نکلتا ہی دم — وہ مرے خانۂ دل مین کبھی آ کر دیکھین
نذر دل کر چکے اب جان بھی اپنی دیدین — یہ بھی اک فرض ہی اسکو بھی ادا کر دیکھین
مرنے والے جو ہین سو بار مرین گے جی کر — لب اعجاز نما سے وہ جلا کر دیکھین
چین سے محفل اغیار مین وہ بیٹھے ہین — جی مین آتا ہی کہ ہم آہ رسا کر دیکھین
مٹنے والے کا تو نام اور بھی اونچا ہو گا — تربتِ عاشق بیکس وہ مٹا کر دیکھین
اُس نے ملنے کا قیامت مین کیا ہی وعدہ — اپنے نالون سے ہم اب حشر بپا کر دیکھین
اپنی آنکھون مین شب قدر ہی زلفون کا خیال — اُن کے دیدار کی ہم آج دعا کر دیکھین
ہاتھ اُن کا کبھی رکھنے سے ٹھہرنے کا نہین — امتحانِ دلِ بیتاب ذرا کر دیکھین
مانتا ہی نہین دل عشق بتان کیا چھوڑون — حضرت شیخ مرے حق مین دعا کر دیکھین
کہین نقد دل عاشق کا پتہ آج نہین — آپ کچھ دزد حنا کی تو سزا کر دیکھین

سنتے ہین اور ہی جلوہ نظر آتا ہی شوق
آپ بھی عشق بتان بہر خدا کر دیکھین

کون ہی آئینۂ چشم تمنائی مین — آج حیرت سی جو ہی دیدۂ بینائی مین
اُن کا آیا جو تصور شب تنہائی مین — ورد تعظیم کو اُٹھا دل شیدائی مین
حسرتین آج بھری ہین دل شیدائی مین — آپ آئے ہین کہان عالم تنہائی مین
ناز سے ہاتھ جو اُٹھے اُدھر انگڑائی مین — پڑ گیا طوق ادھر گردن سودائی مین

آئینہ آگے جو رکھا ہے سنورنے کے لیے
کہین دھیان نہ لگے آپ کی یکتائی مین

زندہ کردوگے جو تم حسرتِ مردہ کو مرے
جان پڑ جائیگی اعجاز مسیحائی مین

کس طرح مردم دیدہ سے کروگے پردہ
چھپکے رہتے تو ہو تم چشمِ تمنائی مین

اتنا سمجھادو تصور کو تم اپنے ای جان
آکے بہلائے مرا دل شب تنہائی مین

ہوچکی بزم عزا اوٹھ چلے عاشق کے پھول
آپ مصروف ابھی تک ہین خود آرائی مین

میرا شکوہ جو سر بزم کیا کرتے ہو
ہے تمہاری بھی تو ذلت مری رسوائی مین

شیشۂ دل کو مرے توڑ کے نکلی تو ہے آہ
کہین محبوس نہ ہو گنبد مینائی مین

فتنۂ حشر بھی لیتا ہے بلائین اُٹھ کر
کس قیامت کی ادا ہے تری انگڑائی مین

تجھسے ای آہ بہلتی ہے طبیعت میری
تو کہان چھوڑ چلی ہے شب تنہائی مین

تونے ای ضبط فغان خانۂ دل پھونکدیا
آگ لگجائے ترے صبر و شکیبائی مین

نالۂ و آہ کی اک بھیڑ لگی ہے اے **شوق**
لطف دیتا ہے یہ مجمع شب تنہائی مین

حیرت زدہ ہین اہل نظر بولتے نہین
سب کچھ یہ دیکھتے ہین مگر بولتے نہین

میدان حشر مین مرے قاتل کی ہے تلاش
کیون یہ دہان زخم جگر بولتے نہین

اچھی نہین گلون سے یہ غمازیان صبا
اچھے جو ہین ادھر کی اودھر بولتے نہین

سرمہ کھلا دیا تری چشم سیاہ نے
کچھ طفل اشک دیدۂ تر بولتے نہین

سمجھین گے غیر کیا یہ محبت کے راز ہین
جھگڑون مین وہ کبھی جو ادھر بولتے نہین

خود خونفشانیون سے ٹپکتا ہی رنگ درد
ماناکہ مُنہ سے زخم جگر بولتے نہین

کیا مُنہ بھی سی دیے ترے تازنگاہ نے
کیون کشتگانِ تیغ نظر بولتے نہین

وہ نوک تیر دل ہین مرے ڈھونڈھتے ہین آہ
ہنستے ہین میرے زخم جگر بولتے نہین

پائین گے کیا عدو مرا رنگِ کلام **شوق**
زاغ و زغن ہزار کا گھر بولتے نہین

کلام والے ہین واعظ بیان والے ہین
بُرا بھلا نکہین کیون زبان والے ہین

کسی غریب کی فریاد کو وہ خاک سنین
بلند قدر ہین اونچے مکان والے ہین

ہزارون قتل ہوئے جب بل آئے ابرو پر
ستم کی تیر وہ بانکی کمان والے ہین

کسی اسیر قفس کے نہ توڑ پر صیاد
نہ ایسی دُکھ دے کہ آخر وہ جان والے ہین

گلون نے کچھ نہ سُنا بلبلون کا چلّانا
ہوائی بات یہ ٹھہری کہ کان والے ہین

خدا کی شان کا نظارہ اُن کو ہے مطلوب
جو اور دل سے حسینون کے دھیان والے ہین

وہ شادمان مجھے مقتل مین دیکھکر بولے
اک آپ ہی تو بڑے امتحان والے ہین

زکوٰۃ حسن نہ دین جب تو اُن کو کیا کہیے
ہزار ہین وہ سخی لاکھ دان والے ہین

نہین مسیح سے ممکن علاج درد جگر
کہ ہم زمین کے وہ آسمان والے ہین

جناب پیر مغان کی ادھر ہو خاک نگاہ
کہ شان والے ہین اونچی دُکان والے ہین

جو قسمتون سے پڑے ہین تمھارے کوچہ مین
مٹے ہوئے ہین مگر پھر بھی شان والے ہین

وہان جواب یہ ملتا ہے بات بات پر اب
اک آپ ہی تو نرالے زبان والے ہین

کچھ اس طرح فلک اہل زمین سے پیش آیا
کہ مُنہ چھپائے ہوئے آسمان والے ہین

بتون کو مجھسے خموشی تمام عمر رہی
غرض یہ لوگ بڑی آن بان والے ہین

وہ اب ملین تو یہ کہدون نہ ملئے بندہ نواز
مین اک فقیر ہون اور آپ شان والے ہین

شمار خاک ہو اوس کوچے مین ہم ایسون کا
جہان پڑے ہوئے لاکھون نشان والے ہین

جو تم کو جانتے ہین اور بھی ہین مشکل مین
یقین والون سے بہتر گمان والے ہین

ہماری قدر حسینون مین ہو تو کیونکر ہو
کہ شان والے نہ کچھ آن بان والے ہین

خدا کا شکر عقاید ہین اپنے حق ای **شوق**
نہ نیچری ہین نہ ہم قادیان والے ہین

ردیف واو

نہ سمجھے بزم مین کچھ چشم ساقی کے اشارون کو
نگاہ مست نے آخر چھکایا بادہ خوارون کو

کدورت سے ملایا خاک مین تمنے ہزارون کو
لگا کر ٹھوکرین اب کیا مٹاتے ہو مزارون کو

چمن کو دیکھکر ہم روئے خوب اگلی بہارونکو
جگر کے داغ یاد آئے جو دیکھا لالہ زارون کو

مرے پھولون مین وہ بولے جو دیکھا سوگوارونکو
لحد ہی مین ملا کرتا ہی چین آفت کے مارون کو

وہ کیا تسکین خاطر کی کوئی صورت نکالینگے
وہ جب شوخی سے تڑپاتے ہین اپنے بیقرارون کو

یہی ڈر ہے نہ کوئی بات غیرون مین نکلجائے
الٰہی دے لب تصویر میرے رازدارون کو

جگر دل آرزو ارمان فرقت مین تڑپتے ہین
کوئی آکر تسلی دے دے اپنے بیقرارون کو

ڈبوئی آبروئے راز اُلفت میرے اشکون نے
ابلنے کے لیے کس نے کہا اِن پردہ دارون کو

رہو آنکھون مین دل مین نور بنکر آرزو ہوکر
کرو آباد تم ایجان ان اجڑے دیارون کو

خزان نے باغ کو لوٹا نہ وہ گل ہین نہ وہ غنچے
قفس مین رو رہی ہین بلبلین اگلی بہارون کو

دل رمز آشنا ہی کچھ حقیقت کو پہونچتا ہی
کوئی سمجھیگا کیا چشم فسونگر کے اشارون کو

برا ہو بیقراری کا گرا کر اشک مژگان سے
ملایا خاک مین اسنے مرے آنکھون کے تارون کو

تمھارے وعدۂ فردا مین پہلو ہی قیامت کا
تسلی ہو تو کیونکر ہو تمھارے بیقرارون کو

پڑی ہو گی بجھی نار جہنم دور جنت سے
یہی لکھا ہی رونیکا جو تیرے اشکبارون کو

تری فرقت مین اے ساقی یہ میخانہ جہنم ہے
مئے گل رنگ کا شیشہ ہی شعلہ بادہ خوارون کو

جو پھولون مین وہ آئے ہین تو شوخی سے بڑھا ہین
وہ اپنے بیقرارون سے ہمارے سوگوارون کو

کہان کا عزم ہی ان کا جو تیری تیغ اے قاتل
گلے مل مل کے رخصت کر رہی ہی جان نثارون کو

زمین گور غریبان کی برابر ہو تو کیونکر ہو
ملا کب چین مرنے پر لحد مین بیقرارون کو

الٰہی عاصیون کو شان رحمت اپنی دکھلادے
بہت غرّا ہی اپنے زہد پر پرہیزگارون کو

اسی امید پر اے **شوق** ہم اب جان دیتے ہین
دکھائینگے وہ جلوہ حشر مین امیدوارون کو

جو دامن رکھدو آنکھون پر تو پھر آنسو روان کیون ہو
بجھا دو تم اگر دل کی لگی لب پر دھوان کیون ہو
جو دل مین چھپ کے بیٹھے ہو تو مجھسے بدگمان کیون ہو
اگر آنکھون مین رہتے ہو تو نظرون سے نہان کیون ہو

کہان تک ضبط نالون سے تہ و بالا کرون عالم
زمین قدمون کے نیچے کیون ہو سر پر آسمان کیون ہو

مرے گھر جب تم آئے ہو تو اتنی دور کیون بیٹھے
ادھر آؤ اودھر کیا ہے یہان بیٹھو وہان کیون ہو

تمھین میرا دلِ بیتاب تڑپاتے ہو پہلو مین
تمھین پھر مجھسے کہتے ہو کہ سرگرم فغان کیون ہو

کہو بہر خدا مرگ عدو کی کیا خبر پائی
پریشان آج تم ایسے نصیب دشمنان کیون ہو

مرے ہوتے ہوئے کیون غیر کی محفل مین رہتے ہو
تمھارا گھر مرا دل ہے یہان آؤ وہان کیون ہو

تصور مین بھی تم آئے تو ساتھ اغیار کو لائے
تم اپنے چاہنے والے سے اتنا بدگمان کیون ہو

وہ کہتے ہین مجھے کیون حسرتون نے گھیر رکھا ہے
کوئی پوچھے کسی کے دل مین آخر میہمان کیون ہو

ہمارا کیا قصور اس مین جو تم کو پیار کرتے ہین
حسینون مین حسین کیون ہو جوانون مین جوان کیون ہو

کسی نے آج ملنے کا کیا ہے تم سے کیا وعدہ
سر میدان محشر شوق ایسے شادمان کیون ہو

نہ چھیڑ اے دل تو آہ پر اثر کو
اثر سے تیرے باز آئے ہم اے آہ
کہان کی آگ کیسے ہفت دوزخ
خدارا ٹھہرو پھر چلمن اوٹھا نا
نہ آیا چین دم بھر بھی شب وصل
نقاب اپنی اُٹھاتے ہین وہ رخ سے

رو لاوے گی کسی بیدادگر کو
وہ پہرون سے دبائے ہین جگر کو
خدا رکھے سلامت چشم تر کو
ذرا ہم تھام لین اپنے جگر کو
یہی تھا دھیان کیا ہوگا سحر کو
سنبھالون اپنے دل کو یا جگر کو

یہی کہہ کہہ کے اب رونا پڑا شوق
دیا دل کیون کسی بیدادگر کو

کیون پریشان ہوای جان کھُلے سر کیون ہو
ستم و جور کے فریاد سے ہم درگذرے
مین نے مانا کہ یہ بیتاب رہا کرتا ہے
اور بھی روح پریشان ہوئی جاتی ہے
ناز سے ہاتھ جو رکھدو تو ابھی ہو تسکین
اے مرے جذبۂ دل اور ٹھہر جا دم بھر
دل دُکھا دیتی ہین آہین تو خطا کیا میری
آج کچھ اور ہی سامان نظر آتے ہین

غیر کا حال ہے کیا غیر مکدر کیون ہو
ایسے گھبرائے ہوئے تم سر محشر کیون ہو
پھیر دو مجکو مرا دل تمھین دو بھر کیون ہو
بال بکھرائے ہوئے میری لحد پر کیون ہو
تم علاجِ دل بیتاب مین ششدر کیون ہو
شرم آتی ہے کہ بے پردہ وہ باہر کیون ہو
تمھین انصاف سے سوچو کہ ستمگر کیون ہو
دل دھڑکتا ہے کہ بدلے ہوئے تیور کیون ہو

رنگ چہرے کا تو کچھ اور کہے دیتا ہے

سچ کہو شوق پریشان سراسر کیون ہو

زمانے نے دگرگون کر دیا یارو نکی مجلس کو
پریشان آج اپنے حال مین ہے دیکھے جسکو

مرے دل کی اگر خواہش ہے لے لو شوق سے اسکو
مگر اسمین ہین لاکھون زخم ٹانکے دوگے کس کسکو

چمن کی سیر کرنے کو جب آئے پھر حیا کیسی
تمھارے دیکھنے کی تاب کب ہی چشم نرگس کو

عدو اغیار دشمن تم یگانے اپنے بیگانے
شکایت کیجئے کس کس کی اپنا کہئے کس کس کو

کچھ ایسی چوٹ لگتی ہی کلیجا تھام لیتا ہے
نگاہ ناز سے وہ دیکھتے ہین بزم مین جس کو

گرہ مین زر نہین پھر بھی نظر اپنی حسینون پر
زمانے مین کوئی کب پوچھتا ہے مرد مفلس کو

یہ سمجھانا نہین ای شیخ جی قصہ بڑھانا ہے
مرا سر پھر گیا بک بک سے اب بھی تم کہین کھسکو

چڑھا ہی زہر جن جن پر تمھارے مار گیسو کا
نہین کچھ بھی سمجھتے ہین وہ کالے ناگ کے بس کو

اوٹھاتے ہو اونھین جو لوگ تم پر مرنیوالے ہین
مگر تم اپنی مجلس مین جگہ دیتے ہو جس تس کو

خدا نے دیکھنے کو مدح قدرت کرنے سننے کو
زبان سوسن کو دی ہی کان گل کو آنکھ نرگس کو

نہ پوچھو مگر دل چمک اوٹھے خیال روے روشن سے
کہ دم بھر مین بنا دیتی ہی سونا کیمیا مس کو

اسی کمبخت دل نے ہم سے آخر بیوفائی کی
سمجھتے تھے طریق عشق مین غمخوار ہم جس کو

خموشی کے سوا رکھتی نہین انداز معشوقی
کوئی چومے کہ لپٹائے تری تصویر بیحس کو

جناب شیخ کی اچھی خبر لی آج رندون نے
یہ ہوا انجام اسکا جو نہ دیکھے رنگ مجلس کو

وہی اشعار جنمین لطف کچھ رہتا ہی رکھتے ہین
غزل مین شوق ہم بھرتے نہین ہر رطب و یابس کو

وفا و مہر کہ جور و جفا ہو جو کچھ ہو
مگر کسی کا نہ ہرگز گلا ہو جو کچھ ہو

مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ ہو رقیبون سے
وہ کہتے ہین کہ نہین برملا ہو جو کچھ ہو

یہان کے فیصلے کا اعتبار کیا صاحب
ہمارے آپکے پیش خدا ہو جو کچھ ہو

ہمارے حق مین حسینو بہت ہو اچھّے تم
ستم شعار ہو یا بیوفا ہو جو کچھ ہو

ہم اپنے کعبۂ دل کا طواف کرتے ہین
اب اسمین جلوۂ نورِ خدا ہو جو کچھ ہو

سمجھ تو لیجئے پہلے مجھے محب اپنا
حضور پھر ستم ناروا ہو جو کچھ ہو

وہ جانتے ہین بس اک پائمالیِ مدفن
غرض نہین اُنھین محشر بپا ہو جو کچھ ہو

تمھارے عاشق صادق ضرور سہہ لینگے
غم و الم ہو کہ رنج و بلا ہو جو کچھ ہو

اثر نہین ہی تو بیکار سب ہی اے بلبل
فغان ہو نالہ ہو آہ و بکا ہو جو کچھ ہو

حضور جس سے ہمین چاہین قتل کر ڈالین
مژہ کا تیر ہو تیغ ادا ہو جو کچھ ہو

جب اُسکو شوقؔ رحیم و کریم کہتے ہین
وہ بخشدیگا گنہ ہو خطا ہو جو کچھ ہو

نیجان رکھتی ہی کیون اپنی ادا سے پوچھو
ہم تو طیار ہین مرنے کو قضا سے پوچھو

جسنے دیکھا تمھین جی بھر کے بھی دیکھا صاحب
یہ تو اپنی نگہ ہوش رُبا سے پوچھو

دلِ بیتاب ہمین حسن جہانتاب نہین
کیون دیا چلکے قیامت مین خدا سے پوچھو

خاک ہو کر بھی تو کوچہ مین تمھارے نہ رہے
کیسے برباد ہوئے باد صبا سے پوچھو

جس کو ہر روز کہا کرتے تھے مرجاؤ تم
مر گیا آج وہی اہل عزا سے پوچھو

نہ دغاباز سہی تم نہ ستمگار سہی
ہم نے تو مان لیا خلق خدا سے پوچھو

غیر کا حال تو دیکھا یہ کہ دیکھا نہ گیا
میرے بارے مین تو کچھ اپنی ادا سے پوچھو

موت اچھی ہی شب ہجر کہ جینا اچھا
یہ کسی اپنی گرفتار بلا سے پوچھو

اسکے کوچہ کا پتہ پوچھو تو سب کہتے ہین
ہم سے کیا پوچھتے ہو اپنی تمنا سے پوچھو

منع کرتے نہین ہم غیر کے گھر جانے سے
یہ گوارا ہے اسے اپنی حیا سے پوچھو

چاہ کہتے ہین کسے ہوتی ہے الفت کیسی
شوق کی طرح کسی مرد خدا سے پوچھو

ردیف ہائے ہوز

وہ تڑپ وہ بیقراری کچھ نہ پوچھ
رات کی حالت ہماری کچھ نہ پوچھ

وہ نگہ تھی یا کٹاری کچھ نہ پوچھ
جان ہی لے لی ہماری کچھ نہ پوچھ

اُن کا وہ دن سن وہ بھولی شکل
اور باتین پیاری پیاری کچھ نہ پوچھ

گالیان غیرون کی کھاتے ہین وہان
ہے جو اوقات اب ہماری کچھ نہ پوچھ

دل لگاتے ہی تو پچتانا پڑا
عقل کیا چوکی ہماری کچھ نہ پوچھ

رند مفلس ہاتھ ملتے ہی رہے
کیا گئی فصل بہاری کچھ نہ پوچھ

دم دلاسا اُن کا دینا شوق کو
اور اُس کی اشکباری کچھ نہ پوچھ

ردیف یای تحتانی

نالے بیتاب ہین سینے سے نکلنے کے لیے
کوئی کہدے کسی ظالم کو سنبھلنے کے لیے

چشم عاشق کے ہون آنسو کہ کسی کا جوبن
بڑھ چلین لاکھ مگر دونون ہین ڈھلنے کے لیے

خانۂ دل مین رہو تم جو یہان جی گھبرائے
چلے آنا مری آنکھون مین ٹہلنے کے لیے

شوخیان اُن کی سر بزم حیا سے بولین
تجکو محفل سے ہوا حکم نکلنے کے لیے

درد تعظیم کو پہلو سے نہ کیونکر اوٹھے
دل مین آتا ہو کلیجا کوئی ملنے کے لیے

کبھی میرا کبھی اُن کا جو ہے شکوہ دل کو
ڈھونڈھتا ہو کوئی پہلو یہ مچلنے کے لیے

اے مرے جذبۂ دل وقت مدد آپہونچا
گھر سے وہ آج نکلتے ہین ٹہلنے کے لیے

اُن کی تصویر جو چومی تو وہ جلکر بولے
اب یہ معشوق نکالا ہے بہلنے کے لیے

لاکھ رسوا ہو مگر چاہ بُری ہوتی ہے
دل کو پھر ضد ہو اوسی کوچہ مین چلنے کے لیے

محفل غیر مین کیون شمع جلائی تم نے
کیا وہان کوئی نہ تھا رشک سے جلنے کے لیے

نامناسب ہے یہان غیر کا رہنا شب وصل
تم اشارہ کرو اب شرم کے ٹلنے کے لیے

مرگئے ہم تو کفن دیکھ کے بولا وہ شوخ
جان دی اسنے نیا بھیس بدلنے کے لیے

حسرتین بھر گئین اے **شوق** یہانتک دلمین
آرزو ڈھونڈھتی ہے راہ نکلنے کے لیے

یہ کاہشین کہ ہم اپنے کو آپ پا نسکے
یہ زور ضعف کہ ناز بتان اُٹھا نہ سکے

پس فنا مری آہون کے وہ چلے جھونکے
کہ لوگ شمع مری قبر پر جلا نہ سکے

دہان زخم سیا اس سبب سے قاتل نے
کہ روز حشر مرا نام یہ بتا نہ سکے

چھپا کے سینے مین گو ہم نے نقد دل رکھا
تمھاری دزد نظر سے مگر بچا نہ سکے

برنگ اشک گرا ہون مین اب ترے در پر
کہ لاکھ چاہے اُٹھانا کوئی اُٹھا نہ سکے

ہزار ناصیہ سائی کی تیری چوکھٹ پر
جبین سے ہم خط قسمت مگر مٹا نہ سکے

ادھر اودھر انھین ڈھونڈھا بُرا ہو غفلت کا
گلے سے لپٹے تھے پھر بھی ہم انکو پا نہ سکے

بھری ہوئی تھی کچھ ایسی حیا و شرم ایجان
کہ تیری آنکھون مین ہم عمر بھر سما نہ سکے

کچھ اور نالون سے اپنے امید کیا رکھون
شب فراق فلک تک بھی جب ہلا نہ سکے

خیال غیر سے رکھا چھپا کے دلمین انھین
ہم اپنے آنکھون کے پردون مین بھی بٹھا نہ سکے

جو گٹھریان غم و حسرت کی **شوق** سر پہ تھین
اوٹھانے والے جنازہ مرا اُٹھا نہ سکے

یاد مژگان جو عمر بھر نہ گئی
جیتے جی کاوش جگر نہ گئی

جبکہ تھا یہ ہجوم درد و الم
آرزو دل مین دب کے مر نہ گئی

کس کا پاس ادب یہ تھا اے آہ
آسمان سے جو تو اودھر نہ گئی

تھا پس مرگ ضعف کا یہ اثر
کہ مرے یار تک خبر نہ گئی

پھول جوڑے مین تم نے تو رکھا
اب سنبھالو کمر۔ وگر نہ گئی

تم تو پہلو مین رات بیٹھے تھے
بدگمانی کدھر کدھر نہ گئی

عرش ہی کو ہلا دیا تو کیا
یار تک آہ **شوق** اگر نہ گئی

شب فراق جو ہم آہ بھولکر کرتے
اُلٹجا تھام کے اُف اُف وہ رات بھر کرتے

یہ درد عشق ہے کیا فکر چارہ گر کرتے
ترقی اور بھی ہوتی علاج اگر کرتے

چھپاتے خاک جدائی مین درد دل اپنا
ہمارے نالہ غماز اونھین خبر کرتے

حضور سے ہمین کہنا ہی کچھ اشارہ نہین
خدا کے واسطے آپ اک نظر ادھر کرتے

جو دل پر اپنے ہمین اختیار کچھ ہوتا
کسی کے عشق مین کیون آہ عمر بھر کرتے

وہ پر فضا یہ جگہ ہے کہ پھر نجاتے تم
ہمارے گلشن دل مین اگر گذر کرتے

ہوئے جو نام کے ہم شوق بھی تو کیا حاصل
مزا یہ تھا کہ حسینون کے دل مین گھر کرتے

آنکھ کا تارا ہی یا وہ مہ جبین آنکھون مین ہے
مردمک ہی یا کوئی پردہ نشین آنکھون مین ہے

واعظون کی کیا سنون مین اک حسین آنکھون مین ہے
حور کیا بھائے وہ شکل نازنین آنکھون مین ہے

رنگ لائیگی مقرر ایک دن یہ میکشی
آج کچھ سرخی سی تیری سرمگین آنکھون مین ہے

سچ کہو کیا محفل اغیار مین شب کی بسر
آج یہ کیسا خمار اے نازنین آنکھون مین ہے

کیون گراتے ہو نظر سے عاشق جانباز کو
کچھ مروت بھی تمہاری شرمگین آنکھون مین ہے

آرزو بنکر کہین ہی وہ کہین نور نگاہ
جلوہ فرما وہ کہین دل مین کہین آنکھون مین ہے

ہین زمانے سے نرالی حسن کی نیرنگیان
شوخیان غمزے مین غمزہ شرمگین آنکھون مین ہے

دیکھ اے اشک روان اتنا رہے تجھکو خیال
مثل سرمہ خاک کوئے یار انھین آنکھون مین ہے

بند آنکھین دیکھکر حیرت ہی کیون احباب کو
کھل کے کہتا ہون کوئی پردہ نشین آنکھون مین ہے

دل لبھا لیتے ہو دم بھر مین نگاہ ناز سے
واہ کیا جادو تمھاری سُرمگین آنکھون مین ہے

ہو نہو تم نے چرایا ہے کسی بیکس کا دل
یہ حیا یہ شرم آخر کیا یونہین آنکھون مین ہے

قتل کرنا پھر جلا دینا نگاہ ناز سے
سحر یا اعجاز جو کچھ ہے انھین آنکھون مین ہے

بڑھگئی ہے یار کی مشقِ تصور آج کل
کچھ دنون سے خانۂ دل کا مکین آنکھون مین ہے

مردمانِ چشم تم مژگان کی چلمن ڈالدو
دیکھتے ہو آج اک پردہ نشین آنکھون مین ہے

صدقے اپنے خواب کے چھپتا تھا جو سائے بھی
آج بے پردہ وہی پردہ نشین آنکھون مین ہے

کہتے ہین کس ناز سے باہین گلے مین ڈالکر
کیون جی میری حسرتِ دیدار انھین آنکھون مین ہے

کیون دمِ آخر نہ الجھے رشتۂ تارِ نفس
گیسوؤن کا پیچ وقتِ واپسین آنکھون مین ہے

عمر بھر روئے مگر رونا نہ اپنا کم ہوا
نوحؑ کا طوفان گویا تہ نشین آنکھون مین ہے

کوئے جانان سے اوٹھا کر آسمان لایا کہان
وہ گلی پیشِ نظر ہے وہ زمین آنکھون مین ہے

دیکھکر محفل مین مجکو سر جھکا لیتے ہین آپ
ساتھ شوخی کے حیا بھی سرمگین آنکھون مین ہے

کیا کرون کیونکر نہ مین دیوانہ بنجاؤن ترا
سحر باتون مین فسون اے نازنین آنکھون مین ہے

ہے مرے صحرائے دل کا ایک ذرہ آفتاب
نقطۂ شک سے بھی کم چرخ برین آنکھون مین ہے

لامکان سمجھون انھین اے **شوق** یا عرش برین
جلوۂ نورِ خدا میری انھین آنکھون مین ہے

آنکھون مین آ بسے کوئی یا دل مین گھر کرے
لازم ہے پاس صاحبِ خانہ مگر کرے

ایجان دل ہمارا کوئی نالہ اگر کرے
تم کیا ہو اک جہان کو زیر و زبر کرے

ہم سے تو لاکھ درجے ہے اچھی ہماری آہ
ترسین ہم اک نگاہ کو یہ دل مین گھر کرے

کیون بار بار چھیڑتے ہو ذکر حور کا
بندہ یہ وہ نہین جو کسی پر نظر کرے

ستار نظر مین آج ہم اولجھائین گے ضرور
ہم کھل کے کہتے ہین کوئی فکر کرے

مین مانتا ہون بات وہی اے جناب شیخ
پتھر کا بھی جو دل ہو تو اُس مین اثر کرے

اُس سے حضور رکھتے ہین ہم بدگمانیان
جو کوئی دل کو چھوڑ کے آنکھون مین گھر کرے

انصاف اسی کو کہتے ہین تم چین سے رہو
یہ دل تڑپ تڑپ کے شبِ غم سحر کرے

مانا کہ تم فراق مین دم توڑتے ہو **شوق**
کس کو مگر غرض ہے کہ اُن کو خبر کرے

پری بھی حور بھی تم پر نظر پڑی بھولے
مگر تمھاری ادا ہم نہ دو گھڑی بھولے

مرے جنون سے حدّاد چوکڑی بھولے
کہ بیڑی ہاتھ مین پہنائی ہتھکڑی بھولے

چُرا کے دل یہ تجاہل یہ شوخیان اُن کی
کہ پوچھتے ہین کہان بھولے کس گھڑی بھولے

نظر پڑی جو سرِ راہ اوس پری وش پر
تو شیخ جی کہین سبحہ کہین چھڑی بھولے

چلے تھے اور طرف جذب دل نے کھینچ لیا
وہ یاد غیر جو قسمت مری لڑی بھولے

پھنسے جو حلقۂ زنجیر زلفِ یار مین ہم
تو جیتے جی کبھی نکلے نہ یہ کڑی بھولے

کہان کے شکوے کہان کی شکایتین ایجان
تم آکے پاس جو بیٹھے سب اس گھڑی بھولے

تم آکے خواب ہی مین رکھدو میرے دل پہ ہاتھ
کہ صدمۂ شبِ فرقت کوئی گھڑی بھولے

جو دیکھ لے یہ مری نظم جوہری اے **شوق**

یقین ہے دُرِ نایاب کی لڑی بھولے

عارض سے نقاب اپنی اُٹھا کیون نہین دیتے
جلوہ رُخ روشن کا دکھا کیون نہین دیتے

کس درجہ بڑھی جاتی ہو اب آپ کی شوخی
کچھ طرز حیا اسکو سکھا کیون نہین دیتے

جب سوگ کو آئے ہو مری بزم عزا مین
کچھ اشک بھی آنکھون سے بہا کیون نہین دیتے

مانا کہ اِن آنکھون نے کیا خون کسی کا
لب مین ہو جب اعجاز جلا کیون نہین دیتے

عاشق جو تمھین دیکھ کے غش کھا کے گرا ہے
کیا بیٹھے ہو دامن کی ہوا کیون نہین دیتے

یہ دیکھ نہین سکتے مری نزع کا عالم
لوگ اُن کو سرہانے سے ہٹا کیون نہین دیتے

اللہ رے شوخی کہ وہ کہتے ہین یہ ہنسکر
دل مین ہو اگر درد دکھا کیون نہین دیتے

مر جائینگے ہم آپ ہی اس حسن ادا پر
تم کوسنے کو ہاتھ اوٹھا کیون نہین دیتے

نالو مرے دعوی ہے اگر تم کو اثر کا
کیا کرتے ہو دل اُن کا ہلا کیون نہین دیتے

کہنے کی یہ باتین ہین کہ وہ مجھسے خفا ہین
سچ ہو تو مجھے در سے اُٹھا کیون نہین دیتے

اُٹھتا ہی نہین کشتۂ حسرت کا جنازہ
کیا دیکھتے ہو ہاتھ لگا کیون نہین دیتے

شوخی سے جو لکھ لکھ کے مٹاتے ہو مرا نام
حرفِ خط تقدیر مٹا کیون نہین دیتے

سب کہتے ہین **شوق** اُنکی ادا نے تمھین مارا
وہ کہتے ہین الزام قضا کیون نہین دیتے

بھڑک اوٹھی دلون مین بلبلون کے آگ حسرت کی
چمن مین خندۂ گل سے گری بجلی قیامت کی

اوداسی کہہ رہی ہو صاف میری شمع تربت کی
کہ اس مین دفن ہو میت شہید تیغ حسرت کی

ہزارون نامۂ عصیان گنہگارون کے دہو ڈالے
کبہی جب سیل محشر مین مرے اشک ندامت کی

کسی کے سبزۂ خط پر جو مین نے زہر کھایا ہی
بنے ہین سبزہ نوخیز چادر میری تربت کی

مرے پہلو مین دل ایک اور لاکھون لوٹنے والے
حسینون مین لڑائی پڑ گئی مال غنیمت کی

اثر باقی ہی مرنے پر بہی میرے جوش وحشت کا
بگولا بن کے اکثر خاک اوڑا کرتی ہی تربت کی

شفق کیسی کلیجا آسمان کا مُنہ کو آیا ہے
جُدائی رنگ لائی ہی کسی خورشید طلعت کی

کسی کا جب سے جلوہ دیدۂ باطن سے دیکھا ہی
نظر آتی ہی کثرت مین بہی صورت مجھکو وحدت کی

خبر ہی کچھ رہا کرتے تھے تم جس خانۂ دل مین
وہان اب کچھ دنون سے خاک اوڑا کرتی ہی حسرت کی

نظر پڑتے ہی ان پر ہو گیا قابو سے دل باہر
تری زلفون مین ہی شاید سیاہی شام فرقت کی

جو مجھسے پوچھتے ہو ہجر مین کیسی گذرتی ہی
کلیجا تھام لو حالت کہون پھر درد فرقت کی

مری عزت ترے ہاتھون ہی میدان قیامت مین
دوہائی داور محشر بتون کی پاک الفت کی

مرے مجنون کی مٹی کیا ہوئی برباد اے لیلےٰ
بگولے خاک اوڑایا کرتے ہین کیون شور وحشت کی

مرا دست ہوس ابتک پہونچا اُسکے دامن تک
قسم ہی اے جناب شیخ دختِ رز کی عصمت کی

تصور مین خیالِ یار نے جب حالِ دل پوچھا
مرے نالون نے اُٹھ اُٹھ کر خبر دی درد فرقت کی

خبر لی چرخ گردان کی ہلایا عرش اعظم کو
شبِ غم ناتوانی مین بڑی نالون نے ہمت کی

تمہارا ہی تصور خانۂ دل مین پریشان ہی
مرے سینے مین کیون تم نے لگائی آگ حسرت کی

ہماری حسرتون کو داغ دل کے پھول بہاتے ہین
ہوا جب سے لگی ہی **شوق** گلزار محبت کی

نالے کرتے ہین ہم ادھر بیٹھے
رو رہے ہین اودھر وہ گھر بیٹھے

میرے دل مین نہ یہ اگر بیٹھے
پھر کہان ناوک نظر بیٹھے

دیکھ لینا جو آہ کر بیٹھے
ہم بُلا لین گے اُن کو گھر بیٹھے

آؤ پہلو مین چھوڑو شرم وحیا
کیا بناتے ہو تم ادھر بیٹھے

تیری افشان کی یاد مین ای ماہ
تارے گنتے ہین رات بھر بیٹھے

دل کو پہلو مین ڈھونڈھتے کیا ہو
ہم تو نذر نگاہ کر بیٹھے

دیکھئے خاک مین ملا کے مجھے
روتے ہین وہ مزار پر بیٹھے

غیر کو وہ گلوریان دیکر
حسرتِ دل کا خون کر بیٹھے

اُٹھ گئے وہ جو میرے پہلو سے
رو رہے ہین دل و جگر بیٹھے

چاند نے بھی بلائین لین اُنکی
وہ جو بن ٹھن کے بام پر بیٹھے

دل وہ تڑپاتے ہی رہے میرا
کبھی پہلو مین بھی اگر بیٹھے

خانۂ دل مین تم ادھر آؤ
کیا بناتے ہو کوٹھے پر بیٹھے

اُن کا دیدار اگر ہے قسمت مین
شوق مل جائینگے وہ گھر بیٹھے

آنکھین رو رو کے لال کر بیٹھے
شوق تم کیا یہ حال کر بیٹھے

وہ چلے چال کس قیامت کی
دل مرا پائمال کر بیٹھے

جذب دل سے بُلا لیا اُن کو
بیٹھے بیٹھے کمال کر بیٹھے

دیکھکر اُس کا اور ہی کچھ رنگ
خود وہ دل کا سوال کر بیٹھے

تیغ ابرو ہمین دکھا کر آج
بے چُھری وہ حلال کر بیٹھے

کیون نہ سنتے جواب صاف کلیم
بے محل کیون سوال کر بیٹھے

لیکے دل اُٹھ گئے وہ پہلو سے
کس قیامت کی چال کر بیٹھے

خانۂ دل مین گرد حسرت ہی
کوئی دامن سنبھال کر بیٹھے

دل لگی سے جو کچھ کہا مین نے
آپ اُس کا خیال کر بیٹھے

لیچلا ہی وہ شوخ دل میرا
کیا عجب کوئی چال کر بیٹھے

کرلیا گھر بتون کے دل مین شوق
بخدا اتم کمال کر بیٹھے

حضور داور محشر بتو نکی کیا خطا ٹھہرے
کرین جب ظلم عاشق پر تو وہ بھی اک ادا ٹھہرے

رہے کب شوخیون سے باز کب تم ایکجا ٹھہرے
کبھی آنکھونمین آٹھہرے کبھی تم دل مین جا ٹھہرے

جفا ہو یا وفا ہم تیرے پابند رضا ٹھہرے
جو تڑپایا تو تڑپے ہاتھ دلپر رکھدیا ٹھہرے

ستم کی مشق اُسپر صبر کی تاکید کرتے ہو
تمھین جب اِسکو تڑپاؤ تو دل پہلو مین کیا ٹھہرے

مرا دل گلشن جنت مین گھبراتا ہی اے رضوان
یہ کچھ کوچہ نہین اُن کا یہان میری بلا ٹھہرے

نہ پوچھا جیتے جی اب کیون تم آئے میری تربت پر
جواب آئے تو کیا آئے جواب ٹھہرے تو کیا ٹھہرے

جنابِ شیخ میخانے مین چھپکر آج آئے ہین
قدم لو اِنکے تم رندو کہ آخر پارسا ٹھہرے

کسی سے دل لگاتے ہی ہوئے بدنام عالم مین
ابھی تو ابتدا ہی دیکھئے انجام کیا ٹھہرے

شکایت کیجئے کسکی بتائین نام ہم کس کا
کرین فریاد کسکی جب اُسی پر فیصلا ٹھہرے

نگاہ شوخ سمجھانے سے محفل مین رکے کیونکر
جسے عادت ہو چلنے پھرنے کی وہ گھر مین کیا ٹھہرے

یہی دو گھر تو کل نکلے دیارِ حسنِ الفت مین
مین انکے دل مین جا ٹھہرا وہ میرے دل مین آ ٹھہرے

گلہ کیا چھوڑ کر اسکو اگر آہین نکل بھاگین
ہمارا دل ہی خود بیتاب کوئی آہین کیا ٹھہرے

چلا ہی مجکو تنہا چھوڑ کر دل کوے جانان کو
مزا جب ہی وہان بھی جا کے ظالم بیوفا ٹھہرے

تجاہل سے جو کہتے ہو تمہارا دل لیا کسنے
اگر دزد حنا ٹھہرے کہو پھر اسکی کیا ٹھہرے

بلا سے حضرت موسی کی صورت کوئی غش کھائے
کرو وعدہ وفا دن حشر کا ہی سامنا ٹھہرے

قیامت پر اٹھا رکھا ہی اسنے خودنمائی کو
نہو بیتاب اتنا اور چندے دل مرا ٹھہرے

شکایت کر چکا ہون ضعف کی رسوا کریگی کیا
نجائے لامکان تک دل ہی مین آہ رسا ٹھہرے

غم ترکِ وطن اسپر نحافت میرے نالون کو
جو دل سے نکلے لب تک آتے آتے جا بجا ٹھہرے

نظر کی کیا حقیقت **شوق** دل تک ملگیا اسنے
مگر یہ خوبیِ قسمت کہ پھر ہم وہ جدا ٹھہرے

بس جو چلتا تو خدا جانے یہ بت کیا کرتے
بن جو پڑتی تو خدائی کا بھی دعوی کرتے

انکی خواہش ہی کہ ہم ہجر مین تڑپا کرتے
خاک پھر درد جگر کا وہ مداوا کرتے

حشر مین کیا دلِ گم گشتہ کا دعوی کرتے
مجمع عام مین کیا ہم انھین رسوا کرتے

چوٹ لگجاتی جو ہم ہجر مین نالا کرتے
دلِ بیتاب کے مانند وہ تڑپا کرتے

مانتے کچھ لبِ جان بخش کا جب ہم اعجاز
کسی جانباز محبت کو وہ زندا کرتے

رکھ لیا پردہ نشینی کا بھرم خود ہم نے
کھینچ لاتے کشش دل سے تو تم کیا کرتے

راز الفت بھی چھپائے سے کہین چھپتا ہے
مین چھپاتا بھی تو نالے مرے افشا کرتے

ہم اگر داغ محبت نہ دکھاتے اُن کو
دل کے لینے مین شہ اس طرح بکھیڑا کرتے

پردۂ چشم تصور جو کہین اُٹھ جاتا
دیکھ لیتے اُنھین ہم لاکھ وہ پردا کرتے

آپ ہی پر ہے فدا آپ ہی پر مرتا ہے
کچھ تو ایجان خیالِ دلِ شیدا کرتے

آج ملنے مین ہے جب اُنکو تامل اتنا
کھُل کے پھر مجھسے وہ کیا وعدۂ فردا کرتے

خودنمائی کا اُنھین شوق اگر کچھ ہوتا
نہین معلوم کہ کیا حشر وہ برپا کرتے

حسرت آلودہ نگاہون سے ہوئے وہ بدظن
ورنہ ای حضرت **شوق** آپ سے پردا کرتے

کیون نقد دل کی تاک مین یہ صبح و شام ہے
دزدِ نظر سے کہدو کہ چوری حرام ہے

بکھرا کے زلف تم جو پھنساتے ہو مرغ دل
اسکا ہے یہ خیال کہ اب وقت شام ہے

اللہ رے نازکی کہ وہ زلفون سے کہتے ہین
تم تھام لو کمر ہمین قصد خرام ہے

او درد اُٹھ کہ دلمین اب آیا خیال یار
تعظیم چاہیے کہ ادب کا مقام ہے

اللہ رے شوخیان ترے ترکِ نگاہ کی
دل لے چکا ہے پھر بھی جگر کا پیام ہے

اٹکھیلیون سے سب کو ملاتے ہو خاک مین
بولو تمھین کہ یہ کوئی طرز خرام ہے

کب شوخیون سے ایک جگہ تمکو ہے قرار
آنکھون مین رہتے ہو کبھی دل مین مقام ہے

تم داستان دل نہ سنو کہدو سن چکے
اتنی سی بات کہنے مین قصہ تمام ہے

چھپکر کہان سے آتے ہین آپ ای جناب **شوق**

حضرت کو دور ہی سے ہمارا سلام ہے

پوچھتے ہو حال دل کیا بات ہے　　ہو نہو در پردہ کوئی گھات ہے
شیخ جی رندوں کو بد کہتے ہو کیوں　　کیا برا کہنا کچھ اچھی بات ہے
قدر کرنا دل جو دیتا ہوں تمہیں　　یہ نیا تحفہ نئی سوغات ہے
مجھکو سمجھایا انھیں کے سامنے　　ناصح مشفق کی بھی کیا بات ہے
نزع میں احباب دم دیتے ہیں کیوں　　وہ مرے گھر آئیں کوئی بات ہے
خوب سمجھے ان بتوں کو دیکھکر　　بے نیاز اللہ کی اک ذات ہے

دل میں رہتے ہیں حسینوں کے حضور
حضرت **شوق** آپکی کیا بات ہے

کوٹھے سے وہ اپنے مرے دل میں اتر آئے　　حسرت کو جو دیکھا تو کہا کس کے گھر آئے
فرقت میں یہی کہتی ہے رو رو کے تمنا　　امید نہیں مجکو کہ امید بر آئے
ہے عرش بریں بھی تہ و بالا مرے نالو　　تم عالم بالا میں عجب کام کر آئے
نالے مرے اٹھے جو بڑھا وہ قد موزوں　　جوبن ادھر ابھرا تو ادھر داغ ادبھر آئے
کیا مردم دیدہ سے حجاب انکو ہوا کچھ　　آنکھوں میں ابھی تھے ابھی دل میں اتر آئے
جنت کی ہوا کھانے لگی روح کسی کی　　وہ تازے سے دو پھول لحد پر جو دھر آئے
اس رشک سے ہمنے کبھی قاصد بھی نہ بھیجا　　محروم رہیں ہم وہ انھیں دیکھکر آئے
کیا روح کو کرتے ہو پس مرگ پریشان　　کیوں کھولے ہوئے بال مرے گور پر آئے

کیا پاسِ ادب تھا انھین اُس پردہ نشین کا
کیون عرشِ برین سے مرے نالے اُتر آئے

کامل ہی حقیقت مین وُہی عشق مین ای شوق
ہر شے مین جسے جلوۂ جانان نظر آئے

بال کھولے ہوئے او ناز سے چلنے والے
دل ہزارون کے ہین قابو سے نکلنے والے

اس ادا نے دمِ مرگ اور مجھے قتل کیا
کون تھے تم کفِ افسوس کے ملنے والے

رات غیرون مین جو پی ہی وہ کہو یا نہ کہو
آپ ہین دیدۂ مخمور او بلنے والے

دامن یار سے جا لپٹے ہمارے آنسو
گِر کے اس طرح سنبھلتے ہین سنبھلنے والے

تیری رفتار سے مردون مین پڑی ہی ہلچل
دیکھ اے گورِ غریبان کے ٹہلنے والے

ہاتھ سینے سے ہٹایا کہ قیامت آئی
دل جگر دونون ہین رو ہاتھ اُچھلنے والے

اک تمھین تھے کہ انھین آ کے نکالا شبِ وصل
ورنہ ارمان تھے کب دل سے نکلنے والے

ہجر مین ان سے طبیعت تو بہل جاتی ہی
غم بلا سے ہین کلیجا مرا ملنے والے

رنگ چہرے کا مرے یار کے تیور ای شوق
ہین زمانے کی طرح دونون بدلنے والے

میل کی بات بھی کچھ کچھ تری تکرار مین ہی
رنگ اقرار بھی کچھ پردۂ انکار مین ہی

جان باقی نہین گو آپ کے بیمار مین ہی
رنگ اعجاز تو لعلِ لبِ گفتار مین ہی

جا بجا موسم گل مین جو اوگے ہین لالے
خون فرہاد یہ کیا دامن کہسار مین ہی

بیگناہون کو بھی یہ قتل کیا کرتے ہین
بل اگر ہی تو یہی ابروئے خمدار مین ہی

یاد مژگان ہی خدا آبلہ پائی سے بچائے
پیک فکر آج مرا وادیٔ پرخار مین ہی

چٹکیان شیخ کے بھی دل مین لیا کرتی ہی
اللہ اللہ یہ شوخی نگہ یار مین ہی

دیکھئے لاتے ہین کیا رنگ کسی کے تیور
ہاتھ مین تیغ ہی بل ابروی خمدار مین ہی

دل لیا صبر لیا جان بھی آخر لے لی
کس قیامت کی لگاوٹ نگہ یار مین ہی

کھینچ لاتی ہی یہ دل تار نظر مین لاکھون
کسقدر زور تری نرگس بیمار مین ہی

دل پر سوز سے میرے جو دھوان نکلا ہی
پیچ بنکر وہ ترے گیسوے خمدار مین ہی

شوخیان انکی یہ کہتی ہین حیا سے ہنسکر
اب کہان تیری جگہ چشم فسونکار مین ہی

بعد مرنیکے محبت نے دکھایا یہ رنگ
بوے گل بنکے مری روح ترے ہار مین ہی

بھولے بھٹکے کہین کیا حضرت واعظ پہونچے
شور قلقل کا بہت خانۂ خمار مین ہی

سر پٹک مارے جو شانہ تو نہ کچھ بل نکلے
میری قسمت کی گرہ گیسوی خمدار مین ہی

تو نرالا ہی نرالی ہین ادائین تیری
شرم آنکھون مین تو شوخی تری رفتار مین ہی

اسمین جو پیچ ہی خوب اسکو سمجھتے ہین رند
بے سبب پیچ نہین شیخ کی دستار مین ہی

کام کیا آئی تجھے پردہ نشینی تیری
شہرۂ حسن ترا کوچہ و بازار مین ہی

دہن زخم سے نکلی ہی جو تحسین کی صدا
کسقدر رنگ تبسم لب سوفار مین ہی

تیرا اسلام مرا کفر برابر اے شیخ
تیری تسبیح کا رشتہ مرے زنار مین ہی

دیکھکر میرے گناہون کو یہ رحمت بولی
لطف کچھ آج کے دن عفو گنہگار مین ہی

چوٹ کھائے ہوئے دل شوق تھون کیون بیتاب

اثرِ نالۂ موزون ترے اشعار مین ہے

شہید ناز کو اللہ رے رتبہ یہ حاصل ہے
لہو اُڑ اُڑ کے اسکا غازۂ رخسار قاتل ہے

یہ کسکے عارضِ روشن کی دیوانوں مین داخل ہے
کہ موج اشک غم زنجیر پائے شمع محفل ہے

جگر گھائل ہے دل زخمی تمنا نیم بسمل ہے
نگہ ظالم کی ظالم ہے ادا قاتل کی قاتل ہے

تسلّی دیکے تم نے اور بھی تڑپا دیا مجکو
تم اپنا ہاتھ رکھکر دیکھ لو کیا حالتِ دل ہے

بیانِ دردِ دل کی کیا ضرورت منہ سے اے قاتل
زبان حال سے گویا دہانِ زخم بسمل ہے

یہ کسکی جستجو مین کاروانِ اشک نکلے ہین
یہ کسکا غم ہے جو بانگِ جرس ہر نالۂ دل ہے

عدم کے قافلے والو دہانِ گور سے بولو
سفر کیسا ہے کیسی راہ ہے کیا حالِ منزل ہے

کچھ اس انداز سے تیر نظر آتا ہے قاتل کا
کہ دل کہتا ہے سینے سے لگا لینے کے قابل ہے

خدا جانے نگاہِ ناز نے کس شوخ کی لوٹا
نہ پہلو مین کلیجا ہے نہ سینے مین مرے دل ہے

نہ وہ شیشہ نہ وہ ساغر نہ وہ بادہ نہ وہ ساقی
دگرگون ایک اُٹھ جانے سے تیرے رنگ محفل ہے

دکھایا شوقؔ یہ اعجاز نیرنگ محبت نے
زبانِ یار پر بھی اب مرا افسانۂ دل ہے

کرم جو پیر مغان کا ہوگا تو پھر یہ پیری کہان رہیگی
جو دختِ رز عطا کریگا طبیعت اپنی جوان رہیگی

کبھی نہ اک حال پر ہمیشہ یہ گردش آسمان رہیگی
وصال کی شب جو آئیگی بھی تو صبح تک میہمان رہیگی

بیان سوز درون کا میرے نہ تجھسے اے شمع ہو سکے گا
ہزار تجھکو زبان ملی ہے مگر یونہین بے زبان رہیگی

جو کاش جنت مین رند پہونچے عجب نہین آپ سے اوڑ الین
جناب شیخ آپ کی بغل مین کہین جو حور جنان رہیگی

مٹا دیا ہے اسی نے مجکو ملا دیا خاک مین اسی نے
مٹے گی تربت بھی میری اک دن اگر یہ آسمان رہیگی

بہار لوٹینگے ہم بھی اک دن عبث ہے پژمردہ غنچۂ دل
کبھی تو آئے گا موسم گُل چمن مین کب تک خزان رہیگی

ہمین ہے اک رشک گل کی فرقت انھین ہے فصلِ بہار کا غم
مزا ہے اب بلبلون سے کچھ دن چمن مین بحث فغان رہیگی

عجب نہین ہے کہ اک نہ اک دن لہو کی بوندین بھی دل سے ٹپکین
کہان تک آنسو رہینگے جاری جو چشم گریان روان رہیگی

جگر بھی حاضر ہے دل بھی حاضر ادھر بھی حسرت اودھر بھی ارمان
بتا دے جلد اے نگاہ قاتل کہان رہیگی کہان رہیگی

خدا نے چاہا تو دیکھ لینا ہمیشہ ضبط فغان کرین گے
جو اپنے قابو مین دل رہے گا جو دل مین تاب توان رہیگی

نگاہِ ناز اس طرف بھی اُٹھے کہان تک ابرو مین بل رہے گا

چلائیے تیر بھی تو کوئی چڑھی کہان تک کمان رہیگی
کسیکا طولِ شبِ جدائی غضب کی بیمہریان کسیکی
یہی حکایت یہی شکایت جہان مین داستان رہیگی
گلون پر اتنا نہ پھول بلبل کہ چار دن کی یہ چاندنی ہے
جہان یہ فصلِ بہار گزری تو کچھ دنون پھر خزان رہیگی
کسی کی حسرت بھری تمنّا جو میرے دل سے نہین نکلتی
کوئی خدا کے لیے بتا دے کہ بعد میرے کہان رہیگی
پڑھو مسجّع بھی اک غزل تم دکھا دو زور طبیعت اپنا
یہ بزم اے شوقِ مغتنم ہو یہ صحبت اک داستان رہیگی
جو دل مین نوک سنان رہیگی تو درد کی میہمان رہیگی
عزیز مانند جان رہیگی نہال خوش شادمان رہیگی
نہ کوئی پھر اسکی راہ ہوگی نکل کے دل سے تباہ ہوگی
بہت پریشان یہ آہ ہوگی رہیگی رسوا جہان رہیگی
سنان ناز آرہی ہے اس دم خلش یہ ہوتی ہے مجکو پیہم
کہ ایک دل مین ہین سیکڑون غم جو آئیگی یہ کہان رہیگی
جو خانۂ دل مرا اوجاڑا یہ کہکے مین نے اونھین لتاڑا
ابھی مرا تم نے کیا بگاڑا تمھاری الفت کہان رہیگی

ابھی ہے نام خدا جوانی اوٹھین ہے زیبا یہ لن ترانی
کرینگے آخر وہ مہربانی جو یونہین طرز فغان رہیگی
جو درد اوٹھیگا اوچھل پڑینگے زبان سے نالے نکل پڑینگے
کبھی کچھ آنسو ابل پڑینگے کہان تک الفت نہان رہیگی
ہزار رہتی ہے تنگدستی مگر نچھوٹے گی مے پرستی
بڑھائینگے جب بلکی مستی گھٹائینگے جب گران رہیگی
جو دیدۂ تر روان رہیگا یقین نہ کوئی مکان رہے گا
زمین نہ یہ آسمان رہے گا جو دل کو مشق فغان رہیگی
جو مار ڈالیگی مجکو وحشت بنے گی صحرا مین میری تربت
برہنہ سر میرے دل کی حسرت سر لحد نوحہ خوان رہیگی
یہ کہہ رہی ہین تری ادائین ہزار ہون عشق مین جفائین
مگر نہ شکوے زبان پر آئین جبھی حیا قدردان رہیگی
اوڑیگا بو ہو کے رنگ نسرین بہیگا خون ہو کے نافۂ چین
جو کچھ دنون اور زلف مشکین جہان مین عنبر فشان رہیگی
کچھ اور ہے قصد شیخ جی کا ضرور کچھ دال مین ہے کالا
جو آج پیر مغان سے پوچھا کھلی یہ کب تک دکان رہیگی
ہزار اشک آنکھ سے بہینگے مگر وہ بت ہو کے چپ رہینگے
انھین ہم اب اور کچھ کہینگے جو شوق منہ مین زبان رہیگی

ٹوٹ پڑتے ہین وہ ابرو کو جو خنجر کہیے
تیر ہوتے ہین وہ مژگان کو جو نشتر کہیے

اس مقدر کو ہمارے نہ مقدر کہیے
کسی معشوق کے بگڑے ہوی تیور کہیے

ہاے کیا وقت ہی تھمتے نہین آنسو اپنے
اور وہ کہتے ہین حالِ دلِ مضطر کہیے

مجکو دیکھا جو برے حال تو منہ پھیر لیا
رحم دل اب اُنھین کہیے کہ ستمگر کہیے

عاشقون کو یو نہین کہتے ہین تو اچھا اچھا
آپ غیرون مین ہمین غیر سے بدتر کہیے

دل کو بھاتی ہو کڑی بات بھی معشوقون کی
چوٹ جب آئے تو کس طرح نہ پتھر کہیے

کیجیے شکوۂ بیداد تو فرماتے ہین
اور لوگون مین ہمین آپ ستمگر کہیے

آپ کہتے ہین کسی اور کو چاہو صاحب
دوسرا ہو بھی کوئی آپ سا دلبر کہیے

دیکھیے اُنکے جو رخسارۂ رنگین کے بہار
گلشن حسن کا دونون کو گلِ تر کہیے

مین نے مانا کہ ہو تدبیر کچھ اُسکی ہمدم
کہنے کی بھی جو نہو بات تو کیونکر کہیے

جام جم بھی ہو اگر پاس کسی کے تو کیا
ہاتھ آجائے جو اپنے اُسے ساغر کہیے

جب مین جانون کہ ہین سچ آپکی باتین ناصح
چلکے اس طرح کسی شوخ کے مُنہ پر کہیے

میری دانست مین تو آدمی اچھا ہی شوق
آپ کہتے ہین بُرا اُسکو تو بہتر کہیے

درونِ سینہ خدا جانے کیا گزرتی ہی
جگر کی ہوک بھی اُٹھنے مین آہ کرتی ہی

کسی کی سانولی صورت کی یاد بھی ہو غضب
بڑے مزے سے نمک زخم دل مین بھرتی ہی

نگاہ شوخ سے دشمن کو بھی بچائے خدا
جہان یہ برق گری دل ہی مین اُترتی ہی

نکلنے والے جو ارمان تھے نکل بھی گئے — اک آرزو ہی تمھاری کہ دل مین بھرتی ہی
عجب جگہ دلِ ویران ہی ہم غریبون کا — طرح طرح کی مصیبت یہان گزرتی ہی
ہمارے دل مین لگاؤ نہ ہاتھ چارہ گرو — یہان کی چوٹ دوا سے کچھ اور ابھرتی ہی
کسی حسین کے گیسو سنوار کر دیکھین — کچھ اور ہوتی ہی وہ زلف جب سنورتی ہی
اوڑا لیا مرے پہلو سے نقد دل میرا — نگاہ ناز مگر کس طرح مکرتی ہی

جو درد دل ہی مرا دمبدم ترقی پر
ذرا بھی **شوق** طبیعت نہین ٹھہرتی ہی

لگا کر دل بُرے صدمے اُٹھائے — کلیجہ بھن گیا وہ داغ کھائے
تمھاری بزم مین کیا کوئی آئے — جگہ بھی بیٹھنے کی جب نپائے
کوئی کیا خاک سمجھائے بجھائے — سمجھ مین بھی تو اُس ظالم کے آئے
نہ چار آنسو بھی جب تم نے بہائے — تو کیا کرنے مری میت پر آئے
کوئی دکھ درد کیا اپنا سُنائے — کوئی منہ پھیر کر جب مسکرائے
جلائے دیتی ہی دل آتش غم — کہو یہ چشم گریان اب بجھائے
دہانِ یار سے نسبت اُسے کیا — جو مُنہ کھولے تو غنچہ مُنہ کی کھائے
چمن مین غیر کو لیکر چلے ہو — یہ کانٹا دیکھئے کیا گُل کھلائے
گرا طفل سرشک آخر زمین پر — چلے کیون دوڑ کر جو مُنہ کی کھائے

مری بزم تصور تھی کچھ ایسی
کہ چلے آئے وہ شب کو بے بلائے

مصیبت کا کوئی جب وقت آیا
نظر مین پھر گئے اپنے پرائے

خبر لو آب خنجر ہی سے میری
وہی شاید لگی دلکی بجھائے

بتو کچھ بھی اگر عاقل ہو انسان
معاذ اللہ تم سے دل لگائے

کسیکا پوچھنا محشر مین اے شوق
یہان کس نے بلایا تھا جو آئے

سوزِ غم سے آبلہ اپنا دلِ تفتیدہ ہی
اور سارا جسم شکل موی آتش دیدہ ہی

کارگر کیا مرہم کافور ہو اے چارہ گر
زخم دل شوق محبت سے نمک پاشیدہ ہی

قدر نیلم کیون نہو جائے خزف پارون سے کم
جسکو دیکھو محو دندان مسی مالیدہ ہی

کر دیا ہی آتشِ فرقت نے کس کس کو کباب
چشم ہی گریان تو بریان یہ دل تفتیدہ ہی

تابِ دیدار جمالِ یار ہی مجھ مین نہین
وصل کا سودا عبث سر مین مرے پیچیدہ ہی

مثلِ سنبل ایک الجھن مین پڑا رہتا ہون مین
جب سے میرا دل اسیر کاکلِ ژولیدہ ہی

گلشنِ رخسار جانان مین نہین خط جلوہ گر
صورتِ سبزہ نگاہِ عاشقان روئیدہ ہی

موسم گل ہی اکڑتے ہین جو انان چمن
آہ محبوسِ قفس اک بلبل شوریدہ ہی

گر تجسس گوہر مقصود ملجائینگے شوق
دل کے ویرانے مین گنج معرفت پوشیدہ ہی

ہوا جب جلکے سرمہ بڑھ گئی توقیر پتھر کی
کیا چشم بتان مین گھر زہے تقدیر پتھر کی

کیا کہسار مین جب نالہ خارا شکن مین نے
سلین اوڑ اوڑ گئین صدمے سے دو دو تیر پتھر کی

ہوے آویزۂ گوش بتان یاقوت کے بُندے
خدا کی شان ہی چمکی عجب تقدیر پتھر کی

گریگا قصر تن جب ایکدن سنگ حوادث سے
عمارت منعمو کرتے ہو کیون تعمیر پتھر کی

مٹائی نقش جور اُس بُت کی لوح دل سے اشکون نے
تعجب ہی کہ پانی سے مٹی تحریر پتھر کی

نہ سمجھا کوہکن بربادی یکتائی شیرین
تراشی بیستون پر جا بجا تصویر پتھر کی
نام کوہ ۱۲

جو سو مین اسکے اوڑادے آہ سینے سے اگر کھینچون
جو ہو سقف فلک بالفرض والتقدیر پتھر کی

صدای تیشہ تھی ای کوہکن ڈھوتا ہی کیون پتھر
لہو مین تجکو نہلائیگی جوے شیر پتھر کی

نہایت کاوش دل سے جو مین نے یہ غزل لکھی
زمین شعر مین ای شوق کی تعمیر پتھر کی

ترے دیوانے مین ہر ای پری زنجیر لوہے کی
کرین کیونکر نہ دیوانے تری توقیر لوہے کی

دل شوریدہ کی تدبیر پہلے چارہ گر کر لے
پنہا پھر دست و پا مین ہتھکڑی زنجیر لوہے کی

بنایا غیرت مجنون مجھے لیلای گیسو نے
نہ کیون دست و پا مین ہتھکڑی زنجیر لوہے کی

پڑا آئینۂ فولاد مین عکس رخ خود مین
دل روشن سے میرے بڑھگئی توقیر لوہے کی

بہار آتے قفس سے ہم پہونچ جائینگے گلشن مین
پھڑک کر تیلیان توڑینگے بے تاخیر لوہے کی

مرا لوہا عدوی سنگدل نے جان سے مانا
جو دیکھی دیدۂ انصاف سے تحریر لوہے کی

مرا جوہر بھی دیکھین شوق جو ارباب بینش ہین
بدل دیتا ہون مین چاندی سے اب تقریر لوہے کی

جو کی زیب گلو اُس شوخ نے زنجیر چاندی کی
ہوئی کُندن سے بھی بڑھکر کہین توقیر چاندی کی

یہان تک محو ای قاتل ہوی شوق شہادت مین
کہ ہم سمجھے ہلال عید کو شمشیر چاندی کی

تجھے ایسا حسین ای سیمتن پایا کہ ہم سمجھے
ڈھلی ہی نور کے سانچے مین یہ تصویر چاندی کی

پسندِ دل ہوئی ہی جب حسینون کو پۓ زیور
قیامت تک رہیگی عزت و توقیر چاندی کی

ملا یہ نسخہ نایاب حال کیمیا گر سے
رہا مفلس جسے ہی حرص دامنگیر چاندی کی

مجھے دل سے بتانِ سیمتن کی کیون نہو خواہش
محبت ایک عالم کو ہی دامنگیر چاندی کی

بڑھاؤ قدر و قیمت اور سونے کی غزل لکھ کر
بہت ای **شوق** بیتین کر چکے تحریر چاندی کی

نہین کچھ قدر پیشِ صاحبِ اکسیر سونے کی
ہنر کے آگے مثل خاک ہی توقیر سونے کی

سنہرا گوکھرو اُس شوخ نے کنٹھے مین ٹانکا ہی
نہین دیکھی ہو جسنے دیکھ لے شمشیر سونے کی

ہوا ہمرنگ اسکا چہرہ عشاق زردی مین
عجب کیا اب حسینون مین بھی ہو تحقیر سونے کی

سمجھ کر شعلہ کو زر شمع پر تو چوٹ کرتا ہی
تجھے بھی پھونک دیگی حرص ای گلگیر سونے کی

سنہرے رنگ کا تیرے پڑا پرتو جو پانی پر
اوٹھی جو موج دم مین بنگئی زنجیر سونے کی

ہوے وابستہ دونون فرق عشق و حسن ہی اتنا
مری کڑیان ہین لوہے کی تری زنجیر سونے کی

سنہرے رنگ کا اُسکے جو وصف ای **شوق** لکھتا ہون
مرے ہر صفحہ دیوان مین ہی تحریر سونے کی

ای غیرتِ انجم ہین یہ کس شان کے موتی
ہین عرش کے تارے کہ ترے کان کے موتی

دندانِ مصفا ترے ہنسنے مین جو چمکے
آنسو ہین رواں آنکھون سے ہین پاؤن مین چھالے
ہم سمجھے کہ پہلو مین ہی یہ خوشۂ پروین
ہر شعر جو ہی گو ہر مضمون سے مرصع
سنتے ہین وہ جی سے مرے اشعار گہربار

ہنس اُترے ہوا پر سے اُنھین جان کے موتی
دریا کے وہ ہین یہ ہین بیابان کے موتی
چمکے جو شبِ وصل ترے کان کے موتی
ٹُلتے ہین ثمن مین مرے دیوان کے موتی
تقدیر یہ چمکی کہ بنے کان کے موتی

دریای سخن مین ہین گہر اور خزف بھی
شوق آج نکالے ہین مگر جہان کے موتی

ہجر سے اب ہی یہ حالت میری
دل کو وہ چاہین مجھے رشک آئے
دل سے پیکان جو نکلتا ہی نہین
اُسکے در سے نہین اُٹھنے دیتی
چیز میری تھی تمھین کیا ناصح
جان دیدون اُسے دل کیا شی ہی
ہون وہ غم دوست مری میت پر
سر سے اک دم کبھی ٹلتی ہی نہین

مرگ کرتی ہی عیادت میری
اف رے مین اور رقابت میری
یہ بھی ہی کیا کوئی حسرت میری
خوب کام آئی نحافت میری
دل دیا اُسکو طبیعت میری
مفلسی مین ہی یہ ہمت میری
خاک اوڑائیگی مصیبت میری
کیا بلا ہی شب فرقت میری

جس کو صرصر نے بجھایا ہے شوق
ہو گی شمع سرِ تربت میری

بہار اسکی نہ کیون بھائے کہ میرا ہی وطن نیمی
بنا ہون مین خوشنوا بلبل کہ ہی صحن چمن نیمی

چلو امبا سبزہ زارون سے بہار بوستان لوٹین
بنی ہی آجکل برسات سے رشک چمن نیمی

جوانانِ صنوبر قد و گل اندام کے صدقے
نہین رکھتی مقرر حاجت سرو و سمن نیمی

وہ تالاب اور وہ آب روان وہ سرخ نیلوفر
لبھا لیتے ہین دل رکھتی ہی وہ دلکش پھبن نیمی

کسی کے خامۂ مشکین رقم کی عطر بیزی سے
اگر سچ پوچھیے ہی غیرتِ ملکِ ختن نیمی

نہان تھی گرد گمنامی مین لیکن ابر رحمت سے
چمک اٹھی یکایک صورتِ درّ عدن نیمی

ہوا جو ہی عیان جسدم کھینچا دل ایک عالم کا
ہوئی مشہور بنگالے سے لیکر تا دکن نیمی

دل ہندوستان بیشک عظیم آباد پٹنہ ہی
مقرر ہی سویدا اسکا اے اہل سخن نیمی

جدائی ایکدم کی جیتے جی کیونکر گوارا ہو
کہ مین روح روان ہون اور ہی میرا بدن نیمی

کمالِ خاکساری مین یہانتک رتبہ پایا ہی
نظیر اپنا نہین رکھتی تہ چرخ کہن نیمی

مزارِ حضرتِ بخشش یہان ہی باعث رحمت
نہ ہو کیون موردِ الطاف خلّاقِ زمن نیمی

یہی ای شوق میری التجا ہی حضرت حق مین
رہے آباد محشر تک مرا پیارا وطن نیمی

ہون دل سے نثار یار جانی
اتنی ہی فقط مری کہانی

ملیے غیرون سے چھپکے ملیے
ہے ساتھ ہمارے بدگمانی

عاشق سے حجاب اے مری جان
چھوڑو بھی کہین یہ لن ترانی

جب سن چکے مجھسے وہ مرا حال
بولے کس کی تھی یہ کہانی

جو جو بڑھتی گئی محبت
بڑھتی گئی اور بدگمانی

غیروں کی طرح ہمین بھی سمجھے
کی آپ نے خوب قدردانی

کیون کرتی ہے روح بیوفائی
کیا ہے یہ مزاج یار جانی

کس طرح مٹائین داغ الفت
ہے یہ غم یار کی نشانی

احباب ہین شوق سنکے بیتاب
کر ختم یہ دل کی نوحہ خوانی

اُسنے اُدھر جو ناز سے ترچھی نگاہ کی
بے اختیار مین نے ادھر دل سے آہ کی

آنسو اوبل کے آنکھون مین پھر خشک ہوگئے
اس مدجزر نے مری کشتی تباہ کی

گھبرا گئے وہ داور محشر کے سامنے
فریاد سنکے میرے دل دادخواہ کی

اُف اُف زبان پہ ہو وہ گھبرائے جاتے ہین
تکلیف اونھین ہوئی یہ غضب مین نے آہ کی

افتادگان خاک کو ٹھکراتے ہو عبث
شوخی بھی اک ادا ہے مگر راہ راہ کی

مین مانتا ہون آپکے دزد نگاہ کو
مجھکو تو کچھ خبر نہوئی دلمین راہ کی

آباد دل کو میرے اوجاڑا رقیب نے
کی قدر خوب اسنے ترے جلوہ گاہ کی

شوق اور ہی خیال مین رہتا ہون رات دن
پاتا ہون پیاری شکل جو مین مہر و ماہ کی

فکر ابھی سے ہے جو گھر جانے کی
کیا ضرورت تھی اجی آنے کی

دل شکستہ ہے یون پہلو مین
جیسے مسجد کسی ویرانے کی

خاک سر پر ہے پھٹے ہین کپڑے
ہے یہ حالت ترے دیوانے کی

چشم مخمور کا تھا یہ ایما
راہ لی مین نے جو میخانے کی

دل مرا ہجر مین گھبراتا ہے
کوئی صورت نہین بہلانے کی

زلف پر پیچ جو تم کھولے ہو
فکر ہے کیا میرے اُلجھانے کی

کچھ مزا اور ہی دیتی ہین شوق
باتین بہکی ہوئی مستانے کی

قصیدهٔ موسوم بنعمت عظمیٰ در نعت خاتم الانبیا سید نا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ وسلم

در صنعت مسجع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزشتم بوستانے را شبے در عالم رویا — چه بستانے مشام آرا طرب انگیز روح افزا

بهارش دلکش عالم نضارا تش خوش وخرم — گلشن دوشیزه چون مریم نسیمش چون دم عیسیٰ

چو زلف یار من سنبل کشاده طرّهٔ کاکل — بطرف سبز شاخ گل دمیده لالهٔ حمرا

نهالانِ چمن هر سو ستاده چون قد دلجو — بذوق نغمهٔ یا هو کشیده قمریان اوا

همه سبزه در آن گلشن زمرّد گون بساط افگن — ستاده سرو رنگین تن کنارِ رود خضر آسا

قصورش با فلک همسر همه خشتش ز سیم و زر — ملاطش نافه از فرحصا تش لولوے لالا

میانش برکهٔ رنگین بهارش قابلِ تحسین — زلالش همچو جان شیرین ز شیر ابیض ز شهد احلیٰ

درختے چند در حاقش زبرجد فام اوراقش — هما نا از طلا ساقش میانش شجرهٔ طوبیٰ

ثمارش بود خوش الوان چه از خرما چه از رمان — ز نعمتهاے بے پایان کمالِ خالقش پیدا

ﷻ اللہ تعالیٰ جل شانہ در سورۂ رحمن میفرماید ۔ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ○ + + + + + + +

همه انجو به اتش یکسو که دیدم اندران مینو   بپا یک خیمهٔ لولو درونش وسعت بیدا
نظر کردم چو آن بستان همه سازش همه سامان   برنگ قالب بیجان شدم بیحس ز حیرت تها
گهی این حرفها بر لب چه گلزار است این یارب   گهی بر جام چون کوکب بدل گفتم که ما هذا
ز جوش شوق پنهانی ز فیض لطف یزدانی   زدم بر عالم فانی هما نا پای استغنا
که ناگه چون مه انور ز باب خیمه گوهر   برآمد یک پری پیکر بسر معجز ببر دیبا
دو زلفش تیره و شبگون چو بخت عاشق محزون   پریشان چون دل مجنون دلارا چون رخ لیلا
دهانش مایهٔ شکر سخنهایش نمک پرور   دهانش طبلهٔ عنبر ز طیبش هر نفس بویا
جبینش لوح سیمین بگوشش عقدهٔ پروین   لبش سرچشمهٔ شیرین عذارش غیرت عذرا
بهار خال او تازه برون از حد اندازه   رخ خورشید را غازه سواد دیدهٔ ظلما
تنش نازک چو ابریشم به نرمی چون خز و قاقم   بآب و تاب چون انجم کفش رشک ید بیضا
ادایش آفت جانها پی یک من چه سامانها   نگاهش قهر پیکانها خرامش صد قیامت زا
بناز و غمزهٔ دلکش به پیشم آمد آن مهوش   چو دیدم جلوهٔ حسنش شدم از جان و دل شیدا
ز دستم شد شکیبائی ز دل صبر و توانائی   شدم او را تمنائی چو سعد از قربت اسما
گرفتم دست رنگینش که بوسم لعل شیرینش   شوم با ذوق گلچینش ز گلزارش برم گلها
چو حرصم دید آن گلرو گره افگند بر ابرو   فشانده دست و شد یکسو زبان بکشاد و شد گویا
که ای مست می غفلت خراب بادهٔ حیرت   برار مانم دو صد حسرت بر احوال تو وا ویلا
در اقلیم سخندانی تویی امروز سلطانی   بخوشگوئی چو قاآنی همی داری ید طولی

بسا شعر و سخن گفتی گہرہا سے بیان سفتی
دماغ خویش آشفتی شدی در دشتہا دروا

مگر در مدحت احمد کہ بادش رحمت ایزد
رسول احمر و اسود بہار گلشن لولا

باین رنگین بیانیہا بہ بزم شعر خوانیہا
نکردی درفشانیہا دریغا حسرتا دردا

نی واقف ازین گلشن نداری آگہی از من
شنو اکنون کنم روشن کہ این خلد است و من حورا

ہمانا سورہ رحمٰن کہ باشد زینت قرآن
بود کافی بمدح مان توئی خود عاقل و دانا

پئے مداح آنحضرت بہار آیہ رحمت
باین حسن و بدین شوکت مرا از مو دحق پیدا

سرت گردم کہ چون دیدم ترا از جان پسندیدم
کشیدہ جوش امیدم مرا آورد تا اینجا

ولے چون دیدہ مست اکنون شدم مایوس بس محزون
کہ خود یک مصرع موزون بمدحش نیست شوقا

بگفتم اے بت پرفن چرا رنجیدہ از من
کہ باشد سینہ ام مخزن در آن صدہا در یکتا

بیا نزد من خستہ شنو اشعار برجستہ
تر و تازہ چو گلدستہ بہار جنۃ الخضرا

مطلع

تعالی اللہ آن یکتا کہ باشد چون در بیضا
شد از انوار حق پیدا فروغش دافع ظلما

زلال چشمہ رحمت بہار موجہ رافت
محیط اعظم شوکت سپہر حلم را بیضا

نہال باغ محبوبی گل گلزار مطلوبی
نسیم گلشن خوبی شمیم روضہ نعما

فروغ دیدہ عالم چراغ دودہ آدم
ردیف عیسی مریم امام یوسف موسی

ستودش خالق بیچون بہ توریت با نگلیون
بقرآن وصف او شہون چہ در یسین چہ در طہ

ز انگشتانش فوارہ روان شد بہر جرارہ
قمر را ساخت دو پارہ چو از سبابہ کرد ایما

بنود افسردہ دیباحش ولے بر آسمان تا جش
عروجش دان ز معراجش فسبحان الذی اسری

دل صافش چو آئینہ برون کردند از سینہ ‏ بطشت نور و زرینہ بشستند آن دُرِ رخشا

زہر آلایشِ عالم چو پاکش ساختند آندم ‏ پس آبِ چشمۂ زمزم روان کردند در احشا

بُراقے زیر ران کردہ عنانش در کف آوردہ ‏ ازین افلاک نہ پردہ گزر فرمود و شد بالا

بعرش اللہ شد وصل شد او را قرب حق حاصل ‏ نماندہ پردہ حائل فَاَوْحٰی الرَّبُّ مَا اَوْحٰی

چو آمد قصۂ وصلت دگرگون میشود حالت ‏ دلم را جذبۂ وحشت کشد دامن سوے صحرا

خوشا روزے کہ اشک افشان بشوقت یا شہ ذیشان ‏ شوم بیرون ز ہندستان چہ مست نشۂ صہبا

نہم پا در جوار تو برخ مالم غبارِ تو ‏ رسم چون بر مزار تو شوم محو تو یا مولےٰ

کنون زین چشم پُر آبم روان شد جوی خونابم ‏ ز درد ہجر بیتابم بحالم یک نظر فرما

نخواہم از تو شاہی را چہ دانم کجکلاہی را ‏ عتاب کم نگاہی را ز چشمت دور کن شاہا

نقابِ خویش بکشائی بخواہم جلوہ فرمائی ‏ جمال پاک بنمائی کہ یابم نعمت عظمےٰ

چو مرگ آید ببالینم ترا پیش نظر بینم ‏ گلے از باغ تو چینم بر آید جان ز تن بویا

چو در ہنگامۂ محشر مشفع سازدت داور ‏ کشی دست من مضطر بری در جنۃ الماوٰی

شہا این شوق پنہانم نخواہد کاست میدانم ‏ کنون بہرت دعا خواہم ملک گویند آمینہا

کہ تا باشد مہ روشن ز اوج چرخ نور افگن ‏ گذشت اختر خرامان زمین ساکن فلک پویا

بگردون سر زند ہالہ ببارد از ہوا ژالہ ‏ بکوہستان دمد لالہ بر آید لعل از خارا

گیاہ تا در چمن روید بگلشن تا سمن بوید ‏ عنادل تا سخن گوید بماند تا اصم گلہا

سلام شوق ناکامت خمار آلودہ جامت ‏ دمادم باد بر نامت ز حق ہم رحمت بادا

قصیدہ دیگر نعتیہ

اللہ رے یہ جلوہ حسن و جمال عید
چمکا برنگ ابروے خوبان ہلال عید

آنکھین جو شام سلخ کو تھین سوی آسمان
کرتے تھے روزہ دار خدا سے سوال عید

وہ جا بجا گھٹا وہ ہلال اور وہ نجوم
دیتے تھے لطف گیسو و ابرو و خال عید

آئی جو باغ دہر مین ناز و ادا کے ساتھ
ایام رنج و غم کے ہوے پایمال عید

گھونگھٹ اُلٹ کے جذبۂ دل نے دکھا دیا
مانند نو عروس رُخ بے مثال عید

ہم پہلوے مہ رمضان شریف ہے
اب اِس سے بڑھکے چاہتے کیا ہو کمال عید

امسال تو قران سعدین بھی ہوا
یعنی کہ روز جمعہ نے پایا وصال عید

توپین کہین چلین تو کہین نوبتین بجین
اللہ رے یہ شوکت و جاہ و جلال عید

بولے فقیر جب قدح شیر بھر گیا
ہے چودھوین کا چاند یہ جام سفال عید

دل سے سنو کلام خطیب آج مومنو
اس سے نہ بڑھکے ہوگی کوئی قیل و قال عید

آتا ہے اس مین ذکر جناب رسولؐ کا
حُسن بیان سے جنکے کھلا صاف حال عید

زلف سیاہ جن کی تھی شام شب برات
جنکی بہار صفحۂ رُخ تھی مثال عید

کرتے قیام خطبے مین جب وہ امام دین
آتی نظر بہار قد نو نہال عید

نازان نکیون ہو یہ فرس چرخ تیز گام
عکس رکاب پاک ہین دونون ہلال عید

یون ہے تصور رُخ روشن بندھا ہوا
جس طرح آخر رمضان مین خیال عید

للہ اب تو خواب مین صورت دکھائیے
دم توڑتا ہون ہجر مین اے نو نہال عید

درگاہ رب مین شوق اٹھاؤ دعا کے ہاتھ — دست خمیدہ کو تو بناؤ ہلال عید

جبتک ہے اے خدا سحر و شام مین فراق — جبتک مہ صیام سے ہو اتصال عید

جبتک ہین مہر و ماہ کے مطلع الگ الگ — جبتک کسی برس سے ہو انفصال عید

ہر ملک مین ہو خطبۂ اسلام کا رواج — نام نبی ہو غازۂ روی مقال عید

رحمت سے تیری روضۂ اقدس ہو باغ خلد
مدّاح خواب لوٹین بہار جمال عید

قصیدہ در مدح حضرت پیر و مرشد جناب مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی قدس سرہ

برنگ بو مری قسمت مین لکھی تھی جو عریانی — جنون نے مجکو بخشی مثل گل صدچاک دامانی

پھرا کرتا ہون مین وحشت زدہ دن رات صحرا مین — فلک کی طرح گردش ہے نہین ممکن تن آسانی

کبھی سر پر بگولے ہین کبھی شاخین ببولونکی — یہ زرین سائبان ہین اور وہ چتر سلیمانی

شکست رنگ عارض نے جو رنگ اپنا جمایا ہے — برستی ہے مرے دیوار تن سے آج ویرانی

اگر مین جوش وحشت مین نکلجاتا ہون راتون کو — چراغ راہ بنجاتا ہے ہر غول بیابانی

مری بے برگیان جب رنگ اپنا دکھاتی ہین — چمن کے زرد پتّے کرتے ہین مجھپر زرافشانی

مرے ارمان سب یون بند ہین غمخانۂ دل مین — مقیّد گوشۂ تاریک مین ہون جیسے زندانی

کھلے ہین داغ سینے مین بھرے ہین اشک دامن مین — مرے دم سے پھلی پھولی ہے کشت غم کی دہقانی

مری دلبستگی کھولین گی اکدن باغ کی کلیان — کھلیگی زلف سنبل مو بمو میری پریشانی

اگر یو نہین برابر زخم دل اسکے رہے پیاسے
بلیگی آگ کے مول اکدن آب پیکانی (گران قیمت)

خیال غیر کا کیا ہو گزر اس خانۂ دل مین
کیا کرتی ہو معشوق ازل کی یاد دربانی

جبین سائی جو کی ہو آستان مقصد دل پر
چمکتا ہو قمر کی طرح میرا داغ پیشانی

ذباب حرص اگر بیٹھے مرے خوان توکل پر (مگس)
کرے بال ہمائے رحمت یزدان مگس رانی

کھینچا ہو وادی ایمن کا نقشہ میری آنکھون مین
نظر آتے ہین کیا کیا جلوہ انوار یزدانی

کسی کا آفتاب داغ الفت کیا عیان ہوگا
کہ شکل خیط ابیض ہو خط چاک گریبانی

نہین ہو قدر میرے سامنے کچھ ساغر جم کی
مرے پہلو مین ہو خود شیشۂ دل جام عرفانی

حسینان فسونگر کی ادائین کیا لبھائینگی
کہ ہو پیش نظر حسن عروس نظم قرآنی

خطوط بوریا کو جسم پر اُتو سمجھتا ہون
کلیم فقر کو مین جانتا ہون خز سلطانی

بنایا ہو خدا نے دل مرا گنجینۂ حکمت
مری نظرون مین ہو مشکل بدیہی علم یونانی

مرا دست کرم رکتا نہین ایثار سے دم بھر
لٹاتا ہون ہمیشہ گوہر اسرار فرقانی

حدیث مصطفے سے ہو دہن پیمانۂ کوثر
زبان تر مری ہو موج بحر فقہ نعمانی

مرے نور یقین سے ہو شبستان جہان روشن
برنگ شمع کافوری سراپا دل ہو نورانی

مین یکتائی زمانہ ہون فصاحت مین بلاغت مین
مرے آگے نہین چل سکتی کچھ سحبان کی سحبانی

کیا کرتا ہو صید اکثر غزالان معانی کو
مرا کلک روان ہو یا کوئی شیر نیستانی

مرے دیوان کا ہے نقطہ نقطہ لولوے لالہ
مرے خامے مین شکل ابر نیسان ہو درافشانی

مرے اشعار گوہر بار پر ہے فخر عالم کو
مری طبع رسا پر ناز کرتی ہو سخندانی

پھڑک اٹھتا ہے جو سنتا ہے میری نظم دلکش کو
وہ سامع لکھنوی یا دہلوی ہو یا ہو ملتانی

مین عاشق بھی ہون ناصح بھی ہون شاعر بھی ہون وحشی بھی
مری باتین ہین ہر مجذوب کی صورت ہے دیوانی

نہ سمجھے میرے ہمدم بھی یہ سودا مجکو کسکا ہے
کسی نے آجتک میری حقیقت کچھ نہ پہچانی

ابل پڑتا ہون مثل چشم گریان جوش الفت مین
جناب فضل رحمن کا ہے مجکو عشق پنہانی

خدا نے حسن صورت حسن سیرت جنکو بخشا ہے
نگاہ معرفت بین مین نہین جسکا کوئی ثانی

شہ ملک حقیقت بادشاہ کشور معنی
امام علم و دین پیر طریقت شیخ ربانی

مہ برج شریعت آفتاب چرخ یکتائی
چراغ نقشبندی و شمع بزم شیخ جیلانی

سخن سنجی جو فیاض ازل نے مجکو بخشی ہے
مناسب ہے جماؤن آج مین رنگ گل افشانی

یہ میدان سخن ہے گو جواب عرصہ محشر
سمند فکر کی اپنے دکھادون پھر بھی جولانی

ادب سے آئین رحمت کے فرشتے میری محفل مین
کہ مین کرتا ہون اپنے پیر و مرشد کی ثناخوانی

امنگون پر طبیعت ہے سناتا ہون مین وہ مطلع
کہ سنتے ہی پھڑک اٹھے لحد مین روح خاقانی

مطلع ثانی

جناب فضل رحمن پر ہوا جب فضل رحمانی
دل اقدس بنا آئینہ اسرار ربانی

خدا نے آپ کو آئینہ قدرت بنایا ہے
نظر آتی ہے جس مین شان حسن صنع یزدانی

توجہ آپ کی جس پر ہوئی وہ ہو گیا کامل
اگر تھا ذرہ آسا بنگیا خورشید عرفانی

مسخر کر لیا دم مین پریزادان معنی کو
سویدا اے دل پر نور ہے مہر سلیمانی

اگر دیکھے عرقہائے جبین پاک کے قطرے
ندامت سے ہو پانی پانی آب در عمانی

جو بیٹھے آپ کے حلقے مین اطمینان دل پائے
حضورِ فضلِ رحمن کیا چلے افسونِ شیطانی

اگرچہ مین سلاطین جہان پر مشرف ہوتا
کہ ہوتا قابلِ قیصر نہ کرتا حضرت کی دربانی

سر پر آرای اقلیم ولایت وہ ہوئے جب سے
ملا ہی بوریا کو پایہ اورنگ سلطانی

فضاے کوچہ رشک ارم کے آگے محشر مین
خدا جانے مجھے بھائے نہ بھائے باغ رضوانی

گہر بھی پانی پانی ہین وہان کے سنگریزون سے
خزف پارون سے ہین خونین جگر لعل بدخشانی

پئے مہمان نوازی خوان نعمت وہ بچھایا ہی
کہ جسپر گیسوؤن سے حورین کرتی ہین مگس رانی

جو لذت آپ کی نان جوین سے دلکو ملتی ہی
نہین ممکن کہ بخشے بادشہ کا خوان الوانی

تصور کرتے ہی دم بھر مین روشن خانۂ دل ہو
تعالی اللہ کیا ہی چہرۂ اقدس ہی نورانی

دہن قفل درِ معنی ہی دل گنجینۂ عرفان
زبانِ پاک مفتاحِ نکاتِ نظمِ قرآنی

کرم مین بحر موّاج آپ کی طبع مصفا ہی
سراپا موج دریاے عطا ہی چین پیشانی

ہوئے سیراب لاکھون اک نگاہِ لطف پرور سے
پلائے سیکڑون پیاسونکو اپنے جام عرفانی

مگر مین خوبیِ قسمت سے ابتک رہگیا پیاسا
نہ بخشا مجکو خضر معرفت نے آب حیوانی

یہانتک سوزشِ دل سے لگی ہی آگ سینے مین
کہ مثل آب گوہر ہوگیا خشک آنکھ کا پانی

تری دریادلی کا ہی بہت کچھ شور عالم مین
ادھر بھی کچھ کرم ہولے سحابِ فضلِ رحمانی

توجّہ سے تری بن جاؤن گا مین لجّۂ دریا
دکھائیگا مراد امن بہار موج طوفانی

سمند فکر کو سرپٹ کہانتک شوق ہانکوگے
قیامت تک نہو گا طے یہ میدان سخن رانی

اُٹھاؤ ہاتھ اب بہر دعا حسنِ عقیدت سے
کہ ہو گلگونۂ رخسارۂ مدح و ثنا خوانی

الٰہی بارگاہ لم یزل مین تیری آیا ہون — کہ ہے درگاہ تیری مرجع ہر قاصی و دانی

بحق احمد مرسل شفیع عرصۂ محشر — امام انبیا فخر رسل خیر ملِ عدنانی

بحق حضرت بوبکر صدیق امام حق — بحق حضرت سلمانؓ گل باغ مسلمانی

بحق قاسم علم حقیقت حضرت قاسمؒ — حفید حضرت صدیق و درّ بحر سلمانی

بحق جعفرؒ و ہم بایزیدؒ قطب بسطامی — بحق بو الحسنؒ پیر طریقت شیخ عرفانی

بحق بو علیؒ فارمد پیر جہان آرا — بحق حضرت یوسفؒ ابو یعقوب ہمدانی

بحق غجدوانی خواجہ عبد الخالقؒ کامل — بحق حضرت عارفؒ درّ دریای عرفانی

بحق حضرت محمودؒ ذرّے الخیر آسمان رفعت — بحق حضرت خواجہ عزیزانؒ کان ایقانی

بحق حضرت بابا بہارِ گلشن عرفان — بحق شاہ امیر خسرو ملک ہمہ دانی

بحق نقشبند علم و دین خواجہ بہاؤ الدینؒ — بحق حضرت خواجہ علاؤ الدینؒ حقانی

بحق حضرت یعقوبؒ چرخی مہر چرخ دین — بحق حضرت خواجہ عبید اللہؒ یزدانی

بحق حضرت خواجہ محمد زاہد کامل — بحق حضرت درویش شاہ ملک ایمانی

بحق خواجگی و خواجہ عبد الباقیؒ عارف — بحق شیخ احمدؒ زبدۃ الاقطاب ربانی

بحق خواجہ معصومؒ و بحق شیخ ابو القاسم — محمد نقشبندؒ نخلبند باغ ایشانی

بحق حجۃ اللّٰہی زبیرؒ خواجہ عالم — بحق حضرت خواجہ ضیاء اللہ یزدانی

بحق حضرت آفاقؒ شاہِ کشور معنی — بحق مرشد حق فضل رحمنؒ شیخ لاثانی

یہی ہے التجا میری تری درگاہ عالی مین — طلسم آسا رہے جبتک بقاے عالم فانی

رہین جبتک فلک پر قطب و نون ساکن و ثابت
رہے جبتک فسان کی طرح دور چرخ گردانی

مہ و انجم فلک پر شمع سان جبتک رہین روشن
رہے خورشید عالمتاب مین جبتک درخشانی

گلون کا گلشن ایجاد مین جبتک رہے جوبن
رہین جبتک ترنم ریز مرغان گلستانی

گل افشانی رہے جبتک مرے اشعار رنگین کی
رہے آویزہ گوش جہان جبتک ثنا خوانی

جناب پیر و مرشد کا مرے سر پر رہے سایہ
رہے جاری ہمیشہ بحر فیض فضل رحمانی

قصیدہ در مدح خلد آشیان والی رامپور مرحوم و مغفور

وحشت زدہ ہون بوے گل تر سے زیادہ
مشکل ہی ٹھہرنا کہین دم بھر سے زیادہ

تقدیر اڑائے لیے پھرتی ہی شب و روز
ہر تار نفس ہی مجھے شہپر سے زیادہ

دن رات مجھے راہ طلب مین مری امید
سرگرم سفر رکھتی ہی صرصر سے زیادہ

ٹکراتا ہون سر چار حد دہر مین دن رات
دنیا ہی مجھے خانہ بے در سے زیادہ

غم سے ہی مرے نشہ شادی کو ترقی
خونابہ دل ہی مے احمر سے زیادہ

نقش قدم مور ہون ہر دم پے پامال
ذرہ ہی مجھے چرخ ستمگر سے زیادہ

کیونکر نہ رہون سب سے الگ باغ جہان مین
بے برگ و ثمر ہون مین صنوبر سے زیادہ

ہون اشک چکیدہ نہین جز خاک مجھے چین
ہی فرش زمین بالش و بستر سے زیادہ

جز چادر خاکی نہین رکھتا تہ و بالا
ہون سوختہ تقدیر مین اخگر سے زیادہ

اُمید سے نادم دل ناکام تمنّا
اُمید پشیمان دل مضطر سے زیادہ

پابندی زنجیر تعلق ہی مجھے ننگ
آزاد ہون مین مرد قلندر سے زیادہ

دوری وطن باعث رحمت ہی جہان مین
میدان قیامت ہی مجھے گھر سے زیادہ

ہر چند کہ ہی تا بگلو چشمہ حیوان
لیکن ہون جگر تشنہ سکندر سے زیادہ

صد شکر کہ با اینہمہ ہر دم تہ گردون
حاصل ہی تفاخر مجھے قیصر سے زیادہ

ایسے کا ثنا خوان ہون کہ اوصاف ہین جسکے
وسعتگہ تخییل سخنور سے زیادہ

جمشید حشم ظل خدا کلب علیخان
دارای جہان بخش سکندر سے زیادہ

دے آبرو ادنی کو جو وہ بحر سخاوت
شبنم کا ہر اک قطرہ ہو اخگر سے زیادہ

پھیرے سر منقاد اگر حکم سے اُسکے
دشمن کو گریبان ہو خنجر سے زیادہ

ہو معرکہ آرا تو صفِ فوج عدو کو
تنہا تہ خنجر کرے لشکر سے زیادہ

پیغام اجل ہی پے دشمن غضب اُسکا
ہی چین جبین تیغ دو پیکر سے زیادہ

بڑھکر دم شمشیر زنی ترک فلک سے
آفاق ستان خسرو خاور سے زیادہ

مشہور جہان جود مین بخشش مین کرم مین
قوت مین شجاعت مین غضنفر سے زیادہ

دیکھے نگہِ کم سے اگر جانب الماس
بیقدر زمانے مین ہو پتھر سے زیادہ

شیرین سخن ایسا کہ دم سحر بیانی
باتون مین مزہ قند مکرر سے زیادہ

ہر شمسہ ایوان فلک اوج ہی روشن
دن رات مہ و مہر منور سے زیادہ

گھر کرتی ہی آنکھون مین مکانو نکی سپیدی
دیوار ہی محبوب سمنبر سے زیادہ

کیا اسپ سبک گام کی لکھون مین ستایش
بیچین دلِ عاشق مضطر سے زیادہ

جانے مین خیالِ حکما آنے مین ادراک
ہر حال مین ہی اشہبِ صرصر سے زیادہ

پڑ جائے اگر عکس ہلالِ سمِ توسن
تابندہ ہر اک ذرہ ہو اختر سے زیادہ

اعزاز و حشم اُسکی سخاوت کی بدولت
حاصل ہی فقیرون کو تونگر سے زیادہ

دریادلی اُسکی جو یہی ہی تو عجب کیا
ہو جائے بلند آب گہر سے زیادہ

اس دور مین رکھتا ہی ہر اک شخص بغل مین
اسبابِ طرب شیشہ و ساغر سے زیادہ

مینائے مے عشق ہی شادی سے دلِ خلق
ہر لب متبسم ہی گلِ تر سے زیادہ

کس درجہ ہی شوقِ رقمِ مدح شہنشاہ
لکھ جاتا ہی خامہ حدِ مسطر سے زیادہ

لکھون مین اگر ایک صفت لاکھ کے بدلے
ہو جزو قصیدہ مرا دفتر سے زیادہ

اے شوق شب و روز پئے حضرتِ ممدوح
کر عرض یہی خالقِ اکبر سے زیادہ

یارب مرے سلطان کو صحت رہے حاصل
ہو عمر عطا خضرؑ پیمبر سے زیادہ

ہو دیدۂ بدبین کے لیے جنبشِ مژگان
ہنگامِ نظر کاوشِ نشتر سے زیادہ

اقبال و حشم دیکھکے حاسد تہ افلاک
جلتے رہین دن رات سمندر سے زیادہ

قصیدہ در مدح نواب منگرول دام اقبالہ

مجکو خلاق معانی نے دیا ہی وہ کمال
نکلے جو بات مرے مُنہ سے وہ ہو سحرِ حلال

عرش پرواز ہے شہباز تفکر میرا
لامکان دم مین پہونچتا ہے مرا مرغ خیال

موشگافی جو دکھاتا ہے مرا شانۂ فکر
کھینچتا ہے کمر یار کے بھی بال کی کھال

زلف جانان کے جو مضمون سے الجھ جاتا ہون
ختم ہوتا ہی نہین سلسلۂ حسن مقال

گفتگو کچھ دہن تنگ مین آجائے اگر
نکتہ بینون کی زبان صورت تصویر ہو لال

سنتے ہی میری غزل رند پھڑک اٹھتے ہین
صوفیون کو مرے اشعار سے آجاتا ہے حال

کچھ عجب رنگ کا ہوتا ہے مرا حسن کلام
غیر پیدا کرے یہ طرز سخن ہے یہ محال

میری تحقیق کا ہر فن مین ہے وہ پایہ بلند
طائر وہم کے اڑنے سے جہان ہے پر و بال

جب مرا سینہ ہے گنجینۂ علم حکمت
گفتگو مجھسے کرے آکے یہ ہے کسکی مجال

نطق سے میرے عیان ہوتے ہین راز منطق
میرے آگے نظری بھی ہے بدیہی کی مثال

نظم مین نثر مین یکتائے زمانہ ہون مین
علم مین فضل مین ہون آپ ہی مین اپنی مثال

دخل بیجا سے نکالے کوئی گو دل کا غبار
میرے آئینۂ دل پر نہ پڑے گرد ملال

اپنے جوہر کو عیان کیون نکرون مین اس دم
قدردان ہے مرا نواب خجستہ اقبال

والی خطۂ **منگرول** معلی القاب
حضرت **شیخ حسین** انجمن آرائے کمال

بدر اوج شرف و نجم سمائے رفعت
مرکز دائرۂ عزت و شان اجلال

قطب گردون رضا منطقۂ چرخ صفا
آفتاب فلک قدر و مہ برج کمال

آب و تاب گہر دین در بحر اسلام
موج دریائے وقار و حشم و جاہ و جلال

جسکے انصاف سے ہے شان کریمی ظاہر
جسکے خدام کمر بستہ ہین ہم پنجۂ زال

کوئی ہی رشک نریمان تو کوئی غیرت شام
صف دشمن نہو کیون درہم و برہم دم رزم
کھینچے تلوار اگر میان سے وہ روز مصاف
تیغ ابرو کو جو چمکائے تو چھپائے یہ رعب
کھینچون کیا اسپ سبک گام کی اُسکے تصویر
اختر بخت ہے یا غرّۂ پیشانی ہے
خوش خرامی کا وہ عالم ہے کہ جس کے آگے
باتین کرتا ہے ہوا سے جو ہوا ہوتا ہے
دیکھکر قصر فلک رتبہ کی شانِ رفعت
آتش رشک سے جلتا ہے جو اُسکا دشمن
بارگاہ اُسکی نہو کیون لُکَلا سے معمور
اُسکے کوچے مین فقیرون کی رہا کرتی ہی بھیڑ
محفل شعر و سخن مین ہو اگر رونق بخش
سایۂ قامتِ موزون سے جو دی ہی تشبیہ
طائرِ سدرہ نہ پھنس جائے کہین پھندے مین
پرتو رخ سے چمکتا ہے یہ روز روشن
اُسکے ابرو کے جو ہین داغ محبت دل مین

ہی کوئی مثل تہمتن تو کوئی گیو مثال
شیر کے آگے ٹھہر سکتے ہین روباہ و شغال
ایک ہی وار مین ہو صاف صف جنگ و جدال
گر پڑے دست فلک سے مہ سیمین کی ڈھال
گرد کو اُسکے پہونچتا نہین رہوار خیال
کاکل حور ہی یا سنبلہ یا اُس کی ایال
چوکڑی بھولتی ہے شوخی رفتار غزال
فرسِ چرخ بھی ہی تنگ غضب کی ہی چال
اپنے ہی آگ مین جلتے ہین عدو مثل جبال
سینہ ہے صورتِ مجمر جگر و دل ہین زکال
قدردانی مین ہی اُسکی کشش اہل کمال
مثل حاتم ہی وہ فیاض لٹاتا ہی مال
دست ہمت سے زلالی کو بھی دے جام زلال
سرو پھولے ہی سماتے نہین کیا کیا ہین نہال
خال رخ دانے ہین گیسوے مسلسل ہین جال
عکس گیسوے معنبر ہے شب لطف وصال
بدر کاہیدگی عشق سے بنتا ہے ہلال

مردمِ چشمِ حسینان ہین مہاسے اُسکے
ہو سویدا اے دلِ جور مقرّر ہر خال

دیکھلے وہ نظرِ خشم وغضب سے جو کہین
تیر مژگان سے بنے سینۂ دشمن غربال

ہین خطوطِ کفِ فیاض کرم کی نہرین
منبع فیض ہو دل طبع رسا بحرِ نوال

واہ رے جوش سخا بھر دیے دامن زر سے
ابھی لب تک بھی نہین لائے گدا حرفِ سوال

ہند مین جوش سخاوت کی ہو اُسکے اک دھوم
کاٹھیاوار سے مشہور ہو وہ تا بنگال

شوق اب بہرِ دعا ہاتھ اوٹھاؤ دل سے
پیش درگاہ خداوند علیم الاحوال

یا الٰہی رہے جبتک چمن دین شاداب
جبتک اسلام کا یارب رہے سرسبز نہال

پھولتے پھلتے رہین نخل تمنّا اُسکے
بڑھتی جائے شجر عمر کی اُس کے ہر ڈال

غنچۂ خاطرِ عالی رہے خندان ہردم
رہے سبزے کی روش دشمن سرکش پامال

جبتک انجم مین رہے نور فلک مین گردش
رہے خورشید مین جبتک یہ ترقی و زوال

ماہ دولت کو رہے اُسکے عروج کامل
راتدن اُسکا چمکتا رہے مہرِ اقبال

قصیدہ در مدح نواب ڈھاکہ دام اقبالہ

گیا جو آج مین سیر چمن کو وقت سحر
نسیم صبح گلے ملنے آئی خوش ہو کر

اُٹھا کے آنکھ جو مین نے ادھر اُدھر دیکھا
ہرا بھرا نظر آیا مجھے چمن یکسر

عروس باغ نے پہنے تھے پھولون کے گہنے
گل وسمن تھے طلائی و نقرئی زیور

گلے مین موتیون کے ہار موتیا کے پھول
بنے تھے کان کے بندے بھی لالۂ احمر

روش کے سبزۂ نوخیز پر جو شبنم تھی　　گہر فشان نظر آئی زمرّدین چادر

برنگ زلف مسلسل تھے سنبل پیچان　　مسی کا رنگ جما تھا زبان سوسن پر

نہال سب تھے نہال اور گل تھے سب خندان　　ستادہ سرو صنوبر تھے باندھے اپنی کمر

یہ رنگ دیکھکے بلبل کی طرح حیرت تھی　　مثال آئینہ حیران تھا دل مضطر

کہ گل کھِلا ہے یہ کیسا ریاض عالم مین　　بہار دہر ہے کیون ایسی آج جان پرور

چٹک کے غنچون نے دی مجکو یہ مبارکباد　　کہ میرے دلکی گرہ جس سے کھُل گئی یکسر

وہ خواجہ جو چمنستان شرع کی ہی بہار　　وہ خواجہ ہی جو طریقت کے باغ کا گلِ تر

وہ خواجہ ہی جو دل وجان سے حامی اسلام　　وہ خواجہ ہے جو فدا اپنے مذہبِ حق پر

وہ خواجہ خوبی والطاف کا جو ہے دریا　　وہ خواجہ جو صدفِ حُسن خلق کا ہے گہر

وہ خواجہ جسکی سخاوت کی دھوم ہے ہرسو　　وہ خواجہ جس کا ہی احسان ایک عالم پر

وہ خواجہ جسکا لقب حاتمِ زمانہ ہے　　وہ خواجہ دست کرم جسکا ہی جہان پرور

وہ خواجہ جو کملا کا ہے آج پشت وپناہ　　وہ خواجہ آج جو ہے قدردان علم وہنر

وہ خواجہ جسکی نگاہِ عطا ہے گوہر ریز　　وہ خواجہ چین جبین جسکی موج بحر ظفر

وہ خواجہ ہی جو سرِ خواجگان ہندستان　　وہ خواجہ جس کا ہی بنگال مین نہین ہمسر

وہ خواجہ جس سے ہی آباد شہر ڈھاکہ آج　　وہ خواجہ جسکی حمایت مین خوش ہر ایک بشر

جناب خواجۂ عالی گہر سلیم اللہ　　خدا کا سایہ ہی جنکے سر مبارک پر

رئیس ابن رئیس ابن عمدۃ الروسا　　عظیم قدر معظم حشم ہمایون فر

جہان نواز جو نواب احسن اللہ تھے — لقب تھا جنکا کے سی آئی ای تھے دین پرور
گورنمنٹ کے تھے دوست قوم کے ہمدرد — کھلا ہوا تھا در خیر جن کا شام و سحر
انھین کے آپ ہین فرزند ارجمند رشید — انھین کے آپ ہین نور نگاہ و لخت جگر
انھین کے مسند عالی کے جانشین ہین آپ — انھین کا آپ مین ہے رنگ خلق و بوے سیر
جناب خواجہ عبد الغنی جنان منزل — جہان مین جنکے سخاوت کی دھوم ہے گھر گھر
خطاب جن کا بہادر کے سی اس آئی تھا — تھا جنکے زیب سر نام تاج کلہ سر
اونھین کے آپ گرامی گہر نبیرہ ہین — انھین کے نور نظر کے ہین آپ نور نظر
انھین کے خون کا ہے جوش ہر رگ و پے مین — انھین کی ہمت عالی کا آپ مین ہے اثر
وہ آج ہین طرب افروز بزم روح افزا — انھین کا جلوۂ رخسار ہے ضیا گستر
اسی خوشی مین سجا ہے بہار نے گلشن — اسی خوشی مین چمن باغ باغ ہے یکسر
اسی خوشی مین ہین سب قمریان ترنم ریز — اسی خوشی مین نہال آج ہے ہر ایک شجر
اسی خوشی مین ہین طاؤس آج رقص کنان — اسی خوشی مین چہکتی ہین بلبلین یکسر
یہ سنکے مژدۂ جان بخش دل پھڑک اٹھا — لکھے یہ مدح کے اشعار رشک سلک گہر

مطلع ثانی

سحاب جود در فیض مہر چرخ ظفر — سپہر جاہ و حشم کا جہان فروز قمر
مہ سماے سخا آفتاب اوج عطا — فلک نشان و معلی لقب کرم گستر
بہار باغ ریاست نہال گلشن دین — حدیقۂ کرم بیکران کا تازہ ثمر

جناب خواجۂ گردون حشم سلیم اللہ — رئیس ڈھاکہ و نواب معدلت پرور
بندھی ہو جسکی شجاعت کی ڈھاک کچھ ایسی — کہ زال و سام کے بھی کانپتے ہین قلب و جگر
دلیر ایسا کہ زہر دہے شیر کا پانی — جری وہ ایسا کہ پیر فلک کو دے چکّر
وہ جس کا اسپ سبک گام شوخ خوش رفتار — نسیم صبح کی تیزی سے دو قدم بڑھکر
سواری اُسکی نکلتی ہو جب تزک کے ساتھ — تو ساتھ رہتی ہو ہر دم جلو مین فتح و ظفر
کھنچے جو میان سے شمشیر آبدار اُسکی — تو برق رعب سے تھرّائے ہو تلے اوپر
کرے جو فیر وہ بندوق شعلہ بار اپنی — تو مارے خوف کے گاوِ زمین کا شق ہو جگر
جو دیکھ لین کہین رخسارِ غیرتِ گلزار — تو بُلبلین کبھی پھولین نہ اپنے پھولون پر
پسینہ اپنا جو پونچھے رخ منور سے — چمن پر اوس پڑے زرد ہون گلِ احمر
وہ جسکا قصر کرے آسمان سے باتین — وہ جسکی منزلِ[۱۴] احسن نشان ہے برج قمر
وہ جسکا باغ ہے عالم مین دلکشا[۱۵] مشہور — بہار جسکی برنگِ ارم ہے جان پرور
جواب گلشن ارژنگ چین ہین نقش و نگار — مکان ہو جھاڑ کنول لیمپ سے پری پیکر
سفیدیِ در و دیوار غازۂ خوبان — صفا کچھ ایسی کہ آئینہ دیکھکر ششدر
جو میل ہو سوے ترتیب بزم شاہانہ — تو جشن جم سے بھی سامان ہو کہین بڑھکر
فلک سے زہرہ اُتر آئے وجد مین رقصان — صدائے نغمہ سے مملو ہو پردۂ اخضر
بہار محفل رنگین کچھ اور لائے رنگ — منائین عید گلے ملکے شیشہ و ساغر
ہزار شکر کہ یہ جاہ اور یہ حشمت — پھر اُس پر آپ مین یہ زہد و اتقا کا اثر

[۱۴] نواب صاحب کی ایک کوٹھی کی طرف اشارہ ہے جسکا نام احسن منزل ہے

[۱۵] نواب صاحب کے ایک مشہور باغ کا نام باغ دلکشا ہے

مدام دل سے اُنھین ہی رضائی حق مطلوب
جو دن کو نظم ریاست تو شب کو طاعت حق
یہ انکسار کا عالم ہے درگہ حق مین
سپہر ہمت عالی کے سامنے ہی پست
کرم مین حاتم دوران زمانے مین مشہور
حضور کی جو نگاہِ کرم ہے تجھپر شوق
زیادہ طول نہ دے آج نظم رنگین کو
اُٹھالے ہاتھ دُعا کے لیے بصدق وصفا
ریاضِ دہر مین جبتک کھلا کرین کلیان
چمن مین نغمۂ بلبل ہے گلفشان جبتک

ہمیشہ جلوۂ قدرت پہ آپ کی ہی نظر
خدا کی یاد سے غافل نہین ہی دل دم بھر
فلک کی طرح ہمیشہ جُھکا ہوا ہے سر
نگاہ جود کے آگے خزف زر و گوہر
فقیر جاتے ہین اس در سے اہل زر بنکر
برآئینگے ترے دل کے بھی مدعا یکسر
گران نہ گزرے کہین اُنکی طبع نازک پر
یہان جو لوگ ہین آمین سب کہین ملکر
عروس باغ کے جبتک ہین پھول سب زیور
بہار گلشن عالم رہے نسیم سحر

گلون کی طرح رہے دل حضور کا خندان
برنگ نکہت برباد ہون عدو ابتر

رباعیات

شوق است تخلصم ظہیر احسن نام
شد از پئے کنیم ابوالخیر الہام
ہوتا ہے جو اب ذکر خدائے برتر
ثابت ہے کلام نبوی سے اے شوق

دیگر

در قریۂ دلنواز نیمی ست مقام
تاریخ تولدم ظہیر الاسلام ۱۲۷۸ھ
کالج یہ نہین آج خدا کا ہے گھر
رحمت کے فرشتون نے بچھائے ہین پر

پٹنہ مین جو شوق اہل ندوہ آئے — کیا کیا برکات ساتھ اپنے لائے
دیکھو چھایا ہوا ہے ابر رحمت — لاکھون گھر مراد ہم نے پائے

دیگر

ندوہ کی طرف سے آئے ہین جو علما — نائب ہین رسول حق کے ہین راہ نما
اسلام یہ پھیلائینگے اک عالم مین — چمکینگے جسکے نور سے ارض و سما

دیگر

آیا ہے جو وفد ندوہ ذی شوکت — چھائی ہوئی ہے کیسی خدا کی رحمت
گھر بیٹھے مراد ہم نے پائی اے شوق — اللہ اللہ یہ ہماری قسمت

دیگر

اسلام کا یہ رتبہ یہ رفعت یہ شان — تکبیر وہان جہان بتون کا استهان
یہ مجمع علم پاٹلی پتر مین ہو — ہوتا جو اسوکا بھی تو لاتا ایمان

دیگر

پٹنہ سے مین شہر چاٹگام آیا ہون — مین اپنے وطن سے سنکے نام آیا ہون
اخلاق سے کیون پیش آئین سب لوگ — ایک دور جگہ سے لا کلام آیا ہون

دیگر

یہ شہر بھی ہے عجب خجستہ بنیاد — کیا کہیے کہ ہو رہا ہے دل کتنا شاد
سرسبز ہین باغ خلق اسلامی کے — اس شہر کا نام بھی ہے اسلام آباد

دیگر

اس گردش چرخ نے کیا کام تمام — غفلت مین پڑی رہتی ہے قوم اپنی مدام
اے خواب گران کے سونے والو اٹھو — اب نام کو رہگیا ہے باقی اسلام

دیگر

افسوس وہ اسلام کی حالت نہ رہی — وہ شکل وہ رنگ اور صورت نہ رہی
غفلت کے مرض سے ہوگئے دل کمزور — اسلام کے کچھ کام کی ہمت نہ رہی

دیگر

ہے قول یہ ہر عاقل و فرزانہ کا — اقرار ہے اس امر پر ہر دانا کا

اسلام کا جلوہ جو نمایان ہی یہان
ہے فیض جونپور کے مولانا کا

دیگر

یہ جلسہ وعظ ہی خدا کو مرغوب
مجمع یہ ہے ملائکہ کو مرغوب
ہوتی ہی یہان خدا کی رحمت نازل
لوٹو اے مومنو بہار دین خوب

دیگر

یہ بحر یہ موج یہ بھنور یہ منجدھار
کشتی ٹوٹی ہوئی ہی سینہ ہی فگار
اے دین کے ناخدا دوہائی تیری
اسلام کا بیڑا کہین لگجائے پار

دیگر

افتادہ ہون کب ہی سر اُٹھانیکا خیال
ناحق کچھ اور ہے زمانے کا خیال
ہون نقش قدم مین آپ مٹ جاؤنگا
کیون چرخ کو ہی میرے مٹانے کا خیال

دیگر

ایمان کا پاس کچھ خدا کا بھی ہی دھیان
کعبہ کو بنا دیا بتون کا استھان
کیا شوق چلے ہو وعظ کہنے کے لیے
دل مین یاد بتان بغل مین قرآن

دیگر

اس کعبہ دل مین جو خدا کا ہی مکان
افسوس کہ رہتا ہی بتون کا ارمان
ای شوق جو کچھ کہیے تو بول اُٹھتا ہی
تو مان نہ مان مین ہون تیرا مہمان

دیگر

اشعار مرے نہین یہ ہین نالہ و آہ
پتھر کے دل مین بھی یہ کرتے ہین راہ
ای شوق یہ اعجاز ہے گویائی کا
بول اُٹھتے ہین بت بھی سبحان اللہ

دیگر

ای شوق یہ چہرے کا اوترنا کیسا
رہ رہ کے کسیکو یاد کرنا کیسا
مانا کہ کوئی اور سبب اسکا ہی
لیکن یہ سرد آہ بھرنا کیسا

دیگر

گھائل جو ہون تیغ ابرو دلبر کا
ہر لفظ مین رنگ ہی دم خنجر کا
ٹوٹے ہوئے دل سے جو صدا نکلیگی
ای شوق کریگی کام وہ نشتر کا

پہلے نگہ ہوش ربا نے لوٹا
اُس بت کے پھر انداز و وفا نے لوٹا
اے شوق رہا سہا مرا صبر و قرار
کچھ ناز و ادا نے کچھ حیا نے لوٹا

دیگر

اللہ اللہ عشق مین یہ کہنا
ارمان کی طرح اُنکے دل مین رہنا
غیر دن کو سنا کے وہ کہا کرتے ہین
کس دل مین نہین ہے شوق کا کیا کہنا

دیگر

وحشت نے پٹک پٹک کے سر چھوڑ دیا
ناصح نے سخت کہکے دل توڑ دیا
آخر نہ اُٹھا بتون کا بارِ غمِ عشق
بھاری پتھر تھا چومکر چھوڑ دیا

دیگر

کس سوچ مین ہین آپ یہ کیا حال ہے آج
کیا کشورِ دل کیا کسی نے تاراج
آثار ملال ہین جبین سے ظاہر
اے حضرت شوق کہئے کیسا ہے مزاج

دیگر

عاشق وہی جسکے ہو لبون پر دم سرد
ہے عشق اُسی کو جس کا چہرہ ہو زرد
شاعر وہی جس نے چوٹ بھی کھائی ہو
ہے شعر اُسی کا جسکے دل مین ہو درد

دیگر

دل رکھتے ہین کس طرح یہ گلرو چھوٹین
آنکھین ہین بہار کیون نہ انکی لوٹین
ہان اور نظر سے ہمنے دیکھا ہو اگر
اے حضرت شیخ دونون آنکھین پھوٹین

دیگر

یہ کیا کہ رقیب ہی کے محفل مین رہو
اے غیرت ماہ اپنی منزل مین رہو
تم نور نگاہ آرزو ہو میرے
آنکھون مین کبھی رہو کبھی دل مین رہو

دیگر

پہلو مین تھا درد دل مین تھا داغ سیاہ
آنسو ہے اب آنکھون مین لبون پر ہے آہ
کیون مجرم عشق مین نہ ٹھہرون اے شوق
پہلے دو تھے ہوئے یہ اب چار گواہ

دیگر

جب جور مین بھی شان ادا نکلے گی
ٹوٹے ہوئے دل سے آہ کیا نکلے گی

وہ کوسنے کو بھی جو اُٹھائینگے ہاتھ
اے شوق مرے مُنہ سے دعا نکلے گی

دیگر

کرتے ہین بہت لوگ چنان اور چنین
ہر شخص سمجھتا ہی کہ شاعر ہین ہمین
ذی علم ہو کوئی یا زبان دان ای شوق
جب دل ہی نہین پاس تو پھر کچھ بھی نہین

دیگر

کس فن مین نہین ہی دخل کامل مجھکو
ہین جتنے علوم سب ہین حاصل مجھکو
پھر بھی نہ کبھی تعلیان کین ای شوق
صد شکر دیا خدا نے وہ دل مجھکو

دیگر

شمشاد نے دی ہزار چندی مجھکو
گلزار سخن مین سربلندی مجھکو
تسلیم نے فیض سے جھکا ہی سر عجز
بھاتی نہین کچھ بھی خودپسندی مجھکو

دیگر

آسان نہین کچھ یہ زباندانی ہے
یارون نے حقیقت ہی نہین جانی ہی
ہاتھ آئے ہمین دُرّ سخن کچھ ای شوق
برسون جب خاک لکھنؤ چھانی ہی

دیگر

گو چرخ کے پامال ستم ہین ہم لوگ
صد شکر مگر اہل ہمم ہین ہم لوگ
ای شوق کسی سے نہین دبنے والے
کس فن مین کسی غیر سے کم ہین ہم لوگ

دیگر

اب ملک سخن کی آبرو ہی پٹنہ
مشہور زمانہ چارسو ہی پٹنہ
شوق اہل کمال کا یہان مجمع ہی
رشکِ دہلی و لکھنؤ ہی پٹنہ

دیگر

ہی اہل کمال سے یہ پٹنہ آباد
شاگرد کے شاگرد یہان ہین اُستاد
کامل ہین یہان کے سیکڑون اہل سخن
یہ ہین وہ ہین وہ شاد ہین وہ آزاد

دیگر

مجذوب کو کیا جواب دون اڑبڑ کے
لقمے کھاتا ہے آپ وہ کیچڑ کے
طرحین جو دی ہین امتحانی مہمل
کہہ سکتے ہین اس مین تو یہان کے لڑکے

جب طبع رسا کیسکی ڈٹ جائیگی	دیگر	منکر کی فکر سست ہٹ جائیگی
شمشیر سخن سے اہل جوہر کی آج		ای شوق عدو کی ناک کٹ جائیگی
منکر ہی کہان ذرا اب آکر دیکھے	دیگر	میدان کلام کا دلاور دیکھے
باری اب شوق نیموی کی آئی		اس پوربی شاعر کا بھی جوہر دیکھے

زین التواریخ
۱۳۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا اما بعد واضح ہو کہ بہت سے قطعات تواریخ تذکرہ یادگار وطن مین لکھے گئے ہین اور بہت سی تاریخین صاحب فرمایش کو لکھکر حوالہ کردی گئین جن کی نقل لینے کا اتفاق ہی نہین ہوا یہان وہ تاریخین لکھی جاتی ہین جنکی نقل موجود ہی اور تذکرہ مذکورہ مین درج نہین وھو ھذا :۔

قطعات تواریخ طبع دیوان زبدۃ الفضلا عمدۃ الکملا شمس العلما جناب مولانا محمد سعید صاحب حسرت عظیم آبادی

چہ زیبا طبع شد دیوان حسرت		کہ ارباب سخن را ہست مطبوع
بگوشم گفت ہاتف سال طبعش	ولہ	زہے دیوان گلشن گشتہ مطبوع ۱۳۱۲ ۹۹
حبذا این کلیات بے نظیر		طبع زاد حسرت شیرین زبان
با ہزاران آب و تاب آمد بطبع		صورتش مرآت معنی و بیان

زد رقم تاریخ طبعش کلک شوق ـ کلیات حسرت قطب جہان ۱۲۹۹ھ

ولہ

ہزاران ہزاران سپاس خداوند ـ کہ شد زینت طبع دیوان حسرت ۱۲۹۹ھ

ولہ

دل شوق چون جست تاریخ طبعش ـ سروشے بگفتا بیاض افادت ۱۲۹۹ھ

درقالب طبع چون در آمد ـ دیوان سعید نغز گفتار

تاریخ نوشت خامۂ شوق ـ گلدستۂ آبدار اشعار ۱۲۹۹

تواریخ باعتبار انجام طبع

چو شد مطبوع قسطاس البلاغہ ـ پسند خاطر ارباب عرفان

پئے تاریخ طبعش خامۂ شوق ـ رقم کردہ کتاب عشق و عرفان ۱۳۰۱ھ

ولہ

جناب حسرت ذیجاہ و تمکین ـ نظام کشور علم و فضیلت

رئیس شہر حلم و زہد و تقویٰ ـ شہ اقلیم عرفان و طریقت

فصاحت خانہ زاد خامۂ او ـ نمک پروردہ اش حسن بلاغت

عظیم آباد را ناز از وجودش ـ غلط کردم ہمہ شہر و ولایت

مرتب کرد چون دیوان خود را ـ چہ دیوان روکش دیوان شوکت

بیاضش روے سلماے معانی ـ سوادش زلف لیلاے حقیقت

نقاطش خال روے نازنینان ـ سطورش کاکل حوران جنت

حروفش آب و رنگ گلشن حسن ـ روان از جدولش نہر لطافت

خوشا لطف مضامین بلندش
ز بے بندش خوشی طرز عبارت

سخن کوتاہ آن مجموعۂ فیض
درین سال سراپا عیش و عشرت

چنان مطبوع شد با زینت و زیب
کہ شد از رشک مانی نقش حیرت

نوشتم سال آن با جان شادان
کنون مطبوع شد دیوان حسرت ۱۳۰۱ھ

تاریخ رحلت جناب منشی فضل حق صاحب بہاری مرحوم و مغفور

گشت چون دو شنبہ و ہنگام چاشت
فضل حق را حاصل آمد قرب رب

زد رقم تاریخ فوتش کلک شوق
یوم بست و ہفتم ماہ رجب ۱۳۰۲ھ

تاریخ انطباع مثنوی صبح خندان تصنیف لطیف جناب استادی منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

یکتائے زمان بلیغ دوران
استاد زمانہ فیض آثار

ممتاز زمن یگانۂ فن
مشہور زمانہ فیض آثار

ہم شاعر بے نظیر و بے مثل
ہم منشی بیعدیل و نثار

بے ندبہ صنائع و بدائع
در علم عروض بحر زخار

از بادۂ الفتِ الٰہی
ہر شام و پگاہ مست و سرشار

مخدوم و مطاع مستمندان
تاج الابرار و خیر الاخیار

فخر الشعرا جناب تسلیم
یا رب بحمایت خودش دار

ماشاء الله چو کرد تصنیف
موسوم باسم صبح خندان
از تازگی گل مضامین
زیباست که آن بہار جاوید
لفظش لقطش مرصع آمد
ہر کس کہ بگوش دل شنیدش
کردند طلب چو اہل مطبع
شوق از پے سال انطباعش

این نامہ نغز وہم گہربار
گردون ضیا جہان انوار
گشتہ ہمہ صفحہ اش چمن زار
تحریر شود بخط گلزار
زان شد سلک جواہر اشعار
احسنت احسنت گفت بسیار
از ہمت خویش کرد ایثار
زد خامہ رقم شگرف گفتار ۱۳۰۱ھ

تاریخ طبع آفتاب داغ یعنی دیوان جناب میرزا خان صاحب داغ دہلوی

چو دیوان دوم را داد ترتیب
نہادہ آفتاب داغ نامش
پے تاریخ طبع روشنم شوق

جناب داغ خورشید فصاحت
کہ تابان است از اوج بلاغت
بگفتا آفتاب حسن فکرت ۱۳۰۲ھ

تاریخ طبع کتاب بحر العلم شرح عین العلم

چون بحکم منبع جود و کرم
قدردان گوہر علم و ہنر

حضرت نواب والا اقتدار
والی ٹونک و رئیس نامدار

طبع فرمودند بحر العلم را
آمد آبِ رفتہ اندر جوئبار
سال طبعش جوش زد از فکر شوق
شرح عین العلم بحر بے کنار
۲ ۱۳۰۲ھ

تاریخ خزانۂ خیال دیوان اول حضرت استاد جناب مولانا مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

ناظم کہ زیب و زینت ترتیب یافتہ
دیوان نور حضرت شمشاد نغز گو
صوفی لکھنوی سنہ اش شوق زد رقم
از ہجرت رسول ہزار و سہ صد بدو
۲ ۱۳۰۲ھ
علہ
جب یہ دیوان جناب شمشاد
ہو چکا جمع بطرز احسن
خامۂ شوق نے لکھی تاریخ
ہے کلام شہ اقلیم سخن
۲ ۱۳۰۲ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان جناب شیخ احمد حسین خان صاحب مذاق بہادر رئیس پریانوان

دیوان مذاق شد چو مطبوع
مشہور شدہ زہند تا سند
کردند ثناش از لب گور
ناسخ ۔ آتش سحر صبا رند
شوق از پے سال طبع گفتم
بے مثل کلام شاعر ہند
۳ ۱۳۰

قطعہ تاریخ دیوان جناب صغیر لکھنوی

چو دیوان صغیر نظم پیرا
سخن سنجے فصیحے نکتہ دانے
بحسن خوبیش مطبوع کردند
ہزاران آفرین گفتا جہانے

رقم زد خامۂ من شوق سالش
کلام شاعر شیرین بیانے
۵ ۱۳۰۵ھ

قطعہ تاریخ مثنوی منشی نعیم الحق صاحب - مشیر

مثنوی کیا مشیر نے لکھی
کھینچی ہے حسن و عشق کی تصویر
ہے حسینون کو جان سے مرغوب
دل سے بھاتی ہے نظم پر تاثیر
چوٹ کھائے ہوئے دلونکے لیے
نوک نشتر اسے کہون یا تیر
اسکی طرز بیان ہی سبکو پسند
ہون حسن یا نسیم یا ہون میر
شوق لکھو یہ مصرع تاریخ
ہے پسندیدہ مثنوی مشیر
۶ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ دفتر برکات دیوان نعتیہ جناب مولوی ممتاز احمد صاحب ممتاز تھانوی

نہ کیون مقبول عالم ہو یہ دیوان
گل نعت رسول انس و جان ہی
مشام قدسیان تک ہے معطر
یہ وہ مجموعہ عنبر فشان ہے
ڈھلا ہے نور کے سانچے مین ہر شعر
عجب حسن معانی و بیان ہے
غضب کے ہین اشارات و کنایات
سمجھتا ہے وہی جو نکتہ دان ہے
کہی اے شوق مین نے اسکی تاریخ
کلام شاعر شیرین زبان ہے
۷ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ رسالہ ارمغان احباب مولفہ جناب منشی محمد قادر علی صاحب قادر صفی پوری

زہے این نامۂ تذکیر و تانیث ۔۔ مفید نکتہ سنجان ہنر مند
نوشتم شوق بہر سال تالیف ۔۔ کتاب نافع و بے مثل و دلبند
١٣٠ھ

قطعہ تاریخ کلیات طالب ملتانی شاگرد مصنف

مرتب چو گردید این کلیات ۔۔ فصاحت بیان و بلاغت نشان
رقم کرد مصراع تاریخ شوق ۔۔ زہے کلیات معانی بیان
١٣١٢ھ

تاریخ دیوان جناب حکیم آغا حسن صاحب ازل لکھنوی

مبارکباد اے ارباب معنی ۔۔ یہ دیوان حکیم آغا حسن ہے
تخلص ہے ازل مشہور عالم ۔۔ زمانہ جن کا مشتاق سخن ہے
زبان اچھی کلام اچھا نہو کیون ۔۔ کہ شہر لکھنو اُن کا وطن ہے
عجب دلکش ہے یہ گلزار رنگین ۔۔ کہ رشک لالہ و سرو و سمن ہے
بیانِ حال در دلذت آگین ۔۔ نوائے طوطی شکر شکن ہے
جواہر بیز ہے ہر شعر نایاب ۔۔ ہر اک نقطہ مگر درِّ عدن ہے
سواد خط ہے شام لیلۃ القدر ۔۔ بیاض ہر ورق صبح چمن ہے
معطر ہے مشام نکتہ سنجان ۔۔ مداد عنبرین مشک ختن ہے
فروغ پرتو مہر سخن سے ۔۔ خط جدول کہ سورج کی کرن ہے

بھرے ہین زیور حسن معانی | مرصع نظم ہے یہ یادو طن ہے
یہ لکھو مصرع تاریخ اے شوق | پسند خاطر ہر اہل فن ہے ۱۲ ۱۳ھ

تاریخ دیوان دوم منشی سورج بھان صاحب میکش حیدرآبادی

شفیق شوق سورج بھان میکش | درخشان آفتاب نکتہ دانی
نشاط افزاے بزم بذلہ سنجان | قدح نوش مے شیرین زبانی
گل رنگین گلزار فصاحت | بہار افروز باغ خوش بیانی
ہوا دیوان دوم انکا جب جمع | پسند خاطر اہل معانی
یہ لکھا مصرع تاریخ مین نے | ہے والا رتبہ کا دیوان ثانی ۱۲ ۱۳ھ

تاریخ رسالہ منشی سنت لال صاحب

شد چو مطبوع این کتاب جدید | پارسی نامۂ زباندانی
نافع طالبان علم و ہنر | مایۂ فخر ہر دبستانی
خامۂ سنت لال گوہر ریز | درجہان کرد این دُرافشانی
شوق تاریخ عیسوی گفتم | نسخۂ بے مثال و لاثانی ۹۶ ۱۸ء

تاریخ مثنوی اخگر عشق مصنفہ نواب شمشیر بہادر اخگر رئیس اجیگڈہ

بارک اللہ رقم زد اخگر	داستانے کہ بود دفتر عشق
ہمہ الفاظ و حروفش آمد	پُر دلہائے جہان نشتر عشق
شوق جستم سنۂ تالیفش	فکر من گفت زہے اخگر عشق ۱۳۱۳ھ ۱۳۱۳

تاریخ وصال حضرت مرشدنا مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی قدس سرہ

فضل رحمٰن آیۂ فضل الٰہ	زبدۂ ارباب عرفان و یقین
قدوۂ اہل صفا و معرفت	افتخار اولین و آخرین
جان نثار شاہد بزم ازل	دلربائے رحمۃ للعالمین
مرشدنا ہادی روشن ضمیر	شمع ایمان و سراج السالکین
عالم فقہ و حدیث مصطفےٰ	ماہر اسرار قرآن مبین
آفتاب آسمان اتقا	ماہِ تابانِ سپہر علم و دین
نقشبند معنی فقر و فنا	یادگار خلق ختم المرسلین
رہنمائے سالکان راہ حق	پیشوائے اولیا و عارفین
ذات پاکش مایۂ فخر جہان	خاک پایش کحل چشم حور عین
در شب شنبہ میان مغربین	بست و سوم ۲۳ از ربیع اولین
ترک دنیا گفت و شد سوی جنان	کرد استقبال او روح الامین
بر در فردوس رضوانش بگفت	مرحباک یا امام المتقین

در فراقش گریہ ہا کرد آسمان
در غم او تیرہ شد روے زمین

بادنازل بر مزار پاک او
رحمت یزدان زچرخ چنبرین

شوق تاریخ وصالش زد رقم
پاکدل شد جانب خلد برین
۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ دیوان جناب مولوی حافظ سید نذرالرحمن صاحب حفیظ عظیم آبادی

میرے مشفق شفیق ہمدم
نذر الرحمن حفیظ ذیشان

ممتاز زمانہ ماہر فن
یکتاے جہان فصیح دوران

سرخیل سخنوران نامی
سر دفتر اہل علم و عرفان

اُن کا دیوان چھپگیا آج
جسکے مشتاق تھے سخندان

سبحان اللہ جسکا ہر شعر
رنگین ہے برنگ لعل جانان

ہر حرف سواد شام گیسو
ہر لفظ بہار صبح خندان

کیسے کیسے بلند مضمون
کیا کیا معنی ہین صورت جان

مصرع مصرع ہے سلک گوہر
نقطہ نقطہ ہے دُر غلطان

اس کی تاریخ شوق لکھو
چیدہ دُرِ نظم ہے یہ دیوان
۱۳۱۷ھ

قطعہ تاریخ واسوخت جناب منشی سید محمد مختار صاحب مختار شاہجہانپوری

مختار کا ہر کلام مختار
لکھا کیسا فصیح واسوخت

جسنے دیکھا وہ بول اوٹھا — بیشک لکھا فصیح واسوخت
لکھوائے شوق مصرع سال — ہے ہے کیا اچھا فصیح واسوخت
۱۷ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ دیوان جناب شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی داناپوری

گل عرفان جناب شاہ اکبر — بہار گلشن علم و طریقت
فصاحت را کلامش جان شیرین — سخنہایش نمک ریز بلاغت
دلش بحر گہرہاے معانی — زبانش موج دریاے لطافت
مرتب کرد دیوانے دل آویز — ہمہ آئینہ حسن حقیقت
سوادش سرمہ چشم حسینان — بیاضش غازہ حوران جنت
مضامینش گہر ریز و گہر سنج — بیانش مخزن اسرار و حکمت
رقم زد خامہ من شوق تاریخ — کلام درفشان و بافصاحت
۱۴ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب سید شاہ شمس الدین صاحب مرحوم عظیم آبادی

شاہ شمس الدین فخر قادری — افتخار اہل عرفان یقین
کاسب اسرار قرآن و حدیث — عابد حق زاہد خلوت نشین
رہنماے سالکان باصفا — خضر راہ دین ختم المرسلین
چون شب شنبہ ذیقعدہ رسید — گشت بہر ذکر حق خلوت گزین

اشتیاق حور عین روحش کشید	کرد رحلت جانب خلد برین
عالمے شد در فراقش سوگوار	در غمش شد تیره گون روی زمین
خامهٔ من شوق تاریخش نوشت	برگزیده بدر عرفان شمس دین ١٣١٩ھ

انتہی کلامہ

تواریخ وفات مصنف علیه الرحمة

تاریخ انتقال جامع الفضل و الکمال ابر نیسان فصاحت بحر زخار بلاغت شاہباز آشیان معنی طرازی ہمائے بلند پرواز اوج حقیقی و مجازی کلیم وادی نکتہ دانی خضر چشمهٔ تر زبانی علم افراز میدان مضمون صوری و معنوی مولانا مولوی حکیم **محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی** رحمه الله القوی (از افضل الفضلا اکمل الکملا واقف اسرار معانی مرکز دائرهٔ سخن شناسی جناب مولانا مولوی **محمد عبد العلی** صاحب **آسی** مدراسی دام فیضہ)

صد حیف ظہیر احسن شوق احسن دوران	ناگاه جوان مرد که چون گل بچمن بود
این ماتم سخت ست که گویند جوان مرد	اینہم یکی از دور نو چرخ کہن بود
در نیمهٔ آدینه و ہم نیمهٔ ١٥ رمضان	ہم در دهٔ نیمی وطنش گور و کفن بود
یا روی درخشنده و یارای درخشان	مہر فلک شعر و مه چرخ سخن بود
ہم در فقہا واقف احکام شرائع	ہم در علما عالم آیات و سنن بود
افصح بمبانی بد و ابلغ بمعانی	اکمل بکمالات اتم در ہمه فن بود

ہم پایۂ خاقانی وہم رتبۂ سعدی
ہم مفخر قاآنی وہم فخر زمن بود

در مدح سخن سنجی او ناطقہ لال است
چون شمع بہ بزم شعرا جلوہ فگن بود

باشعر و سخن ذاتِ وی از وحدت ارواح
یک راح و دو پیمانہ ویک روح و دو تن بود

ہم ظاہر و باطن دلش آئینہ صفت صاف
ہم باہمہ و بے ہمہ در سرّ و علن بود

در ندوۂ حلّ سخن و نادیِ تحقیق
چون بدر درخشندہ بہ پروین پرن بود

آن یار وفادار کہ در خلوت و جلوت
ہمراز و ہم آہنگ و ہم آوازہ من بود

افسوس صد افسوس کہ ناگہ اجلش برد
روزیکہ گزشت او شبِ یلدای حزن بود

زد مصرعِ تاریخ وفاتش رقم آسی
علّام سخن نامی دوران زمن بود
۶۳ ۲۲

تاریخ وفات از ماہر فن مولوی محمد احسن صاحب احسن مارہروی شاگرد رشید حضرت داغ

حیف مولانا ظہیر احسن شدہ
رہگرائے عالم قدوسیان

شاعران خوانند شوقِ نیموی
شہرتش شد با تخلص جہان

طبع او موزون و ذوق او سلیم
نکتہ رس کم دیدہ شد مانند آن

از افاضاتش کتبہائے ادب
رفتہ اند اکثر بدستِ شاعران

ہر کہ تصنیفاتِ او را دیدہ است
رتبۂ او می شناسد بیگمان

چون رسید آدینہ و ماہِ صیام
الوداعِ عمر خواندہ جسم و جان

بہر تاریخ وفات او شدہ
چون طلب از طالبِ شیوا بیان

کرد انشا احسن مارہروی | یافت شوقِ نیموی دار جنان ۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات از نتیجۂ فکر شاعر نازک خیال سخنور بیمثال جناب حافظ مولوی محمد جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری حال مقامی ریاست حیدرآباد دکن شاگرد رشید و جانشین جناب امیر مینائی مرحوم

سدھارے آہ شوق نیموی دنیائے فانی سے
خدا بخشے بہت مشہور تھے وہ اہل جوہر مین

جلیل خستہ سے تاریخ جب پوچھی کہا اُسنے
کہ تاریخ وفاتِ شوق ہے۔ شوق سخنور مین ۱۳۲۲ھ

تاریخ انتقال از شاعر شیرین سخن منشی محمد فخر الدین صاحب حاذق برہانپوری شاگرد نقا غازیپوری

حضرت شوق کی جُدائی مین
زندگی ہوگئی ہے ہم کو وبال

آہ اے شوق نیموی افسوس
آہ تیرا وہ ہر ہنر مین کمال

دن نہ مرنے کے تھے ترے ای شوق
تھا چہل و چہار ابھی تو سن و سال

کرکے ویرانہ باغ عالم کو
چمن خلد کو گئے خوشحال

گو تھے امراض اور بھی لاحق
جان لیکر گیا ہوا جو طحال

تھی یہ تعبیر دید احمد کی
کہ ہوا آپ کا خدا سے وصال

طب و منطق۔ عروض۔ دانی مین
آپ ہی تھے جہان مین اپنی مثال

تھے۔ محدث۔ مفسر و مفتی
اور ہر فن مین فاقد الامثال

خلق و مہر و وفا مین لاثانی | تھے بشر وہ مگر فرشتہ خصال
سوگ مین یون تو اک جہان ہی پر | شعرا ہین بہت پریشان حال
حضرت داغ کو بھی داغ ہوا | غم سے تفتہ جگر جناب جلال
کیا شگفتہ ہوا نہ حضرت شمشاد | غم مین شاگرد کے ہوجی ہی نڈھال
کیون نہ ظلمت کدہ ہو غازیپور | کیون جناب بقا کو ہو نہ ملال
خواجہ تاش آپکے تھے حضرت شوق | کیون نہ کیفی رہین شکستہ بال
ایسے دلریش ہین جناب فگار | بدر رخسار ہوگئے ہین ہلال
چوپڑہ خاندیس مین ہی یہ سوگ | طالب خوش بیان ہین غم سے لال
آہ ظلمت کدہ ہوا پٹنہ | شاد و آزاد غم سے ہین پامال
غمکدہ ہوگیا ہے برہانپور | حاذق خستہ ہی بہت بیحال
شوق کے اس ریاض ہستی مین | پھلین پھولین الٰہی دونون نہال
رمضان کی تھی ہفتہ جمعہ | خلد مین پہونچے آپ وقت زوال
پہونچے جب سوے عالم بالا | شوق با فر و جاہ و عز و جلال
بہر تاریخ بول اوٹھا ہاتف | کہ نہین احتیاج طول مقال
یہی مصرع ہے مظہر تاریخ | ساکن خلد شوق نیک مآل
شوق کا دم نکلتے اے حاذق | غرق رحمت ہوا مسیحی سال

تاریخ از سید امیر حسن صاحب دلیر شاگرد جناب داغ دہلوی مرحوم

حضرت شوق نیموی جن کو — تھا بہت شعر و شاعری کا ذوق
سیکڑون شاعر اُنکے حلقہ بگوش — سیکڑون گردنون مین اُنکے طوق
تھین مسلّم لیاقتین اُن کی — لے گئے تھے وہ اکثرون پر فوق
کہے تاریخ رحلت اُنکی دلیر — آج ہی آہ رنج رحلت شوق
۱۳۲۲ھ

تاریخ وفات از نتیجہ فکر شاعر فصیح البیان جناب منشی خدابخش صاحب طالب ملتانی
تلمیذ مصنف

وقت پر آکر یہ اپنا دم مین کر جاتی ہی کام — بچ سکے کوئی اجل سے ہی کسی کی کیا مجال
آج راہی ہوگئے دار فنا سے سوے خلد — شوق مولانا ظہیر احسن ادیب بے مثال
غم فزا یہ واقعہ ہی جانگزا یہ حادثہ — اُنکی رحلت کا نہو کیون ایک عالم کو ملال
زندگیِ مجتہد ہی زندگیِ کائنات — ایک عالم کی ہی رحلت مجتہد کا ارتحال
فرد تھے ہندوستان مین علم دینیات مین — تھا اُنھین علم حدیث وفقہ مین حاصل کمال
خط مظفر پور سے مجکو لکھا تھا آپ نے — کردیا خط وکتابت کا اُسی نے انفصال
حال بیماری حضرت مندرج تھا اُسمین سب — یہ بھی لکھا تھا کہ اب بچنا ہمارا ہی محال
میری محرومی قسمت ہاے سدرہ ہولی — گو عظیم آباد جانیکا ہوا اُس دم خیال
چند روز اُس نامۂ والای مولانا کے بعد — مین نے اخبارون مین دیکھا غم فزا حال وصال
کسقدر صدمہ ہوا ہی اُنکی رحلت سے مجھے — کیا کہون کس طرح دکھلاؤن دلِ غمگین کا حال
زندہ در گور اُنکی مرگ ناگہانی سے ہون مین — ہوگئی ہین میرے دلکی آرزوئین پائمال

کیا لکھون ہنگامِ رحلت اسقدر معلوم ہے
فاتحہ پڑھکر دعای مغفرت مانگون یہی
فکر ہی تاریخ رحلت کی جوای طالب تجھے
برفت ازجہان حضرت شوق ہی ہی
بگو مصرع سالِ ترحیل طالب

ولہ

تھا وہ روز جمعہ ماہِ صوم کا وقت زوال
باغ جنت مین جگہ دے اُنکو ربِ ذو الجلال
لکھدے کاشفِ حنفیہ مذہبکا سالِ انتقال
لبیب زمانہ بخلد برین شد
ادیب زمانہ بخلد برین شد
۲۲ ۱۳ھ

تواریخ وفات از نتیجۂ فکر مولوی محمد عبد العزیز صاحب عزیز اشرفوی عظیم آبادی

وہ محمد ظہیر احسن شوق
باخبر از نکاتِ قرآنی
عالم با عمل امام ہمام
قطب ارشاد و مرکز عرفان
عارف پاکباز یزدانی
نقشبندی مجددی یعنی
ذات او مظہر صفات صمد
مستند نکتہ دان بہ نظم و بہ نثر
کرد رحلت دریغ حضرت شوق
بد نومبر مطابق رمضان

در حدیث آنکہ داشت کامل ذوق
مایۂ ناز فقہ نعمانی
مرجع دہر حجت اسلام
قبلۂ دین و کعبہ ایمان
صوفیِ بے نیاز ربانی
چشمۂ فیض فضل رحمانی
کامل دہر و نائب احمد
اوستاد زمان وحید عصر
پایہ اش بود ہیچو غالبؔ ذوقؔ
ہفتدہ زین و بست و پنج ازان

عین وقت نماز جمعہ بود
کو بہ دار البقا سفر فرمود
در غم مرگ این فرید زمان
دل طپانست نیز نوحہ کنان
ہمگنان در فراق می نالند
کف حسرت بہم ہمی مالند
سنہ رحلتش عزیز بشد
مہ رمضان و یوم جمعہ بد
۱۳۲۲ھ
سازم از سال فصلیش آگاہ
باحیا بد ظہیر الاسلام آہ
۱۳۱۲ فصلی
گفت تاریخ عیسویم عقل
حیف پنہان شد آفتاب فضل
۱۹۰۴ء

ولہ

کچھ عجب حالت ہی میری کیا کہوں کس سے کہوں
روح دلمیں منتشر ہے مضطرب لب پر کلام
لب ہی سرگرم فغان دل رات دن محو خروش
رعد کا دل چھید تا ہی نعرہ اُف صبح و شام
حسرت و ارمان و بیتابی و رنج و درد و یاس
بیکسی میں ہیں یہی دو چار میرے ہمقیام
چل بسے افسوس دنیای دنی سے چل بسے
آج مولانا ظہیر احسن فقیہ ذو الکرام
شاعر شیرین سخن معجز بیان اُستاد وقت
مطلع نازک خیالی مقطع حسن کلام
رای صائب میں تھے یکتا فہم کامل میں تھے فرد
عدل و اخلاق و ترحم وہ کہ شیدا خاص و عام
یاد رہجائینگے میرے خاطر ناشاد کو
ہفتدہ تاریخ روز جمعہ ماہ صیام
ایک بج کے دس منٹ پر روح اقدس آپکی
دار فانی سے ہوئی رخصت سوی دار السلام
باحضور دل اسیوقت آپ مسجد میں عزیز
خطبہ جمعہ شروع کرتے سر منبر مدام

فصلی۔ ہجری۔ عیسوی تاریخ لکھدے یوں عزیز
عبر غم۔ شوق۔ سخنور۔ مرشد ذی احترام
۱۳۱۲ف ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۴ء

تواریخ انتقال از نتیجہ فکر رسا جناب مولوی محمد نور الہدی صاحب نور حسنی نیموی عظیم آبادی شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی مدظلہ العالی

حضرت شوق محقق شاعر افصح کلام — وقت خطبہ روز جمعہ ہفدہ رمضان بمرد
اختر برج فصاحت گوہر درج کمال — مجمع علم بلاغت صاحب دیوان بمرد
مصدر فرع و اصول معدن فقہ و ادب — واقف منقول و حکمت نیر تابان بمرد
جامع علم حدیث و فاضل یکتای دہر — نائب محبوب اکبر واعظ قرآن بمرد
کاشف رمز حقیقت رہبر دین متین — مطلع نور ہدایت مرجع نیکان بمرد
پیشوای اہل عرفان رونق اہل کلام — رہنمای شرع احمد مایۂ ایمان بمرد
ظل رحمان فضل یزدان صدر ایوان حکم — عاشق دین و معین ملت نعمان بمرد
بلبل نغمہ سرائے گلشن حمد الہ — غنچۂ نخل ریاض رحمت یزدان بمرد
حسرت ای نیمی و پٹنہ حسرت ای اہل بہار — حسرت ای ہندوستان این فاضل ذیشان بمرد
حسرت ای ارض معلی آبروی تو برفت — حسرت ای چرخ برین آن اختر تابان بمرد
حسرت ای فن بلاغت حسرت ای شعر و سخن — حسرت ای گلزار حکمت غیرت لقمان بمرد
حسرت ای علم اصول حسرت ای فقہ و حدیث — حسرت ای اسلام و عرفان رونق ایمان بمرد
حسرت ای خلوت گزین حسرت ای شب زندہ دار — حسرت ای اہل طریقت سایۂ رحمان بمرد
در دو مصرع ہجری و فصلی سنہ کردم رقم — نور چون آمد بگوشم صاحب عرفان بمرد
واقف طب و ادب رونق دہ اہل سخن — عالم اکمل محدث منبع احسان بمرد

۲۲ — ۱۳ھ — ۱۲ — ۱۳ فصلی

سنہ جناب مولانا شوق نیموی مغفور نے سترہویں رمضان المبارک روز جمعہ سنہ ۱۳۲۲ھ کو ایک بجکر دس منٹ پر وفات پائی مگر اس سنہ میں رویت رمضان میں اختلاف ہوا تھا سو جکو بعض لوگوں کی ... سولھویں تاریخ ... حقیقت ... [illegible]

فلک ماتمی کیون ہی پہنے لباس
زمین چمن ہوش کھوتی ہے کیون
یہ کیون شاخ سنبل ہی اُلجھی ہوئی
گلستان مین کیون پھول مرجھاگئے
یہ طلاب پر ہی الم آج کیون
سب اہل زبان آہ کرتے ہین کیون
خزان آگئی ہی شریعت مین کیون
مگر اوڑ گیا ہی کوئی جانِ علم
کہون کیا مہ صوم کا ماجرا
ڈھلی دو پہر روز جمعہ کی جب
جناب **ظہیر احسن شوق** نے
فصاحت بلاغت مین یکتاء دہر
ادیب و فقیہ و شہیر زمان
ذہین و ذکی و بلیغ و فصیح
جواب ایسے دیتے تھے وہ نیکنام
جہان اونکے شعر و سخن پر فدا
گل باغِ حکمت طبیب زمن

ولہ

چمن کا ہی کیون رنگ بالکل اوداس
یہ شبنم بھلا آج روتی ہی کیون
کمر مین صنوبر کے ہی کیون کمی
عنادل کے نغمے جو تھے کیا ہوئے
ہے اہل سخن پر ستم آج کیون
فصیح اللسان آہ کرتے ہین کیون
اوداسی ہی باغِ طریقت مین کیون
کہ ویران ہی ہر طرف کان علم
ہوا ہفدہم روز محشر نما
ستم پیشہ گردون نے ڈھایا غضب
کیا کوچ دنیاے بے مہر سے
مہ و آفتاب فضیلت سپہر
محدث جنھین مانتا ہے جہان
زبان شستہ و صاف لفظین صحیح
پھڑک جاتے تھے جس سے اہل کلام
ہر اک لفظ پر ہوتی تھی واہ وا
فصیح اللسان مجمعِ علم و فن

خلیقِ زمان ہادی مومنین — معین و مددگار شرع متین
مصنف تھے اس عہد مین بےنظیر — تصانیف انکی ہی شہرت پذیر
سُنن اور تعلیق ایسی لکھی — کہ چارون طرف دھوم ہی مچ گئی
لکھی بحث آمین مین حبل المتین — ہی تائید مین ردسکین دین
(آثار السنن، تعلیق الحسن)
جلا العیون کے لیے ہے جلا — اوٹھانے کو ہاتھون کے رد کردیا
مجلی لکھی اوسکی تاکید مین — مقالہ ہی مرشد کی تائید مین
(جلاء العین، مقالۂ کاملہ)
لکھی اوشحتہ حال نعمان مین واہ — ازاحہ مین صحت کا پورا نباہ
(اوشحة الجید، ازاحة الاغلاط)
ہی اصلاح و ایضاح توضیح مین — یہ دونون ہین اردو کی تنقیح مین
اسی فن مین اک کحل تحقیق ہی — پے نظم کچھ اس مین تدقیق ہے
(سرمۂ تحقیق)
پے جمعہ لامع ہی جامع کے ساتھ — کہ لیتے ہین احناف انھین ہاتھ ہاتھ
(لامع الانوار، جامع الآثار)
لکھی مثنوی سچی سوز و گداز — حسن شام سندر کا راز و نیاز
ہی پردرد کیا نغمۂ راز بھی — بلاغت سے مملو فصاحت بھری
خبر نیمی کی یادگار وطن — بھرے جس مین دلچسپ شعر و سخن
گئے جامعِ علم باغِ ارم — ہمین دیگئے داغِ رنج والم
کہان اب وہ معقول و منقول ہی — کہان نائب دینِ مقبول ہی
کہان ہی وہ تحریر طرز حسن — کہان وہ مضامینِ شعر و سخن
کہان ہی وہ درس حدیث صحیح — کہان وہ کلامِ بلیغ و فصیح

کہان ہی وہ حکمت کہان وہ علاج
کہان فرق علم و عمل کا ہے تاج

کہان ہی وہ مفتی کہان وہ طبیب
کہان وہ محدث کہان وہ ادیب

کہان وہ تصانیف و تالیف ہے
کہان خصم کی رد و تضعیف ہے

کہان فضل رحمان کہان ظل رب
کہان ہادی راہ نعمان ہی اب

کہان ہی وہ اسلام و ایمان کا تاج
کہان باغ رحمت کا ہی پھول آج

لکھا مین نے فصلی مین نور حزین
گئے ماہر علم خلد برین ۱۲ ۱۳۳ فصلی

تاریخ طبع دیوان

قصیدہ تاریخیہ طبع دیوان شوق نیموی قدس سرہ المعنوی

از جامع الفضل و الکمال صدر نشین بزم سخندانی جناب مولانا مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی مدراسی دام فیضہ

بحمد اللہ کہ باصد ساز و سامان
چھپا احسن ظہیر احسن کا دیوان

وہ دیوان شوق کا ذوق اُس سے ظاہر
وہ دیوان ذوق کا شوق اُس مین نہان

وہ دیوان مرکز ادوار تبیین
وہ دیوان نقطۂ پرکار تبیان

وہ دیوان مصدر آثار خوبی
وہ دیوان منظر انظار خوبان

وہ دیوان مطلع انوار معنی
وہ دیوان منبع اسرار عرفان

وہ دیوان ساحری اور سحر کا دل
وہ دیوان شاعری اور شعر کی جان

وہ دیوان قرۂ چشم غزل گو
وہ دیوان دُرّۂ تاج غزل خوان

وہ دیوان شاعرون کے دل کا مقصد
وہ دیوان ماہرون کے جی کا ارمان

وہ دیوان کیا ہی حرز بازو دل
وہ دیوان کیا ہی تعویذ رگ جان

وہ دیوان ہے بیاض نور بیضا | وہ دیوان ہے سوادِ چشم حوران
وہ دیوان صاحب دیوان سے جسکے | سخن گوئی کا جوہر ہے نمایان
وہ تھے حضرت ظہیر احسن سخنور | سخن سنج و سخن فہم و سخن دان
وہ شوق نیموی علامۂ فن | وہ ذوق معنوی کے عین اعیان
بہار آرا ہے گلزار معنون | چمن پیرا ہے آب و رنگ عنوان
نصیحت اور وصیت مین تھے سعدی | بلاغت اور فصاحت مین تھے سحبان
عروض و قافیہ املا و انشا | ہر اک فن مین تھے اُستادِ زبان دان
فن حکمت مین [illegible] حکمت اُن کی لونڈی | شفا اُنکے غلامی مین تھی ہر آن
کہان اب ایسا علامہ کہ حاصل | ہو اُس کو علمِ ابدان علم ادیان
ہے [illegible] دیوان سے اُن کی شاعری بھی | کمالِ اوج پر خورشید تابان
ہر اک بیت اس کی رشک بیتِ ابرو | ہر اک شعر اس کا شعرای درخشان (ستارہ ۱۲)
سوادِ خط مین روشن نورِ مضمون | سیہ بادل مین جیسے برق جولان
بلاغت کے جواہر کا خزانہ | فصاحت کے نظائر کا گلستان
ہر اک نقطہ ہر اک کلمہ ہر اک لفظ | دُر افشان گوہر افشان لولو فشان
ہے پیدا شوق کی ہر اک غزل سے | پیام ذوق وصل جان جانان
جو پوچھی غیب سے آسی نے تاریخ | ندا آئی - ظہیر احسن کا دیوان

۱۳۲۶ھ

وہ چہ زیبا طبع شد با صد ہزاران حسن خط | ولہ | وہ چہ خوش ہر ہفت شد دیوان شوق نیموی
لفظ لفظِ او بود حجلت دہ طرز کہن | حرف حرفِ او بود غیرت دہِ نقش نوی
زانکہ این دیوان احسن را ظہیر احسن نگاشت | شاہد حسن اندرین دیوان ازان شد منزوی

آن ظہیر احسن کہ احسن ز در قم ہر یک غزل	آن ظہیر احسن کہ احسن گفت ہر یک مثنوی
آن ظہیر احسن کہ در احقاق حق بود استوار	آن ظہیر احسن کہ در ابطال باطل مہدوی
آن ظہیر احسن کہ بر فرش فصاحت متمکن	آن ظہیر احسن کہ بر عرش بلاغت مستوی
آن ظہیر احسن کہ آمد صورتش سیرت نما	آن ظہیر احسن کہ آمد سیرت او معنوی
انتہی از بہر سنین ہجری دیوان شوق	گو بجاب آمد ہمہ گفتار شوق نیموی ۲۶ ۱۳ھ

تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاعر سخن پرور جناب مولوی نور محمد صاحب انور مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی تلمیذ رشید جناب نظامی

ہر ایک مطلع دیوان ہے مطلع خورشید	یہ جلوہ شاہد معنی کا ہے کہ نور سخن
جناب شوق کی فکر رسا کا کیا کہنا	یہ زور شور مضامین کا یہ ظہور سخن
سنا دو مصرع تاریخ طبع اے انور	زہے فصیح کلام کلیم طور سخن ۲۶ ۱۳ھ

تاریخ طبع از نتیجہ فکر فصیح اللسان شاعر خوش بیان سخنور ہمہ دان محمد عبد الاحد صاحب بقا غازیپوری
تلمیذ حضرت شمشاد لکھنوی

علامہ ظہیر احسن شوق	گو شد بوصال حق مشرف
در جملہ علوم اگرچہ او را	حق داد مہارت معرف
مد نظرش نبود الا	اسفار حدیث و فقہ و مصحف
زندہ است بدہر نام نامیش	زو ہست کتابہا مصنف
دیوان ز کلام جانفزایش	کردند مرتب و مولف
گر حسن فصاحت و بلاغت	ہر مصرع او برد دل از کف
بر ہر ورق از بہار فکرست	شاداب حدیقہائے ملتف

الہمہ درین زمانہ دریافت	از طبع چو رونقِ مضاعف
خوش گفت بقا بسال تاریخ	نظم حسن و بدیع و لطف ۱۳۲۶ھ

تاریخ طبع از شاعر شیرین بیان جناب حافظ فضل الرحمن صاحب باقی غازیپوری تلمیذ حضرت بقا غازیپوری

مولوی ظہیر احسن شوق	بود اندر سخنورے یکتاے
کلیاتش بصد لطافت و حسن	گشت مطبوع چون بفضل خداے
عیسوی سال آن شد این باقی	سخن دلپذیر و دل آراے ۱۹۰۸ء

تاریخ طبع از نتائج فکر محقق دوران فصیح اللسان شاعر نازک خیال سخنور بیمثال فخر الشعرا ہمپایہ قدسی و کلیم جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی مدظلہ العالی مقیم ریاست رامپور

ہوا طبع صد شکر دیوان شوق	سراپا دل آرا ہمہ دلپذیر
ہوا دیکھکر شاد۔ دل نے مرے	کہا واہ کیا خوب فکر ظہیر
ہر اک سطر مین زلف لیلیٰ کا رنگ	بیاضِ ورق رشکِ ماہِ منیر
پئے سال تسلیم لکھو یہی	کہ واللہ دیوان چھپا بے نظیر ۱۳۲۶ھ

تاریخ طبع از نتیجہ فکر جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری مقیم بمبئی تلمیذ رشید جناب تاب شاہجہانپوری

زندگانی مین نہ پورا ہو سکا ارمان شوق	جا بسے قصر جنان مین چھوڑ کر سامان شوق
اُن کا دیوان زیر تجویز اشاعت رہگیا	رک گئی دل مین نہ نکلی حسرت یاران شوق
کر دیا اب وہ خزانہ ملک کے پیش نگاہ	کیون نہ مانین اہل شوق احسان شاگردان شوق

ہوتے ہین سیراب سارے تشنہ کامان سخن
عشق کے ہر رنگ مین ڈوبا ہوا ہر شعر تر
ہو رہے ہین شادمان احباب دل ہے باغ باغ
ای تجمل تم سناؤ مصرع تاریخ طبع

واہ کیا جاری ہوا ہی چشمہ فیضان شوق
اور مضمون بلند ایسے جو ہین شایان شوق
رشک کے مارے مرے جاتے ہین بدخواہان شوق
چھپکے شائع ہو گیا کیا دلکشا دیوان شوق

تاریخ طبع از جناب منشی احمد حسین صاحب جوش عظیم آبادی تلمیذ جناب بادل مصنف مرحوم

محمد ظہیر احسن جان علم
ہوئی فکر تاریخ جب جوش کو

فصاحت نشان اونکا دیوان چھپا
ندا آئی لکھ نظم رنگین ادا

تاریخ طبع از نتایج افکار گہربار افصح الفصحا ابلغ البلغا اکمل الکملا استاذ الشعرا محقق دوران ہمپایہ سحبان صدر نشین بزم نکتہ دانی جناب مولانا مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی مدظلہ العالی مینجر مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور

قطعہ سال دیوان طوطی آزاد زمن مولوی محمد ظہیر احسن شوق

از ظہیر احسن کہ مشہور ہست شوق
کرد تصنیفات شتّے در علوم
در ازاحہ کرد سقم عامیان
کرد در ایضاح اصلاح سخن
یادگارے ہست ازوے یادگار
نغمۂ راز از صریر کلک او
او شحہ درجید تقلید او فگند
رد تسکین ہست بر اعدائے فقہ

شہرۂ علم و ہنر ہر جا بپا
ہر کتابش در فنے شد رہنما
دور از الفاظ صحت انتما
سرمۂ تحقیق در چشم رجا
سیر بنگالہ ہم از تالیف
شد بشکل مثنوی ذوق آزما
تافتہ حبل المتین تا مین را
بز کمال زور طبع او گوا

هست تذییل و مقاله کاملہ — در ثبوت قول از باب صفا
کرد او آغاز آثار السنن — حبذا هر نکته اش معجز نما
فقه نعمانی مدلل کرده است — از حدیث حضرت خیر الورا
حیف بر دو حصه اش نوشت مرد — وادریغا حسرتا و احسرتا
کلیاتش نیز بے تدوین بماند — بود هر شعرش عروس دلربا
آنچه ماند از دست برد روزگار — جمع کردش مولوی نور الهدیٰ
اهتمام طبع آن هم میکند — اجر این محنت ورا بخشد خدا
بهر سال طبع آن شمشاد گفت — نامۂ محمود نظم جانفزا
۱۳۲۶ھ

قطعۂ تاریخ از نتیجۂ طبع سا شاعر یکتا سخنور بے ہمتا جناب مولوی حسن مرتضیٰ صاحب شفق رضوی عماد پوری ضلع گیا
تلمیذ حضرت امیر مینائی و مصنف رحمه

شفیق و محسن و مخدوم مولانا ظہیر احسن — کہ منت کش رہا برسون جسکے لطف و احسان کا
ادب مین طب مین کچھ دن استفادے سے مشرف تھا — یہ طفل بے زبان ابجد شناس اُسکے دبستان کا
...ا زندہ آثار سنن کو اہل سنت مین — کہ علامہ تھا وہ علم حدیث و فقہ و قرآن کا
...شاعر کامل طبیب حاذق و دانا — زباندان و محقق ہمزبان حسان و سحبان کا
...حل لیکر دفعتاً پیک قضا آیا — اجل خلد برین سے لائی مژدہ حور و غلمان کا
...ہلت کہا احباب نے چھپ جائے دیوان — رہے باقی نشان اُس کشور معنی کے سلطان کا
...باب بینش کو بشارت اہل معنی کو — وہ دیوان چھپ گیا اب شکر ہے خلاق یزدان کا
...ان جس کا ہر مصرع جواب مصرع طوبیٰ — وہ دیوان جسکو گلدستہ کہین سب باغ رضوان کا
...ان جسکی ہر جدول پہ صدقے چشمۂ کوثر — گمان ہر شعر تر پر جسکے موج آب حیوان کا

وہ دیوان جسکی ہر سطر سلسل رشتہ گوہر   وہ دیوان جسکا ہر نقطہ مقابل در غلطان کا
وہ دیوان ہر ورق جسکا بیاض صبح سے روشن   وہ دیوان جسکا ہر صفحہ ورق مہر درخشان کا
وہ دیوان جسکے رنگ شوخی گلہاے مضمون سے   لہو ہو خشک غیرت سے رگ لعل بدخشان کا
وہ دیوان جسکے ہر ہر شعر پر دل لوٹ ہو جاے   وہ دیوان ہر غزل مین جسکی سامان دو جہان کا
وہ دیوان جسمین نشتر سیکڑون دلکش مضامین ہے   وہ دیوان زخم دل جس سے مزہ لوٹے نمکدان کا
شفق کو فکر تھی تاریخ کی ہاتف پکار اوٹھا   کہ لکھدے بے بدل دیوان ہے شوق سخندان کا
١٣ھ ٢٦

قطعہ حاوی سال طبع دیوان جناب شوق نیموی از امام الدین طالب جاگیردار جھجھہ ١٩ء
تلمیذ حضرت شمشاد لکھنوی مدظلہ العالی

مولوی نور الہدی صاحب کی سعی و جہد سے   چھپکے شائع ہو گیا دیوان شوق نیموی
شوق سے دیکھین کلام شوق اہل شوق اب   کیا ہی عمدہ چھپ گیا دیوان شوق نیموی
ہے غذاے روح صوفی عارفانہ ہر غزل   اہل عرفان کیون نہون مہمان شوق نیموی
مستفیض اس سے ہوے ہین مبتدی و منتہی   اک زمانے پر رہا احسان شوق نیموی
ساحل مقصود پر پہونچینگے معنی آشنا   موج زن ہے چشمہ فیضان شوق نیموی
اُسکا بیڑا پار دریاے سخن مین ہو گیا   جس سخنور نے لیا دامان شوق نیموی
گلفشان یون خامہ طالب ہے بہر سال طبع   بوستان آرزو دیوان شوق نیموی
١٣ھ ٢٦

تاریخ طبع از شاعر نازک خیال شیرین مقال جناب منشی خدا بخش صاحب طالب ملتانی مصنف

طبع شد چون کلام حضرت شوق   آنکہ ہر شعر اوست سحر حلال
بہر تاریخ خامۂ طالب   نظم عالی کہ رقم زد سال
١٣٢٦

تاریخ طبع از شاعر نازک خیال جناب مولوی محمد اسحق صاحب فخر غازیپوری تلمیذ حضرت شمشاد مدظلہ

تھے فخر روزگار جو شوق نکو سیر   اُنکو دیا خدا نے ہر اک علم مین کمال
تھی جنکی ذات رونق بزم سخنوران   تھی جنکے دم سے تازگی گلشن مقال

اونکا جو کلیات کیا جمع نورؔ نے — مطبوع ہوگیا ہے بصد خوبی و جمال
تاریخ اوسکے طبع کی لکھی یہ فخر سے — ہے یادگار شوقؔ یہ دیوان بے مثال
۲۶ ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع از شاعر نازک خیال طوطی سدرہ بیان جناب مولوی سید عبد السبحان صاحب مائلؔ عظیم آبادی تلمیذ مصنف

بود یادگار جہان نام شوقؔ — بحسن معانی نظم صبیغ
بگو مائلؔ از بہر طبع کلام — بفصح اوبہا کلام بلیغ
۲۶ ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع از نتایج افکار گہربار جناب منشی نثار حسین صاحب نثارؔ نبیرہ پیام یار لکھنوی

نہین دیوان یہ شوق نیموی کا بلکہ مشتاقو — بلاغت کا گلستان بوستان ہے اک فصاحت کا
عجب ہے نظم مین خوبی معرف ہے سخن خود ہی — مضامین کی لطافت کا معانی کی نزاکت کا
نثارؔ آئی صدا پوچھے سنین طبع جب دل سے — کلام شوق ہے دلچسپ آئینہ حقیقت کا
۲۶ ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع دیوان از نتیجہ فکر رسا جناب مولوی محمد نور الہدی صاحب نورؔ نیموی عظیم آبادی تلمیذ حضرت شوقؔ نیموی

چھپا حضرت شوقؔ کا وہ کلام — تمنا مین تھا جس کی سارا جہان
بلاغت مین ابلغ متانت مین چست — فصاحت کے قائل فصیح اللسان
مرصع ہین غزلین دُرِ صنع سے — بھلا کیون نہون قدر دان مدح خوان
گہر ہاے اشعار نظم لطیف — ہین آئینہ حسن صاحب زبان
شگفتہ گل باغ تحقیق مین — ہر اک لفظ ہے بلبل خوش بیان
ہر اک حرف ہے شرح راز سخن — ہر اک نقطہ ہے نکتہ نکتہ دان
کچھ ایسی زبانِ خداداد ہے — کہ مداح جسکے ہین اہل زبان
کہا نورؔ نے مصرعِ سال طبع — فصاحت مین ہے مستند یہ بیان
۲۶ ۱۳۱۳ھ

ولہ

جناب ظہیر احسن شوقؔ کی — مرصع ہے نظم مصفا تمام
لکھا نورؔ نے عیسوی سال طبع — بلاغت سے مملو منقح کلام
۸ ۱۹۰۱ع

تاریخ طبع از جناب منشی جنت حسین صاحب ہوشؔ عظیم آبادی تلمیذ حضرت مائلؔ مصنف

حضرت شوقؔ ظہیر احسن کا — چھپکے دیوان ہوا مہر مبین
ہوشؔ تاریخ کی ہے فکر اگر — لکھدے - شمع سخن اہل یقین
۲۶ ۱۳۱۳ھ

تمت

اشتہار کتب مصنف علیہ الرحمۃ

آثار السنن :۔ حدیث شریف کی نہایت مفید کتاب جسمین ہر باب مذہب حنفیہ کی تائید مین حدیث صحیح یا حسن مذکور ہی اور مخالفین کا جواب ہی جسکی دھوم تمام ہندوستان مین مچی ہوئی ہی اسمین وہ نکات بیان کیے گئے ہین جن سے کتب متقدمین و متاخرین خالی ہین قیمت ہر دو حصہ عہ

اوشحۃ الجید :۔ ائمہ اربعہ کی تقلید کا بیان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ سوانح عمری قیمت ۵؍

حبل المتین :۔ آمین بالاخفا کے ثبوت مین لاجواب رسالہ ہی جسکے مخالفین بھی مداح ہین قیمت ۶؍

جلاء العین :۔ بحث رفع یدین مین نہایت محققانہ اور پرزور رسالہ قیمت .... ۴؍

رد السکین :۔ حبل المتین کی تائید مع چند رسائل قیمت .... ۲؍

مجلی :۔ جلاء العین کی تائید و مولوی محمد علی صاحب مو کے رسالہ کا جواب قیمت ۲؍

جامع الآثار :۔ عدم جواز صلوۃ الجمعہ فی القری کی بحث قیمت .... ۱؍

لامع الانوار :۔ جامع الآثار کی تائید مذہب المختار کا جواب باصواب قیمت .... ۱؍

مقالہ کاملہ :۔ حضرت مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی قدس سرہ کے ملفوظات کی تائید قیمت ۱؍

مثنوی سوز و گداز :۔ یعنی حسن اور شام سندر کا نہایت سچا واقعہ مع نغمہ راز وغیرہ قیمت ۱؍

ازاحۃ الاغلاط :۔ الفاظ کی صحت مین نایاب کتاب ہی ہر لفظ کی صحت کے ثبوت مین اساتذہ کے اشعار وغیرہ قیمت ۱؍

اصلاح :۔ اردو مین انشاپردازی و شعرگوئی کے واسطے اکسیر ہے قیمت .... ۲؍

ایضاح :۔ رسالہ اصلاح کی شرح جسمین شاعری کے متعلق جابجا جدید و مفید باتین درج ہین اسکے ساتھ اصلاح اور ازاحۃ الاغلاط یہ دونون نایاب رسالے بھی بعد نظرثانی چھپے ہین۔ یہ کتاب لکھنؤ مین جناب منشی نثار حسین صاحب کے یہان ملتی ہی۔ .... ۶؍

سرمہ تحقیق :۔ یہ رسالہ رسالہ ازاحۃ الاغلاط کی تائید مین ہی قیمت .... ۵؍

یادگار وطن :۔ علمی مباحث کا گنجینہ محقق بنانے والا تذکرہ قیمت .... ۸؍

سیر بنگال :۔ بنگالہ کی حالت و دلچسپ اشعار قیمت .... ۲؍

المشتہر محمد نور الہدیٰ نیموی عظیم آبادی حال المقامی بختیارپور متعلق تھانہ ضلع پٹنہ

ہر کارخانہ کے نرخ سے کفایت و ارزان قیمت پر کتابیں لینا چاہتے ہوں تو اس پتہ سے بصیغہ ویلو طلب کیجیے

کتبخانہ تجارتی حاجی سید جان جنت حسین مالک مطبع سیدی پٹنہ سٹی

اشتہار

رشحات صفیر

معروف بہ

رسالہ تانیث و تذکیر

تذکیر و تانیث میں ایک بے مثل کتاب جسے جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی نے نہایت ہی جانفشانی اور عرق ریزیوں سے بہت ہی تحقیق کے ساتھ لکھا ہے اور اُستادوں کے اشعار کے حوالے بھی دیے ہیں۔ فی زمانہ شاعروں کے لیے یہ ایک بہت ہی بیش بہا تحفہ ہے۔ اور انصاف یہ ہے کہ آج تک تذکیر و تانیث میں اس پایہ کی کوئی کتاب نہیں ہوئی اور نہ اتنی ضخیم کوئی کتاب طبع ہوئی۔ جن لوگوں کو ذرا بھی شعر و سخن سے مذاق ہے۔ اُنھیں یہ بڑی ہی مدد پہونچانے والی کتاب ہے۔ اب اس کتاب کے بہت کم نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ شائقین جلد فرمائش بھیجکر منگوالیں ورنہ پھر دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا صفحہ ۴۸۳ قیمت ۸عہ علاوہ محصولڈاک۔

نوائے وطن

تذکیر و تانیث میں ایک بہت ہی محققانہ کتاب جس میں زبان اُردو کے متعلق بھی ایک کارآمد بحث و تحقیقات مع اصطلاحات و محاورات جو جناب خان بہادر میر علی محمد صاحب شاد رئیس عظیم آباد کی تالیف سے ہے قیمت ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔ کاغذ سفید و کندہ حرف بہت واضح۔

نامی گرامی اُستادوں کے اُردو دیوان

دفتر فصاحت { دیوان خواجہ وزیر	۱عہ	دیوان بحر	۸عہ
دیوان نسیم دہلوی	عہ	دیوان گلزار خلیل	۱۲ر
		دیوان یاس اردو و فارسی	۸ر

المشتہر سید جان جنت حسین مالک کتبخانہ تجارتی و مطبع سیدی گودڑ ہٹہ پٹنہ سٹی